قیدِ تنہائی

عمیرہ احمد

مرکزی کردار

1- معیز سکندر
2- عائشہ معیز
3- نور
4- فرحان
5- انیلا
6- معیز کی ماں
7- عائشہ کی ماں

ثانوی کردار

1- فرح
2- حیدر
3- حرا
4- حسیب
5- منصور
6- مسٹر سلطان
7- مسز سلطان
8- ملازمہ
9- ڈرائیور
10- شبانہ
11- سارہ
12- جاوید
13- چند مرد
14- ظفر
15- ظفر
16- خالہ
17- چند ماہ کی بچی
18- چار سالہ بچی
19- آٹھ دس سالہ بچی
20- رشتے والی
21- دو تین بچے

لوکیشنز (انگلینڈ)

پاکستان
انگلینڈ

قسط نمبر1

Scene No # 1

وقت: رات/فجر کا وقت

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

فجر کی اذان ہو رہی ہے۔

حی الصلوۃ   حی الاالصلوۃ

حی الفلاح   حی الاالفلاح

بستر میں لیٹی عائشہ کی آنکھ یک دم کھل جاتی ہے کمرے میں نیم تاریکی ہے وہ بستر میں لیٹے آنکھیں کھولے کچھ دیر جیسے اذان سنتی رہتی ہے۔ پھر وہ اُٹھ کر اپنے بستر میں بیٹھ جاتی ہے۔ بے حد تھکے ہوئے سست انداز میں وہ سرہانے سے اپنا دوپٹہ اُٹھا کر اوڑھتی ہے۔ اذان ابھی بھی ہو رہی ہے۔ کمرے کی لائٹ آن کرتی ہوئی اُٹھتی ہے اپنے چپل بستر کے نیچے سے پہنتے ہوئے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم (انگلینڈ)

کردار: معیز

معیز کے بیڈروم میں سیل فون بج رہا ہے وہ سو رہا ہے۔ نیند میں ہڑبڑا کر اُٹھتا ہے۔ پھر آنکھیں مسلتے ہوئے بیڈ سائیڈ پر پڑی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے سیل اُٹھا کر کال ریسیو کرتا ہے۔ (دوسری طرف کی بات سنتے ہوئے)

معیز: ......Hello ......Yes ......(یک دم شاکڈ انداز میں) ......What? ......(شاکڈ اور بے یقینی میں ......) ......My God! ....Ok-- I'll be there ok

(وہ فون ہاتھ میں پکڑے کچھ دیر شاک کے عالم میں بیٹھا رہتا ہے یوں جیسے اُس کی سمجھ میں نہ آیا ہو کہ ہوا کیا ہے پھر وہ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر ایک فریم میں لگی اپنی، انیلا اور اپنے بیٹے کی ایک تصویر پر نظر ڈالتا ہے۔ پھر تصویر اُٹھا لیتا ہے اور اُسے دیکھتا ہے یوں

جیسے ابھی بھی شاک میں ہو۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

عائشہ واش روم کے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔ پھر سیدھی ہوتی ہوئی آئینے میں اپنا عکس دیکھتی ہے۔ اُس کے چہرے پر بے حد تھکن اور آنکھوں میں خالی پن ہے۔ اُس کی آنکھوں کے گرد حلقے اور چہرے پر بہت ہلکی سی جھریاں ہیں۔ خالی ذہن کے ساتھ وہ اپنے ماتھے اور آنکھوں کے گرد جھریوں پر اپنی انگلیاں پھیرتی ہے۔ یوں جیسے اُن کے ہونے کا یقین چاہ رہی ہو۔ پھر بے حد تھکے ہوئے انداز میں اپنے چہرے کو تولیے سے تھپتھپاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان (دس گیارہ سالہ)

معیز فرحان کے بیڈروم میں داخل ہوتا ہے۔ فرحان اپنے بیڈ میں سویا ہوتا ہے۔ وہ کچھ تھکے ہوئے انداز میں اُس کے بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ دیر وہ اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے۔ پھر اُسے آہستہ آہستہ جگانے لگتا ہے۔

معیز: ......فرحان......فرحان

فرحان: (یک دم آنکھیں نیند میں کھولنے کی کوشش) ......What?......

معیز: ......اُٹھ جاؤ بیٹا

فرحان: (آنکھیں مسل کر گھڑی کو دیکھ کر) Is it morning?

معیز: (مدھم آواز) ......No......We have to go out.

فرحان: ......Why?...... (کچھ حیرانگی سے اُٹھ کر معیز اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: عائشہ،نور

نور اپنے کمرے میں کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی chatting کر رہی ہے۔ وہ مکمل طور پر مصروف نظر آ رہی ہے۔ عائشہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے۔ اور اُسے جاگتا دیکھ کر اُس کی طرف آتے ہوئے کہتی ہے۔

عائشہ: ......تم پھر ساری رات جاگتی رہی ہو......؟

نور: (اسی انداز میں)...... اسائنمنٹ پر کام کر رہی تھی میں......

عائشہ: (اُس کے عقب میں کھڑے ہو کر)...... اذان ہو گئی ہے ......نماز پڑھ لو بیٹا......
(اُس کے عقب میں کھڑے ہو کر)

نور: (کچھ جھنجھلا کر تلخی سے)...... میں نے کتنی بار کہا ہے مجھے نماز کا مت کہا کریں......
روز وہی ایک ہی بات......آپ کو شوق ہے آپ پڑھیں جا کر

نور: (عائشہ چند لمحے کھڑی اُسے دیکھتی رہتی ہے پھر اُسی طرح کمرے سے جانے لگتی ہے نور اُسے دیکھے بغیر کہتی ہے۔)...... دروازہ ٹھیک سے بند کر کے جائیں......(عائشہ ایک لمحے کے لیے رُکتی ہے پھر دروازہ بڑی احتیاط سے بند کر کے باہر نکل جاتی ہے۔
نور اس کے جانے کے بعد پلٹ کر دروازے کو دیکھتی ہے۔ اور کچھ دیر دیکھتی ہی رہتی ہے اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی اذیت ہے۔

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز،فرحان

معیز لاؤنج میں گم صم بیٹھا ہے جب فرحان تیار ہو کر لاؤنج میں آتا ہے۔

فرحان: I am ready. (معیز چونک کر اُس کو دیکھتا ہے۔ پھر کھڑا ہونے لگتا ہے جب فرحان کہتا ہے۔)

فرحان: ......لیکن آپ نے بتایا نہیں پاپا......ہم اس وقت کہاں جا رہے ہیں؟ (اُٹھتے اُٹھتے

کچھ تھکا ہوا بیٹھ جاتا ہے۔ پھر فرحان کو اپنے پاس بلا کر اپنے سامنے کھڑے کر کے اُس کا چہرہ دیکھتا ہوا اُس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: We are going to the hospital.

فرحان: ......Why? (حیرانی سے)

معیز: Mummy has an accident. (مدھم آواز)

فرحان: What?......What happend? (یک دم خوفزدہ ہو کر)

معیز: She had a serious accident. (کچھ سوچ کر جیسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ کیا کہے)

فرحان: Is she ok?......Is she alright? (معیز کے خاموش رہنے پر پھر کہتا ہے۔)

معیز: ---- No, ---- your Mummy has left us.----she is dead.
(فرحان کی آنکھوں میں شاک اور خوف نمودار ہوتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن/فجر کا وقت

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

عائشہ ایک مصلّے پر بیٹھی دعا مانگ رہی ہے۔ پھر وہ دعا مانگنے کے بعد ایک قرآن پاک جا کر لے کر آتی ہے۔ اُسے کھولنے سے پہلے وہ چند لمحے قرآن پاک کے جزدان (اوپر چڑھے ہوئے غلاف) کو دیکھتی ہے۔ وہ اُس کی شادی میں دیا جانے والا قرآن ہے۔ اوپر چڑھا ہوا کپڑا کچھ پرانا لگ رہا ہے لیکن وہ کچھ فینسی کپڑے سے بنا ہے۔ وہ کچھ دیر جیسے کسی گہری سوچ میں قرآن پاک کے جزدان پر انگلی پھیرتی ہے۔ پھر جیسے اُس کے کانوں میں کوئی آواز آتی ہے۔

ماں: Voice over......اب طاق میں سجا کر مت رکھ دینا...... روز تلاوت کرنا قرآن پاک کی......

عائشہ: ساری نصیحتیں آپ نے مجھے آج ہی کر دینی ہیں؟

ماں: ......کرنی پڑتی ہے نصیحت......تم سنتی تھوڑا ہو کسی کی......؟

عائشہ: ......آپ کی تو سنتی ہوں......(ہنس کر)

ماں: [illegible]

عائشہ: (لاپرواہی سے)......میاں کی فکر نہ کریں آپ...... اُسے سنبھال لوں گی میں......

ماں: ......اس طریقہ سے بات کرتے ہیں شوہر کے بارے میں......؟ (ڈانٹ کر)

عائشہ: (ہنس کر)......اب یہ مت کہیے گا کہ گناہ ملے گا

ماں: (ناراض ہو کر)......نہیں وہ تمہیں نہیں ملے گا...... مجھے ملے گا......اب چڑھاؤ یہ غلاف قرآن پاک پر......(عائشہ جیسے حال میں واپس آتی ہے پھر قرآن پاک کھول لیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: سڑک

کردار: فرحان، معیز

معیز گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے جبکہ فرحان برابر والی سیٹ پر بیٹھا ہے۔ اُس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا ہے۔ لیکن وہ جیسے خود پر قابو پاتے ہوئے ونڈ سکرین سے باہر دیکھ رہا ہے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے معیز ایک ہاتھ اُس کے کندھوں پر تسلی دینے والے انداز میں رکھے ہوئے ہے۔ وہ اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو فرحان سسکی لیتے ہوئے کہتا ہے۔

فرحان: I will always miss her.

معیز: ......I know. (مدھم آواز)

فرحان: I loved her so much. (آواز بھرا جاتی ہے۔)

معیز: ......I understand. (مدھم آواز)

فرحان: How can she go like that?----I will always miss her. ---- Will you miss her? (سسکی لے کر روتا ہے اور کہتا ہے۔) معیز گاڑی چلاتے ہوئے اُسے تھپکتا رہتا ہے۔ فرحان یک دم معیز سے کہتا ہے۔ معیز چونک کر اُسے دیکھتا ہے لیکن جواب نہیں دے پاتا۔ فرحان بھیگی آنکھوں کے ساتھ اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔ معیز بھی اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے لیکن وہ جواب نہیں دے پاتا۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں کھڑی چائے کا ایک کپ تیار کرنے کے بعد ایک ٹرے میں رکھ دیتی ہے۔ پھر وہ ٹرے لے کر کچن سے باہر نکلتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، معیز کی ماں

معیز کی ماں اپنے کمرے میں اپنے بستر پر بیٹھی قرآن ہاتھ میں پکڑے اُس کی تلاوت کر رہی ہے۔ عائشہ کمرے میں چائے کا کپ پکڑے سلام کرتی داخل ہوتی ہے۔

عائشہ: السلام علیکم (سلام کا کوئی جواب نہیں آتا معیز کی ماں قرآن پڑھنے میں مکمل طور پر مصروف ہے عائشہ چائے کا کپ اُس کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی ہے۔ عائشہ چائے کا کپ رکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اُس سے پوچھتی ہے۔)

عائشہ: ......دوپہر میں آج کیا پکاؤں امی......؟ (قرآن سے نظریں ہٹائے بغیر بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں)

ساس: ......سونیہ اور ملیحہ آ رہی ہیں دوپہر کے کھانے پر...... چکن کا قورمہ بنا لو...... بریانی بنا لو اور بریانی کے ساتھ کباب ......کوئی سبزی بھی بنانا ساتھ......اور میٹھے میں کھیر بنا لینا......(بے تاثر چہرے کے ساتھ ہدایات سنتے ہوئے سر ہلاتی ہے۔)

عائشہ: ......جی ......دھونے کے لیے کپڑے ہیں......؟

ساس: (اُسی انداز میں)......اُدھر باتھ روم میں پڑے ہیں۔ (عائشہ چپ چاپ باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر چلی جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات/دن

جگہ: ہاسپٹل

کردار: معیز، فرحان، مسز سلطان، مسٹر سلطان

انیلا کے پیرنٹس مسٹر اور مسز سلطان ویٹنگ ایریا میں بیٹھے ہوئے ہیں مسز سلطان رو رہی

ہے۔ جبکہ سلطان بھی بے حد رنج کے عالم میں بیٹھا ہے۔ تبھی معیز فرحان کو لیے اندر داخل ہوتا ہے۔

معیز: ......السلام علیکم ...... (اُس کی آواز پر مسٹر اور مسز سلطان متوجہ ہوتے ہیں اور مسز سلطان یک دم بے حد غصے میں اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور روتے ہوئے چلاتی ہے۔)

مسز سلطان: ......تمہاری جرأت کیسے ہوئی یہاں آنے کی......؟

سلطان: صفیہ calm down (روکتے ہوئے)

مسز سلطان: you have murdered my daughter.

سلطان: (مسز سلطان کو سمجھاتے ہوئے) ......پلیز......

مسز سلطان: (روتے ہوئے غصے سے) ......نکلواسے یہاں سے ...... میں اسے اپنی بیٹی کی شکل بھی نہیں دیکھنے دوں گی......

سلطان: (مسز سلطان سے) ......بیٹھ جاؤ......بیٹھ جاؤ......

مسز سلطان: (روتے ہوئے) ......How dare he......کس نے بلایا ہے اسے یہاں......؟

سلطان: (معیز فرحان کا ہاتھ پکڑے کھڑا صبر سے یہ سب دیکھ رہا ہے۔ مسز سلطان سے) ......فرحان کا سوچو......

مسز سلطان: (روتے ہوئے) He is a rascal like his father. (اُس کے اس جملے پر معیز کے چہرے کی رنگت بدلتی ہے۔ فرحان کا ہاتھ پکڑے وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، فرح

عائشہ لانڈری میں مشین آن کیے کھڑی ہے۔ جب فرح جماہی لیتے ہوئے اندر آتی ہے ایک لانڈری باسکٹ جو کپڑوں سے بھری ہے وہ پکڑے ہوئے ...... اور اُس کی باسکٹ کو لانڈری میں رکھتے ہوئے عائشہ سے کہتی ہے۔

فرح: ......بچوں کو جگا دیا......؟

عائشہ: ......ہاں ابھی جگا کر آئی ہوں...... (مدہم آواز)

فرح: ......لنچ باکس میں آج فرنچ ٹوسٹ بنا دینا حرا کو...... رات کو کہا تھا اُس نے مجھے......

(ہدایت دیتے ہوئے)

عائشہ: (اسی طرح جاتے جاتے) ......بنا دوں گی......

فرح: ......اور حیدر کو ناشتہ ضرور کروا دینا ...... ناشتہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے...... حسیب کے کپڑے بھی نکال دیے ہیں...... وہ بھی پریس کر کے لٹکا دینا۔ (کہتے ہوئے جماہی لیتے ہوئے پھر چلی جاتی ہے۔ عائشہ اُسے جاتا دیکھتی ہے پھر لانڈری باسکٹ کو جو کپڑوں سے بھری ہوئی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن/رات

جگہ: ہاسپٹل

کردار: معیز، مسز سلطان، فرحان

فرحان ہاسپٹل کے کوریڈور میں پڑے ایک بینچ پر بیٹھا ہے۔ کچھ فاصلے پر معیز اور سلطان کھڑے بات کر رہے ہیں۔ سلطان بے حد رنجیدہ جبکہ معیز سنجیدہ ہے۔

معیز: میں کبھی یہ سب نہیں چاہتا تھا۔

سلطان: (رنج سے) ......میں جانتا ہوں ......صفیہ شاک میں ہے ابھی اس لیے اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہے...... بہت بڑا loss ہے ہمارے لیے......

معیز: ......فرحان کے لیے بھی...... (مدھم آواز)

سلطان: ......صفیہ چاہتی ہے funeral ہم لوگ...... (سر ہلاتے ہوئے)

معیز: مجھے اعتراض نہیں ہے آپ جس طرح چاہیں کر سکتے ہیں...... میں نہیں جانتا تھا سب کچھ اس طرح......

معیز: (کچھ دیر کے بعد کچھ رنج سے) ......میں سب کچھ اس طرح ختم نہیں کرنا چاہتا تھا......

سلطان: ......I know......مگر یہ سب کچھ ایسے ہی ہوتا تھا۔ (گہرا سانس لے کر)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، نور، حرا، حیدر، ڈرائیور

عائشہ حرا اور حیدر کے بیگ اُٹھاتے اُنہیں ساتھ لیے باہر آ رہی ہے اور بیگ گاڑی میں رکھتی ہے۔ دونوں بچے گاڑی میں بیٹھتے ہیں جب نور بھی کالج کے لیے تیار بیگ پکڑے باہر آتی ہے۔ اور عجلت کے عالم میں گاڑی میں بیٹھنے لگتی ہے۔

عائشہ: ......ناشتہ نہیں کیا نور......؟

نور: (کچھ سردمہری سے کہہ کر جاتی ہے۔)......آپ کو دوسروں کو کروانے سے فرصت ملے تو میرا خیال آئے...... late ہو رہی ہوں میں......

عائشہ: ......دو منٹ لگیں گے...... میں ابھی...... (پیچھے لجاجت سے کہتے ہوئے)

نور: (بات کاٹ کر)...... مجھے دو منٹ نہیں چاہیے آپ کے...... یہ بھی آپ اپنے سوشل ورک کے لیے رکھیں...... (نور تلخی سے کہہ کر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔ عائشہ اُسی کی اُسی طرح کھڑی رہ جاتی ہے۔ ڈرائیور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی باہر لے جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: نور، عائشہ، حرا، حیدر، ڈرائیور

گاڑی کو ڈرائیور ریورس کرتے ہوئے پورچ سے باہر نکال رہا ہے اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی نور پورچ میں ملگجے کپڑوں اور کچھ بکھرے بالوں کو سمیٹے کھڑی عائشہ کو دیکھ رہی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں اب ایک عجیب سا رنج ہے۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: ہاسپٹل

کردار: معیز، منصور

منصور معیز سے گلے ملتا ہوا اُسے تسلی دینے والے انداز میں تھپک رہا ہے۔ وہ دونوں اس وقت ہاسپٹل کی reception پر ہیں۔ الگ ہوتے ہوئے معیز کا چہرہ دیکھ کر

منصور: Are you ok?

معیز: I think so--- (مدھم آواز)

منصور: ...... مجھے جلدی انفارم کر دیتے تو میں ساتھ ہی نکل آتا۔ How is Farhan (سنجیدہ)

معیز: He is very upset.

منصور: Poor child ---- کہاں ہے ابھی......؟ (دونوں چلنے لگتے ہیں۔)

معیز: ......انیلا کی فیملی آ گئی ہے...... اُنہی کے پاس ہے......

منصور: ......پاکستان انفارم کیا؟

معیز: ......ابھی نہیں...... کچھ سمجھ ہی نہیں آئی مجھے (اٹک کر) یہ سب تو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا...... (ساتھ چلتے ہوئے منصور اُسے پھر تھپکتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16-A

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، ملازمہ

ملازمہ لاؤنج کی صفائی کر رہی ہے۔ جب عائشہ اندر داخل ہوتی ہے اور اُس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......لاؤنج صاف کر کے پھر امی کا کمرہ صاف کر دو......

ملازمہ: ......ابھی کل صاف کیا تھا...... دو دن تو نکالا کریں وہ...... (کچھ خفا)

عائشہ: ......گندا ہو جاتا ہے کمرہ اس لیے کہتی ہیں وہ روزانہ صفائی کے لیے...... (مدھم آواز)

ملازمہ: ......گندا نہ بھی ہو تو بھی اُن کو خواہ مخواہ کی چخ چخ کی عادت ہے...... اور یہ عادت آپ نے ہی ڈالی ہوئی ہے۔ (عائشہ ایک لحہ خاموشی سے اُسے دیکھتی ہے پھر ایک کپڑا پکڑ کر دیوار پر لگی تصویروں سے گرد صاف کرنے لگتی ہے۔ اُن تصویروں کو صاف کرتے کرتے وہ معیز اور اُس کے بیوی بچے کی تصویر پر آ کر رک جاتی ہے اُس کی آنکھوں میں ایک بہت عجیب سا تاثر آتا ہے۔ پھر وہ اُس تصویر کو صاف کرنے لگتی ہے۔)

// InterCut //

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: ہاسپٹل کی پارکنگ

کردار: معیز

معیز ہاسپٹل کے باہر ایک بینچ پر چپ چاپ بیٹھا ہے۔ کچھ دیر اسی طرح بیٹھے رہنے کے بعد معیز اپنا سیل فون نکال کر اپنی ماں کو کال کرتا ہے۔

معیز: ......ہیلو السلام علیکم......معیز بول رہا ہوں امی......

//Cut//

Scene No # 16-B

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، ملازمہ

عائشہ اُس تصویر کو صاف کر رہی ہے جب ملازمہ کچھ دلچسپی سے اُس سے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......سنا ہے معیز صاحب آ رہے ہیں پرسوں پاکستان......؟

عائشہ: ......ہاں آ رہے ہیں۔ (مدھم آواز)

ملازمہ: ......بیوی اور بچے کو بھی ساتھ لائیں گے؟

عائشہ: ......پتہ نہیں...... (کچھ دیر بعد) (گرد صاف کرتے ہاتھ رُکتا ہے)

ملازمہ: ......ویسے بڑا حوصلہ ہے عائشہ بی بی آپ کا......دل کو کچھ نہیں ہوتا آپ کے؟

عائشہ: (بات بدل کر وہاں سے جاتی ہے۔)......لاؤنج صاف کر کے پھر امی کا کمرہ صاف کر دینا...... (کہہ کر چلی جاتی ہے۔

عائشہ: میں کچن میں جا رہی ہوں...... (ملازمہ کچھ دیر بڑی عجیب سی نظروں سے اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔ پھر سر جھٹک کر دوبارہ کام کرنے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر / ہاسپٹل کا لان

کردار: معیز، معیز کی ماں

معیز کی ماں کچھ پریشان فون کان سے لگائے معیز سے کہہ رہی ہے۔

ماں: ......لیکن یہ سب ہو کیسے گیا......؟

معیز: (سنجیدہ)......بس......کچھ سمجھ نہیں آئی......ایکسیڈنٹ میں کچھ اور لوگوں کی بھی

ڈیتھ ہوئی ہے......

ماں: (سنجیدہ)......میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں کیا کہوں......مجھے تو بار بار فرحان کا خیال آ رہا ہے......اُس کا کیا حال ہے......؟

معیز: ......بہت پریشان ہے وہ......

ماں: (پریشان)......تم پرسوں نہیں آؤ گے پھر......؟

معیز: ......نہیں میں آ رہا ہوں......انیلا کا funera اُس کے ماں باپ کرنا چاہتے ہیں...... اور مجھے یہاں بیٹھ کر کیا کرنا ہے۔ (مدھم آواز)

ماں: (سنجیدہ لیکن کچھ جلدی سے)......بس ٹھیک ہے آ جاؤ تم......یہاں اپنے بہن بھائیوں کے درمیان دل کا بوجھ ہلکا ہو گا تمہارا......پریشانی کم ہو گی......اور فرحان کو بھی ساتھ لے آؤ...... (سنجیدہ جلدی سے)

معیز: ......ساتھ ہی لا رہا ہوں اُسے......بس سیٹ دیکھنی پڑے گی۔ (سنجیدہ)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا باورچی خانہ

کردار: عائشہ، فرح

عائشہ کچن میں کھانے کا انتظام کر رہی ہے اور کچھ سبزیاں کاٹنے میں مصروف ہے جب فرح اندر آتی ہے اور اُس سے کہتی ہے۔

فرح: ......امی کہہ رہی ہیں بس ایک آدھ سالن ہی رہنے دیں......ملیحہ اور مدیحہ کھانے پر اپنے بچوں کو نہیں لائیں گے اور بلکہ شاید کھانا بھی نہ کھائیں۔

عائشہ: (چونک کر)......کیوں......؟

فرح: (حیرانی سے)......آپ کو نہیں پتہ......؟

عائشہ: ......کیا؟...... (سنجیدہ)

فرح: ......معیز بھائی کی بیوی کی ڈیتھ ہو گئی ہے ایک ایکسیڈنٹ میں...... (کہتے ہوئے جاتی ہے۔ عائشہ شاکڈ کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔)

// Flashback //

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر (بڑا کمرہ)

کردار: عالیہ، عائشہ

عالیہ بے حد پرجوش انداز میں فون پر معیز سے بات کر رہی ہے۔

عالیہ: ......بہت بہت مبارک ہو بیٹا......ارے کتنی دعائیں کی تھیں میں نے تیری خوشیوں کے لیے......شکر ہے گھر بس گیا تیرا......(اندر کمرے سے باہر آتی عائشہ ٹھٹھک جاتی ہے۔ اُس کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ عالیہ اس کو دیکھ لیتی ہے لیکن پھر بھی اُسی طرح فون پر بولتی رہتی ہے۔)

عالیہ: ......ارے بہو سے بات تو کرا......ابھی گھر پر نہیں ہے......؟ چلو کوئی بات نہیں...... پر بات ضرور کرانا میری اُس سے......اور میں تو مٹھائی لا کر بانٹتی ہوں ابھی محلے میں...... لے بھلا کیوں......؟ آخر شادی ہوئی ہے تیری......اور بہو اور اپنی تصویریں بھیجنا مجھے......(عائشہ بمشکل چلتے ہوئے کچن میں چلی جاتی ہے عالیہ اسی طرح بولتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں بے حد اپ سیٹ آتی ہے اور کچھ دیر جیسے خالی الذہنی اور شاک کے عالم میں کاؤنٹر پر کھڑی رہتی ہے۔ باہر عالیہ اسی پرجوش عالم میں فون پر معیز سے بات کر رہی ہے۔ عائشہ کے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ پھر عالیہ فون بند کر کے اُسے آواز دیتی ہے۔

عالیہ: Voice over......ارے عائشہ آج رات کے کھانے پر ذرا اہتمام کر لینا......ملیحہ کو کھانے پر بلا رہی ہوں......مدیحہ کو بھی بلاؤں گی......قورمہ بنا لینا......ساتھ پلاؤ بنا لینا چکن کا......اور ساتھ کھیر بنا لینا۔ (عائشہ اسی طرح چہرے پر بے پناہ تکلیف لیے کھڑی ہے۔ وہ جیسے اپنے آنسوؤں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور بستر میں گہری نیند سو رہی ہے جبکہ عائشہ کمرے میں نیم تاریکی میں بیٹھی سسک رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عالیہ، ملازمہ، عائشہ

عالیہ فریم کی ہوئی معیز اور انیلا کی کچھ تصویریں ملازمہ کو دیتے ہوئے انہیں دیوار پر لگا رہی ہے۔ دیوار پر لگی عائشہ اور معیز کی شادی کی ایک تصویر ملازمہ اُتار دیتی ہے۔ کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی عائشہ بے حد اور رنج کے عالم میں اُس تصویر کو دیکھتی ہے جو عالیہ دیوار پر لگوا رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عالیہ، عائشہ، نور

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے باہر لاؤنج میں نور ایک کھلونا پکڑے عالیہ کے پاس بیٹھی دیوار پر لگی اُس تصویر کو دیکھتے ہوئے عالیہ سے کہتی ہے۔

نور: ......میری امی اور پاپا کی پکچر کہاں ہے؟ (اندر کام کرتی عائشہ ٹھٹکتی ہے اُس تصویر کو دیکھتے ہوئے)

عالیہ: ......یہ بھی امی ہے تمہاری......

نور: ......نہیں یہ میری امی نہیں ہے۔

عالیہ: ......یہ نئی والی امی ہے تمہاری......

نور: ......لیکن مجھ کو نئی امی نہیں چاہیے...... میری امی کی پکچر لگاؤ یہاں...... (ضد کرتی ہے)

عالیہ: (ڈانٹ کر)...... چل ماں کے پاس آگئی ماں کی حمایتی...... ایک ماں تھی دوسری شادی کے لیے چھوڑ کر جا رہی تھی۔ (اندر کھڑی عائشہ کا رنگ اور پھیکا ہوتا ہے۔ نور روتے ہوئے تقریباً بھاگتی ہوئی وہاں سے جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ رنجیدہ کھڑی ہے جب نور روتے ہوئے اندر آتی ہے اور اُس سے لپٹ جاتی ہے۔

نور: ......مجھ کو نئی امی نہیں چاہیے...... تم دادی کو کہو تمہاری اور پاپا کی پکچر لگا دیں...... (رو پڑتی ہے اُسے لپٹاتے ہوئے)

عائشہ: ......وہ دادی نے نہیں اُتاری پاپا نے اُتاری ہے نور......

نور: ......کیوں اُتاری ہے؟ (روتے ہوئے)

عائشہ: (بے حد رنجیدہ)...... تمہاری امی سے غلطی ہوگئی ہے...... بہت بڑی غلطی...... (نور حیرانی سے روتے ہوئے ماں کو دیکھ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، نور

عائشہ کچن کی ٹیبل کی ایک کرسی پر گم صم بیٹھی ہے تبھی نور کچن میں آتی ہے۔

نور: ......کھانا دے دیں مجھے...... (اُس کی سوچوں کا تسلسل یک دم ٹوٹتا ہے۔)

عائشہ: ......ہاں...... آؤ...... بیٹھو...... (وہ یک دم گڑبڑا کر اُٹھتی ہے اور کھانا گرم کرنے لگتی ہے۔ نور کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے۔ عائشہ کھانا گرم کرتے ہوئے جیسے نور کو کچھ بتانا چاہتی ہے لیکن پھر بار بار جھجک جاتی ہے پھر بالآخر جیسے وہ کچھ حوصلہ کر کے کہتی ہے۔)

عائشہ: ......تمہارے پاپا کا فون آیا تھا آج......

نور: (بے حد سرد مہری سے بات کاٹ کر)...... اُن کی بیوی کی ڈیتھ ہوگئی...... بتا دیا ہے دادی نے...... (پاس بیٹھتے ہوئے)

عائشہ: ......بہت دُکھ کی بات ہے......

نور: (تلخی سے)...... کس کے لیے؟ میرے لیے نہیں ہے...... دادی بھی مجھے پریشان لگیں دُکھی نہیں...... پھر آپ کو کس چیز کا دکھ ہو رہا ہے؟ (کچھ دیر بعد)

عائشہ: ......تمہارے پاپا اور تمہارے بھائی کے لیے یہ......

نور: (کچھ غصے سے بات کاٹتی ہے)...... ایکسکیوزمی...... کون سا بھائی......؟ میرا کوئی بھائی نہیں ہے...... میرے باپ کی ایک اور اولاد ہے اور بس......

عائشہ: ......اپنے پاپا کے بارے میں اس طرح بات کیوں کرتی ہو؟ (کچھ ٹوک کر)

نور: ......کیونکہ وہ deserve کرتے ہیں۔ (کولڈ انداز میں)

عائشہ: ......وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں......

نور: (بات کاٹ کر بے حد غصے سے)...... محبت......؟ میری پانچ Senses کام کرتی ہیں...... محبت کس چیز کو کہتے ہیں میں جانتی ہوں...... میں نے اپنی زندگی میں اپنے باپ کو ایک بار دیکھا ہے...... میں مہینے میں دو بار اُن سے بات کرتی ہوں...... تین جملوں سے زیادہ بات نہیں ہوتی ہماری...... باپ کی محبت کیا ہوتی ہے...... میں جانتی ہوں...... میں دیکھتی ہوں...... وہ یہ چیز نہیں ہے...... وہ یہ چیز نہیں ہے۔ (اُس کی آواز بھرّاتی ہے پھر وہ یک دم اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔ عائشہ آنکھوں میں نمی لیے بیٹھی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: ہاسپٹل

کردار: معیز، منصور

دونوں ہاسپٹل کی ایک بینچ پر بیٹھے ہیں۔ معیز کچھ تھکا ہوا بات کر رہا ہے۔

معیز: ......شادی نہیں mess تھا یہ...... لیکن پھر بھی میں یہ سب نہیں چاہتا تھا...... جو بھی تھا وہ میرے بچے کی ماں تھی۔

منصور: (سنجیدہ) I understand...... میں اتنے سال سے divorce سے روک رہا تھا تم

لوگوں کو...... اور اب divorce چھوڑ کر اتنی بڑی tragedy...... (سنجیدہ)

معیز: ......اگر فرحان نہ ہوتا تو میرا اور اُس کا رشتہ بہت پہلے ختم ہو گیا ہوتا...... (مدھم آواز)

منصور: ......اب کیا کرو گے؟ پاکستان لے کر جاؤ گے اُسے......؟

معیز: ......ظاہر ہے یہاں تو نہیں چھوڑ سکتا......

منصور: ......اُسے تمہاری پہلی شادی کا پتہ ہے...... (کچھ سوچ کر)

معیز: ......یہی سب سے مشکل کام ہے...... آج تک کبھی اُس سے بات نہیں ہوئی...... لیکن اب کروں گا۔

منصور: ......اور اپ سیٹ ہو گا؟ (شوچ کر)

معیز: (تھکا ہوا انداز) But I have no other option...... پاکستان لے کر جاؤں گا تو پتہ تو چل ہی جائے گا اُسے...... وہاں جا کر پتہ چلا تو زیادہ اپ سیٹ ہو گا وہ...... (کچھ دیر بعد)

منصور: ......اپنی پہلی شادی اور بیٹی کے بارے میں کچھ نہ بتا کر غلطی نہیں کی تم نے......؟ (مدھم شکست خوردہ انداز)

معیز: ......زندگی میں غلطیوں کے علاوہ میں نے اور کیا کیا ہے؟ (منصور بول نہیں پاتا۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، ماں

عائشہ کی ماں فون پر عائشہ سے بات کر رہی ہے۔ عائشہ عجیب گم صم ہے اور ماں بھی بے حد سنجیدہ ہے۔

ماں: ......معیز کی بیوی کا انتقال ہو گیا......؟ (مدھم آواز میں)

عائشہ: ......ہاں......

ماں: (کچھ دیر بعد)...... پاکستان آ رہا ہے نا......؟

عائشہ: (کچھ سوچ کر)...... پتہ نہیں...... (کچھ دیر بعد)

ماں: ......تم فون کر لیتیں اُسے

عائشہ: (کچھ حیران ہو کر)...... میں......؟...... میں کیا کہتی اُن سے؟

ماں: (عجیب سا رنج ہے اُس کی آواز میں)...... اس بار آئے گا تو...... شاید کوئی بہتری کا امکان پیدا ہو جائے اب...... بڑی لمبی سزا ہو گئی ہے تیری عائشہ...... (عائشہ کی آنکھوں میں یک دم نمی جھلکتی ہے۔ اُس کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر آتا ہے۔ وہ یک دم فون رکھ دیتی ہے۔ دوسری طرف سے پکارتی ہے۔)

ماں: ......عائشہ...... عائشہ...... (پھر کچھ رنج کے عالم میں فون رکھ دیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: قبرستان

کردار: معیز، فرحان

معیز بے حد خاموشی سے ایک قبر کے پاس کھڑا قبر کو دیکھ رہا ہے۔ قبر پر پھولوں کا ایک بکے رکھا ہے۔ وہ چپ چاپ کسی گہری سوچ میں ڈوبے قبر کو دیکھ رہا ہے۔ پھر جیسے بے اختیار وہ ایک گہرا سانس لے کر برابر میں کھڑے فرحان کو دیکھتا ہے۔ جو بے حد اُداسی سے قبر کو دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ فرحان کے کندھے پر ہلکا سا ہاتھ رکھتا ہے فرحان اُس کا چہرہ دیکھتا ہے۔ پھر اشارہ سمجھتے ہوئے ساتھ چلنے لگتا ہے۔ دونوں خاموش چل رہے ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد فرحان کہتا ہے۔

فرحان: Why do people die?

معیز: (معیز چونک کر اُس کو دیکھتا ہے۔) I don't know

فرحان: ......آپ کو پتہ ہونا چاہیے......

معیز: (چونک کر)...... کیوں......؟ (بے ساختہ)

فرحان: Parents know everything

معیز: yes they should ---- but...... (کچھ بول نہیں پاتا) ممی کے لیے بس دعا کریں......

فرحان: (باپ کا چہرہ دیکھ کر)...... کیا دعا......؟

معیز: That may God rest her soul in peace...... (فرحان کچھ نہیں کہتا خاموش چلتا رہتا ہے پھر کچھ دیر کے بعد کہتا ہے۔)

فرحان: ......آپ اب پاکستان جائیں گے تو میں کہاں رہوں گا......؟

معیز: ......تم میرے ساتھ پاکستان جا رہے ہو...... (فرحان چونک کر اُس کا چہرہ دیکھتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30

وقت: رات

جگہ: معیز کی ماں کا کمرہ

کردار: معیز کی ماں، ملیحہ، مدیحہ

معیز کی ماں اور بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں اور تینوں بے حد سنجیدگی سے ڈسکس کر رہی ہیں۔

ماں: ......بیٹھے بٹھائے کیا مصیبت آن پڑی میرے بیٹے پر...... (سنجیدہ)

ملیحہ: ای مصیبت تو خیر وہ پہلے بھی تھیں بھائی جان کے لیے...... (بے ساختہ)

مدیحہ: ......اور کیا طلاق لے کر بھی اتنی ہی پریشانی اُٹھانی پڑتی بھائی کو...... (بے ساختہ)

ملیحہ: ......تب تو بیٹا بھی چھن جاتا اُن سے......اب کم از کم فرحان تو پاس ہی رہے گا......

ماں: (پریشان)...... جو بھی ہے پریشان تو ہے نا وہ......

مدیحہ: (ہمدردانہ انداز)......بس بھائی جان کی قسمت ہی اچھی نہیں ہے......اپنی مرضی سے دونوں شادیاں کیں لیکن دونوں میں سے کوئی ایک عورت بھی اچھی نہیں نکلی بھائی جان کے لیے......

ماں: (ٹوکتے ہوئے)......اب یہ ساری باتیں دوسروں کے سامنے مت کرنا ...... کسی کو نہیں پتہ کہ معیز اور انیلا کے درمیان طلاق کا کوئی مسئلہ چل رہا تھا......تم بھی کسی کو مت بتانا۔(بے ساختہ)

ملیحہ: ......میں بے وقوف نہیں ہوں......اپنے گھر میں کوئی مصیبت کھڑی نہیں کرنی میں نے

مدیحہ: ......بھائی جان کب آ رہے ہیں......؟

//Cut//

Scene No # 31

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

فرحان اپنے بستر میں نیم تاریک کمرے میں آنکھیں کھولے لیٹا ہے جب معیز

کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔

فرحان: (مدھم آواز میں)...... پاپا......

معیز: ......تم ابھی تک سوئے نہیں ......؟(معیز اُس کی طرف اُس کے بیڈ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔)

فرحان: I can't sleep. (کچھ رنجیدہ آواز میں معیز جواب دینے کی بجائے اُس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگتا ہے۔ فرحان کچھ کہے بغیر یک دم باپ سے لپٹ جاتا ہے۔ معیز اُسے تھپکنے لگتا ہے۔ کچھ دیر بعد معیز اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ہم لوگ پاکستان جا رہے ہیں...... میں نے تمہاری سیٹ بھی بک کرا لی ہے۔

فرحان: ہم کب تک رہیں گے وہاں......؟(مدھم آواز)

معیز: ......چند ہفتوں کے لیے......

فرحان: ......اوکے......

معیز: (کچھ سوچتے اور جھجکتے ہوئے) I have to tell you something Farhan

فرحان: What? (بے حد سوچ کر)

معیز: you have a step mom and step sister in Pakistan.

//Cut//

Scene No # 32

وقت: رات

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، عائشہ

نور ایک کتاب پڑھ رہی ہے اپنی سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی عائشہ دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......میں سوچ رہی تھی تمہیں اپنے پاپا کو فون کرنا چاہیے

نور: ......کس لیے......؟(اپنے کام میں مصروف)

عائشہ: (مدھم آواز)...... بہت بڑی ٹریجڈی ہوئی ہے اُن کے ساتھ...... تمہیں افسوس کرنا چاہیے اُن سے......

نور: ......کوئی ٹریجڈی نہیں ہے پاپا کے لیے......اُن کا دل بہت سخت ہے...... بڑی آسانی

ہیں اب......

عائشہ: ...... پھر بھی نور تمہیں اُنہیں فون کرنا چاہیے ...... کیا سوچتے ہوں گے وہ کہ......

(بات کاٹ کر سرد مہری سے)

نور: (تلخی سے)...... وہ ہمارے بارے میں کچھ نہیں سوچتے ...... اچھا نہ برا وہ ہمارے بارے میں کچھ نہیں سوچتے ...... نہ وہ ہم سے کوئی توقع لگائے بیٹھے ہیں ...... ہم اُن کی زندگی کا حصہ نہیں ہیں اب ...... چودہ سال میں آپ کو یہ بات سمجھ نہیں آئی ......

عائشہ: ...... میں نہیں ہوں اُن کی زندگی کا حصہ ...... تم تو ہو ...... (رنجیدہ اور مدھم آواز)

نور: ...... میرے نام کے ساتھ اُن کا نام لگتا ہے ...... اگر اس کو زندگی کا حصہ ہونا کہتے ہیں تو ہاں میں اُن کی زندگی کا حصہ ہوں ...... مگر اتنا حصہ تو آپ بھی ہیں ...... (سرد مہری سے)

عائشہ: ...... تم ...... (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے)

نور: (بات کاٹ دیتی ہے)...... امی ...... جا کر سو جائیں آرام سے ...... پاپا کی زندگی میں کوئی mess نہیں ہے ...... اور اگر کوئی ہوا بھی تو وہ صاف کر لیں گے ...... He is good at it. ...... ہماری زندگی میں mess کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہمیں اُس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے ...... (عائشہ کچھ دیر اُس کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے پھر کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 33

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے بستر پر بیٹھا ہے اور فرحان بے حد مدھم آواز میں کہتا ہے۔

فرحان: I know ---

معیز: ...... تمہیں ...... تمہیں کیسے پتہ ......؟ (کچھ شاکڈ ہو کر)

فرحان: Mummy told me. Thats why she hated you ---- Thats why she wanted to divorce you.

معیز: Thats not why she hated me ---- And that`s not why she wanted to divorce me. (کچھ دیر خاموش رہ کر)

Then?

معیز: (بات بدل دیتا ہے۔) your sister will ----- like you.

فرحان: (کچھ لمحوں کے بعد) And my step mom? (کچھ دیر شاکڈ انداز میں کچھ بول نہیں پاتا پھر یک دم اُٹھ کر چلا جاتا ہے کہتے ہوئے)

معیز: ...... سو جاؤ فرحان ...... It`s getting late. (فرحان اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 34

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ

عائشہ رات کو جاگ رہی ہے وہ اپنے بستر پر بیٹھی سوچ رہی ہے اُس کے کانوں میں اپنی ساس کی آواز گونج رہی ہے۔

Voice over

ساس: ...... معیز نے شادی کرنی ہے ...... بڑے اچھے خاندان کی لڑکی ہے ...... بڑی تکلیف کاٹی ہے میرے بیٹے نے ...... اب صبر کا پھل ملا ہے اُسے ...... nationality مل جائے گی اب اُسے ...... (عائشہ اپنے بستر سے اُٹھ کر کمرے میں کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ کھڑکی کی گرل سے وہ باہر جھانکتی ہے یوں جیسے اندھیرے میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔)

//Cut//

Scene No # 35

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز کھڑکی کے سامنے رات کو کھڑا باہر دیکھ رہا ہے۔ باہر اندھیرا ہے یوں جیسے وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔ پھر وہ کچھ دیر بعد پلٹ کر آتا ہے۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل سے وہ ایک والٹ نکالتا ہے اور اُسے کھولتا ہے۔ والٹ میں فرحان کی ایک تصویر لگی ہے۔ وہ کچھ دیر اُس تصویر کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر وہ آہستہ سے اُس تصویر کو نکالتا ہے۔ اُس تصویر کے نیچے اُس کی عائشہ کی اور چند مہینوں کی نور کی ایک تصویر ہے۔ معیز کی آنکھوں میں ایک عجیب سا رنج آتا ہے۔ وہ اُس تصویر کو دیکھتا رہتا ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 2

Scene No # 1-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر (انگلینڈ)

کردار: معیز

معیز بٹوے میں لگی عائشہ کی تصویر کو دیکھتے ہوئے جیسے کچھ یاد کرنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ

معیز بائیک چلا رہا ہے۔ عائشہ پیچھے بیٹھی ہوئی ہے۔

عائشہ: ......خالہ نے کیا کہا پھر......؟

معیز: ......وہی کہا جو پچھلی بار کہا......امی کا پتہ ہے تمہیں ایک بار کسی بات پر اڑ جائیں تو ہٹتی نہیں ہیں وہ اپنی بات سے......

عائشہ: ......تو تم نے کیا سوچا......؟

معیز: جو سوچا ہے وہ تم جانتی ہو......وہ نہیں ہٹتیں اپنی بات سے تو ہٹوں گا میں بھی نہیں......

عائشہ: (بے ساختہ)......اور میں بھی تمہیں صاف صاف کہہ رہی ہوں......میں مر جاؤں گی لیکن تمہارے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی

معیز: ......جانتا ہوں یار......اور اگر تم کرو گی تو جان سے مار دوں گا تمہیں میں...... (بے ساختہ)

عائشہ: (کندھے پر ہاتھ مار کر)......شرم نہیں آتی دھمکی دے رہے ہو مجھے......(کندھے پر ہاتھ مار کر)

معیز: ......دھمکی کون دے رہا ہے......بتا رہا ہوں تمہیں (جتانے والا انداز)

عائشہ: ......مار سکتے ہو مجھے؟ (بے ساختہ)

معیز: ......تمہیں نہ مار سکا تو کم از کم تمہارے اُس "ہونے والے کچھ" کو ضرور مار دوں گا......

عائشہ: (ہنستی ہے پھر کہتی ہے)......اتنی قتل و غارت کرنے کی پلاننگ مت کرو......صرف خالہ کو مناؤ......

معیز: (بے ساختہ)......اُن کو تو منا ہی لوں گا میں......پر تم ظفر کو مناؤ پہلے۔

عائشہ: (بے ساختہ)......ظفر بھائی کو منا لوں گی میں......وہ میری مرضی کے بغیر کہیں شادی نہیں کریں گے میری......

معیز: (بے ساختہ)......اور امی بھی مان جائیں گی......نہ مانیں تو ہم گھر سے بھاگ کر شادی کر لیں گے......

عائشہ: ......شرم کرو کچھ......(ڈانٹتی ہے)

معیز: ......کہنے میں کیا حرج ہے یار......

عائشہ: ......فلمی باتیں مت کیا کرو میرے ساتھ......

معیز: ......پہلے تو کبھی نہیں روکا تم نے......

عائشہ: ......کب نہیں روکا میں نے......؟

معیز: ......جب میں اظہارِ محبت کرتا ہوں تم سے......

عائشہ: ......فلمی ہے وہ......؟ بہت ماروں گی تمہیں میں......(مکا اُس کے کندھے پر مار کر)

//Cut//

Scene No # 3-A

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ کو کھڑکی سے باہر کچھ دیکھتے ہوئے جیسے ماضی یاد آنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز، عائشہ

دونوں پاپ کارن کھاتے ہوئے پارک میں چل رہے ہیں۔

معیز: (اپنے لفظوں پر زور دے کر) ...... پسند کرتا ہوں ...... ؟ مرتا ہوں میں تم پر ......

عائشہ: ...... دوبارہ کہو ...... میں نے سنا نہیں ...... (بے نیازی سے)

معیز: ...... 50 دفعہ کہتا ہوں ہر بار تم سے ...... تمہاری تسلی نہیں ہوتی ......

عائشہ: ...... نہیں ......

معیز: ...... کیوں ...... ؟ (مسکرا کر)

عائشہ: ...... کیونکہ جھوٹ بولنے کی بڑی عادت ہے تمہیں ...... (ناراض ہو کر)

معیز: ...... بکواس مت کرو۔ (بے ساختہ)

عائشہ: ...... سچ کہہ رہی ہوں میں ...... پتہ نہیں کس کس کو کہا ہوگا ...... تم نے یہ ......

معیز: (حیرانی سے) ...... یہ کہ میں مرتا ہوں اُن پر ...... ؟

عائشہ: ...... اور کیا ......

معیز: (ناراض ہو کر) ...... گلا دبا دوں گا میں تمہارا ...... پتہ ہے تمہیں ...... دس سال سے تمہارے علاوہ اور کس کو کہہ رہا ہوں یہ ...... اور دوسری کون سی لڑکی ہے جس کا طعنہ دے رہی ہو تم مجھے۔

عائشہ: (تیز آواز میں) ...... شمائلہ کو کیا کہہ رہے تھے پرسوں شادی میں ...... ؟

معیز: ...... اُس سے بات کر رہا تھا ...... اظہارِ محبت نہیں کر رہا تھا۔

عائشہ: (ڈانٹ کر) ...... اظہارِ محبت نہیں کر رہے تھے اور وہ خوامخواہ میں شرما رہی تھی ......

معیز: ...... اس کو شرمانے کی عادت ہے ...... کہہ رہی تھی بریانی لا دیں ...... وہ لا کر دی اب شادی کے فنکشن میں کسی کو کھانا لا کر دے دینا رومانس ہے ...... ؟ (ہنستا ہے)

عائشہ: ...... مجھے تو نہیں لا کر دیا تم نے کچھ بھی ......

معیز: ...... تم نے مجھ سے کہا؟

عائشہ: ...... یعنی میں کہتی تو صرف تب تم لا کر دیتے ...... ؟ (طنزیہ)

معیز: ...... ہاں ...... جیسے مجید کو کہہ رہی تھیں تم ...... میں نے تو نہیں کہا کہ اُس سے کیوں بات کر رہی تھیں تم بار بار ...... (ناراض)

عائشہ: ...... میرا مجید سے بات کرنا فوراً نظر آ گیا تمہیں ...... اور تم خود ثمینہ کے ساتھ دو گھنٹے کھڑے گپیں لگاتے رہے وہ کچھ نہیں ......

معیز: ...... دو گھنٹے کہاں سے ہو گئے ...... ؟ دس منٹ کھڑا رہا ہوں گا اُس کے ساتھ ......

عائشہ: (ناراض ہو کر) ...... چلو چھوڑ کر آؤ مجھے گھر ...... مجھے اگر پتہ ہوتا کہ یہاں لا کر طعنے

دینے ہیں تم نے تو کبھی نہ آتی ...... بس اب کبھی نہیں آؤں گی تمہارے ساتھ ......

معیز: ...... طعنے دے رہا ہوں تمہیں ...... ؟ اور جو تم کہہ رہی ہو وہ کیا ہے ...... ؟ اور بات شروع کس نے کی ہے؟ (ناراض)

عائشہ: ...... کہہ دو میں نے کی ہے ......

معیز: ...... اچھا غصہ مت کرو ...... (موڈ بدلنے کی کوشش)

عائشہ: ...... کیوں نہ کروں ......

معیز: ...... بری لگتی ہو ......

عائشہ: ...... تمہیں تو ویسے ہی بری لگتی ہوں میں ......

معیز: (مسکرا کر) ...... صرف غصے میں بری لگتی ہو یلہ ......

عائشہ: (منہ بنائے) ...... ٹھیک ہے پھر تم اُس لڑکی سے شادی کرنا جو تمہیں غصے میں بھی اچھی لگے گھر چھوڑ آؤ اب مجھے۔

معیز: ...... تم لگتی ہو نا مجھے غصے میں اچھی ...... (چھیڑتے ہوئے)

عائشہ: ...... ابھی کہا تم نے کہ بُری لگتی ہوں۔

معیز: ...... جھوٹ کہا یار میں نے ......

عائشہ: ...... اسی لیے تو کہتی ہوں بڑے جھوٹ بولتے ہو تم۔ (ناراض)

//Cut//

Scene No # 1-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز کی آنکھوں میں عجیب سا رنج اور افسردگی ہے۔

// InterCut //

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، عائشہ

دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔

عائشہ: ...... ظفر بھائی دیکھ لیں نا تو میرا گلا تو دبائیں گے ہی تمہیں بھی بڑے جوتے پڑیں گے۔

معیز: (بے ساختہ)...... شہر کے آخری کونے میں آگئے ہیں...... اب بھی ظفر بھائی دیکھ لیں تو قسمت واقعی خراب ہوگی ہماری......

عائشہ: ...... اب جلدی جلدی کھانا ختم کرو اور گھر چھوڑ کر آؤ مجھے

معیز: (ناراض ہوکر)...... میں باتیں کرنے کے لیے لے کر آیا ہوں اور تمہیں کھانے کی پڑی ہے۔

عائشہ: (بے ساختہ)...... ایک تو باتیں ختم نہیں ہوتیں تمہاری......

معیز: ...... ہاں نہیں ہوتیں ...... مجھے بہت کچھ کہنا بہت کچھ بتانا ہوتا ہے تمہیں (کندھے اُچکا کر)

عائشہ: (مسکراتے ہوئے جیسے کچھ فخریہ)...... بہت کچھ......؟ ...... کچھ ایسا ہے جو تم مجھے نہ بتاتے ہو......؟

معیز: ...... نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے ...... یار ویسے میں تو واقعی سب کچھ تمہیں بتا دیتا ہوں (کچھ سوچ کر) ...... اچھی عادت نہیں ہے یہ......

عائشہ: (بے ساختہ بُرا مان کر)...... کیوں اچھی عادت نہیں ہے......؟

معیز: (بے ساختہ شکوہ کرتے ہوئے)...... تمہارے پاس تو اب میری بات سننے کے لیے وقت نہیں ہوتا تو شادی کے بعد کہاں سے وقت ہوگا......؟

عائشہ: ...... باتیں سنتی نہیں تمہاری......؟ پچھلے دو گھنٹے سے کیا کر رہی ہوں ...... پھر بھی طعنہ دے رہے ہو مجھے...... (ناراض ہوکر)

معیز: ...... طعنہ کہاں دے رہا ہوں یار...... اپنا اندیشہ بتا رہا ہوں۔ (بے ساختہ)

عائشہ: ...... اب یہ اندیشہ اپنے پاس رکھو تم ...... ویسے یہ خیال کیسے آیا ہے تمہیں کہ مجھ کو سب کچھ نہیں بتانا چاہیے تمہیں......

معیز: ...... ایسے ہی یار......

عائشہ: (کھانا کھاتے ہوئے)...... اگر یہ جواد کا مشورہ ہے تو جان سے مار دوں گی میں اُسے......

معیز: ...... تمہارے بارے میں کسی کا مشورہ نہیں سنتا میں (ہنستا ہے)

عائشہ: ...... جواد کے علاوہ

معیز: (بے ساختہ)...... نہیں یار...... جواد کی بھی نہیں سنتا۔

//Cut//

Scene No # 3-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ بے حد سنجیدہ کھڑکی کے سامنے کھڑی ہے۔

//Cut//

Scene No # 1-C

وقت: رات

جگہ: معیز کا انگلینڈ کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد رنج اور جیسے کچھ غصے کے عالم میں یک دم بٹوہ بند کرتا ہے جس میں عائشہ کی تصویر ہے۔

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، منصور

دونوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

منصور: ...... بیٹی کی شادی میں جلدی نہیں کر رہے......؟ (سنجیدہ)

معیز: ...... ہوسکتا ہے...... لیکن گھر والے یہی چاہتے ہیں۔

منصور: (سنجیدہ)...... اور تمہاری بیٹی ...... وہ کیا چاہتی ہے......؟ ...... اُس سے پوچھا ہے تم نے؟

معیز: (مدھم آواز)...... نہیں......

منصور: (بے ساختہ)...... پوچھنا چاہیے تمہیں ...... یہاں ہوتی تو اس طرح شادی کر سکتے تھے تم......؟

معیز: (بات کاٹ کر)...... یہاں نہیں ہے وہ...... اور یہاں کی ویلیوز......

منصور: (بات کاٹ کر)...... اسلامک ویلیوز ہیں یہ...... ویسٹرن ویلیوز نہیں ہیں۔ (ایک لمبی خاموشی کے بعد)

معیز: ......اُسے کوئی اعتراض ہوتا تو اُس کی ماں نے کہا؟......

منصور: (سنجیدہ)...... کس سے......؟

معیز: ......گھر والوں سے...... (پوچھا ٹک کر)

منصور: (سنجیدہ)...... ہوسکتا ہے کہا ہو...... تمہیں تو پتہ نہیں ہوسکتا...... 14 سال سے تم تو وہاں گئے نہیں...... تمہاری بات تک تو ہوئی نہیں کبھی اپنی بیوی سے اور......

معیز: ......ہم کسی اور ایشو پر بات کرسکتے ہیں......؟ (کچھ خفا انداز میں بات کاٹ کر)

منصور: (بے حد سنجیدہ)...... ہم 14 سال سے دوسرے ایشوز پر ہی بات کر رہے ہیں معیز ......That's why this issue is still there. ....کسی ایشو پر بات نہ کرکے ہم اُسے حل نہیں کرسکتے......

معیز: ......میں اب کچھ حل کرنا چاہتا بھی نہیں...... (سنجیدہ)

منصور: ......ایک موقع ملا ہے تمہیں اپنی زندگی کو ایک بار پھر سے نارمل کرنے کا......

معیز: (بات کاٹ کر)...... اور میں یہ موقع بھی گنوانا چاہتا ہوں...... میرے اور اُس کے درمیان خلیج نہیں سمندر ہے...... اور سمندر کوئی پار نہیں کرسکتا...... (کہہ کر اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔ منصور اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کے چہرے پر سنجیدگی ہے)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، ماں

عائشہ چپ چاپ اپنے کمرے کے ایک صوفے پر بیٹھی ہے اور اُس کی ماں بے حد سنجیدہ اُس سے بات کر رہی ہے۔

ماں: ......اس بار آئے گا تو معافی مانگ لینا...... ہاتھ جوڑ کر پاؤں پڑ کے منا لینا......

(عائشہ ماں کی بات پر بے حد عجیب انداز میں اُسے نظر اُٹھا کر دیکھتی ہے مگر کچھ کہتی نہیں ماں بول رہی ہے۔)

ماں: ...... چودہ سال بعد آ رہا ہے...... اب گیا تو پتہ نہیں کب آئے...... اب مت جانے دینا اُسے...... یا پھر اُس کے ساتھ ہی چلی جانا تو بھی...... کچھ تو بات کر......

عائشہ: (عجیب انداز میں)...... کیا بات کروں؟

ماں: ......کیا ہے تیرے دل میں......؟

عائشہ: (مدھم آواز)...... کچھ بھی نہیں ہے اب میرے دل میں......

ماں: (سنجیدہ)...... اس طرح مسئلہ حل نہیں ہوتا عائشہ...... تیرے بھائی سے بھی کہا ہے میں نے...... کہ ملیحہ سے بات کرے...... قصور تو خیر سارا تیرا ہے...... اُس کی غلطی ہوتی تو یہ سب کرنے دیتے ہم اُسے...... پر تو نے تو...... خیر اب کیا دہراؤں میں سب کچھ...... (خود ہی بات کرکے بات بدل دیتی ہے۔ عائشہ چپ بیٹھی رہتی ہے سر جھکائے ماں گہرا سانس لیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: ظفر کا بیڈ روم

کردار: ظفر، ملیحہ

ظفر اور ملیحہ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں ملیحہ بے حد ناخوش لگ رہی ہے جبکہ ظفر بے حد سنجیدہ ہے۔

ملیحہ: ......میں معیز کو کچھ نہیں کہہ سکتی فی الحال...... اتنی بڑی ٹریجڈی ہوئی ہے اُس کے ساتھ

ظفر: (سنجیدہ)...... وہ یہاں چار دن کے لیے نہیں آ رہا...... اُس نے کئی مہینے رہنا ہے یہاں......

ملیحہ: (سنجیدہ)...... پتہ نہیں رہتا بھی ہے کہ نہیں...... دل لگنے کی بات ہے...... اور پھر اب تو اُس کا بیٹا بھی ساتھ ہے...... بیٹے کا دل لگا تو ہی رہے گا وہ یہاں......

ظفر: ......جو بھی ہے تمہیں بات کرنی ہے اس کے ساتھ...... (دوٹوک انداز)

ملیحہ: (خفا ہو کر)...... آپ کو اپنی اماں کی بیٹیوں کے علاوہ کچھ اور کبھی نہیں سوجھتا...... یاد ہونا چاہیے کیا کیا تھا آپ کی بہن نے میرے بھائی کے ساتھ (خفا ہو کر)......

ظفر: (بات کاٹ کر سختی سے)...... یاد ہے مجھے...... اور اب میں وہ سب کچھ دوبارہ سننا نہیں چاہتا...... (تلخی سے)

ملیحہ: ...... کیوں سنیں گے آپ ...... وہ آپ کی بہن کے کرتوت جو ہیں ...... (غصے سے)

ظفر: ...... تم چپ ہو سکتی ہو؟ (غصے سے)

ملیحہ: ...... آپ نے مجھ سے کیوں اس طرح کی بات کی ......؟ ...... آپ اپنی بہن کے سگے مت بنیں ...... (غصے سے)

ظفر: (غصے سے) ...... بہن کا سگا ہوتا تو چودہ سال سے تمہارا بھائی وہاں انگلینڈ میں بیٹھا عیش نہ کر رہا ہوتا ...... میں نے بھی بھیج دیا ہوتا تمہیں تمہاری ماں کے گھر ......

ملیحہ: (طنزیہ انداز) ...... میرا مقابلہ مت کریں آپ اپنی بہن کے ساتھ ...... جو کچھ آپ کی بہن نے کیا ہے ...... یہ میرے بھائی کا حوصلہ ہے کہ اُسے گھر میں ابھی تک اپنا نام دے کر رکھا ہے ...... آپ جیسا کوئی مرد ہوتا تو کب کا طلاق دے کر فارغ کر چکا ہوتا اُسے ...... (ظفر کچھ غصے اور بے بسی کے عالم میں کمرے سے نکل جاتا ہے ملیحہ بے حد خفگی کے عالم میں کمرے میں کھڑی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا سٹنگ ایریا

کردار: معیز

معیز اپنے سٹنگ ایریا میں بیٹھا ہے اُس کے سامنے ٹیبل پر کافی کا ایک مگ ہے جس میں سے بھاپ نکل رہی ہے۔

وہ دیوار پر لگی تصویروں کو دیکھ رہا ہے۔ دیوار پر انیلا اور اُس کی بہت ساری تصویریں ہیں ...... کچھ شادی کی ...... کچھ شادی کے بعد کی ...... کچھ فرحان کے ساتھ

اُسے ماضی کا ایک سین یاد آنے لگتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، انیلا

معیز لاؤنج کے اُسی صوفہ پر بیٹھا ہے اور انیلا اندر سے ایک سوٹ کیس لے کر باہر

نکلتی ہے۔

انیلا: ...... میرا لائر آج تم سے contact کرے گا۔

معیز: (بات کاٹ کر) ...... اس کی ضرورت نہیں ہے ...... میں تمہیں divorce دے دوں گا ...... مجھے صرف فرحان کی کسٹڈی میں دلچسپی تھی ...... جب تم پہلے ہی اُسے مجھے دے رہی ہو ...... تو lawyers کی ضرورت نہیں پڑے گی ......

انیلا: (تلخی سے) ...... ہاں اس رشتے میں صرف ایک فرحان ہی تھا جسے تم own کرتے تھے

معیز: (سنجیدہ) ...... میں کسے own کرتا تھا کسے نہیں اب یہ argument بے کار ہے ...... تم شادی کر رہی ہو ...... I wish you well.

انیلا: (تلخی سے) ...... میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم سے ملنا اور تم سے شادی کرنا تھی۔

معیز: (سنجیدہ) ...... جب تم یہاں سے جا رہی ہو تو مجھے curse کیے بغیر بھی جا سکتی ہو ......

انیلا: I never cursed you. ------- I always cursed myself. ...... عائشہ لکی ہے کہ اُسے تمہارے ساتھ رہنا نہیں پڑا ...... (بیگ اُٹھا کر دروازے تک پہنچ کر ایک بار رُک کر کہتی ہے معیز کے چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز یک دم جیسے حال میں واپس آتا ہے۔ وہ ایک نظر کافی کے کپ کو دیکھتا ہے جس میں سے اُٹھتی ہوئی بھاپ اب ختم ہو چکی ہے۔

پھر وہ اُٹھ کر سامنے دیوار پر لگی انیلا کی تصویریں اُتارنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: ساس، ایک رشتہ دار عورت، فرح، عائشہ

ایک رشتہ دار عورت عائشہ کی ساس اور فرح کے پاس بیٹھی ہے۔ وہ تعزیت کے لیے آئی ہے۔

عورت: بڑا افسوس ہوا یہ سن کر...... معیز کے لیے تو بڑی آزمائش ہے یہ......

ساس: (گہرا سانس)...... معیز کے لیے ہی کیا ہم سب کے لیے آزمائش ہے...... بڑی اچھی تھی میری بہو......

عورت: ......کبھی پاکستان نہیں آئی...... (کچھ تجسس سے)

ساس: ......معیز آتا تو وہ آتی نا...... (تبھی عائشہ ایک پانی کا گلاس لیے اندر آتی ہے اور اُس عورت کو پانی دیتی ہے جو پانی کا گلاس لیتے ہوئے بغور عائشہ کو دیکھتی ہے۔ عائشہ سے)

عورت: ......سنا ہے بیٹی کی شادی کی تیاری ہو رہی ہے......

ساس: (عائشہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی کہتی ہے)...... ہاں اس لیے تو آ رہا تھا معیز...... کہہ رہا تھا بس اس فرض سے جتنی جلدی سبکدوش ہو جاؤں اچھا ہے...... رشتہ تو گھر میں ہی ہے اس لیے فکر بھی نہیں لیکن اب شاید آگے کرنی پڑے گی شادی......

عورت: ......لیکن کچھ زیادہ ہی جلدی کر رہے ہو شادی...... ابھی تو 20 کی بھی نہیں ہوئی۔

ساس: (کچھ تیزی سے)...... معیز اور میرے ہاتھ میں ہوتا تو میٹرک کے بعد بیاہ دیتے اُسے!...... وہ تو ہارون بھی پڑھ رہا تھا اس لیے وہ راضی نہیں ہوا شادی پر (عائشہ باہر جاتے ہوئے اس بات پر ٹھٹھکتی ہے۔)

عورت: ...... چلو اچھا ہے آپس میں ہی رشتہ ہو جائے گا...... ویسے بڑا دل ہے ملیحہ کا...... جو کچھ ہوا اُس کے بعد بھی عائشہ کی بیٹی کو بہو بنا رہی ہے...... (عائشہ دروازے کے باہر کسی بت کی طرح یہ ساری باتیں سن رہی ہے اُس کی آنکھوں میں اذیت ہے۔)

ساس: ...... عائشہ کی ہوتی تو وہ تھوکتی بھی نہ اُس پر...... یہ تو بھائی کی عزت رکھ رہی ہے وہ...... وہ نہیں رکھے گی تو کون رکھے گا...... خاندان میں اور کوئی تو بیاہے گا نہیں اُسے......

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے کپڑے ایک بیگ میں پیک کر رہا ہے۔ فرحان اپنے بستر پر خاموش بیٹھا معیز کو پیکنگ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔

فرحان: Can I ask something?

معیز: ......yes ......

فرحان: ......آپ اتنے سال پاکستان کیوں نہیں گئے؟ (پیکنگ کرتے ہوئے نظریں چرا کر)

معیز: ......وقت نہیں ملا...... ہاں زندگی بہت بزی ہو گئی تھی۔

فرحان: Was that the only reason?---

معیز: (ٹالتے ہوئے)...... ہاں...... کوئی اور وجہ نہیں تھی......

فرحان: (کچھ دیر بعد) Do you speak to your daughter?

معیز: (بے ساختہ)...... وہ تمہاری بہن بھی ہے فرحان...... Call her Noor Apa

فرحان: (بات بدل کر بے ساختہ)...... آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا......؟

معیز: (مدھم آواز)...... ہاں میری بات ہوئی ہے......

فرحان: (سنجیدہ)...... وہ miss نہیں کرتے آپ کو......؟

معیز: (لمبے وقفے کے بعد)...... پتہ نہیں......

فرحان: ......انہوں نے کبھی کہا نہیں آپ سے پاکستان آنے کو......؟

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا)...... نہیں......

فرحان: (کچھ حیران ہو کر) That's strange. (معیز پیکنگ کرتا رہتا ہے لیکن وہ اب خاموش رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، ساس

عائشہ اپنی ساس کے بالوں میں کنگھی کرتے ہوئے اُن کی چٹیا بنا رہی ہے ساس ساتھ ساتھ بول رہی ہے۔

ساس: ......تم اپنے کمرے کی صفائی کروا نا ٹھیک سے......

عائشہ: (مشینی انداز)......جی......

ساس: ......اپنا سامان نور کے کمرے میں رکھ لیا تم نے......؟

عائشہ: (مدھم آواز)......آج رکھ دوں گی۔

ساس: (کچھ سختی سے)......اور نور کو کہہ دینا بالکل کوئی اُلٹی سیدھی بات نہ کرے باپ سے یا فرحان سے......

عائشہ: ......جی......(میکانیکی انداز)

ساس: ......نور کی شادی ہو جائے تو پھر معیز کا بھی رشتہ طے کرتی ہوں کہیں......میرے بیٹے کا گھر اُجڑ گیا ہے......اللہ ایسی آزمائش میں کسی کو نہ ڈالے......مہینہ دو مہینہ رہنا ہے اُس نے......شادی کر کے ہی واپس بھیجوں گی اُسے (بالوں میں کنگھی پھیرتے عائشہ کے ہاتھ رُکتے ہیں ساس اُسی طرح روانی سے کہہ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، عائشہ

نور اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی ہے۔ جب عائشہ اپنے کپڑے اور کچھ دوسری چیزوں کا ایک بیگ اُٹھائے اندر داخل ہوتی ہے۔ وہ اُن کپڑوں کو لیے وارڈروب کی طرف جاتی ہے تو نور اُسے ٹوکتی ہے۔

نور: ......یہ کیا رکھ رہی ہیں......؟

عائشہ: (کپڑے رکھتے ہوئے)......میرے کپڑے ہیں۔

نور: (حیران)......لیکن میری وارڈروب میں کیوں رکھ رہی ہیں......

عائشہ: ......اب یہیں رہوں گی اس لیے

نور: (چونک کر)......کیا مطلب......؟ میرے کمرے میں رہیں گی......؟

عائشہ: ......ہاں وہاں تمہارے پاپا اور بھائی رہیں گے......

نور: (ناراض)......اُن کا بیٹا گیسٹ روم میں رہ سکتا ہے......اور آپ اُن کی بیوی ہیں آپ کو کمرہ چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے......

عائشہ: (مدھم آواز)......میں یہاں زیادہ آرام سے رہوں گی......ویسے بھی تمہارے بھائی

کو ابھی ضرورت ہے کہ وہ تمہارے پاپا کے ساتھ رہے......

نور: (کچھ جھنجھلا کر)......وہ میرا بھائی نہیں ہے......پلیز......آپ بار بار اُسے میرا بھائی کہنا بند کر دیں......اور میں نے آپ سے کچھ کہا ہے......

عائشہ: ......تم یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتیں......

نور: میں سب کچھ سمجھ سکتی ہوں...... I am not a child.

عائشہ: (مدھم آواز)......میں نہیں چاہتی اتنے سال بعد وہ یہاں آ کر uncomfortable ہوں......

نور: (بے حد سنجیدہ)......اور اُن کو comfortable کرنے کے لیے واحد راستہ یہ ہے کہ آپ سین سے غائب ہو جائیں......اس طرح چھپ جائیں

عائشہ: ......کیا ہرج ہے......؟ (نظر چرا کر)

نور: ......چھپنے سے مسئلے حل نہیں ہوتے......مسئلہ حل نہیں ہوگا......

عائشہ: ......مسئلہ سامنے رہ کر بھی حل نہیں ہوگا۔ (وہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ نور کچھ ڈسٹربڈ اُسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: ائیر پورٹ

کردار:

ائیر پورٹ کا ایک بیرونی منظر ایک جہاز اُڑتا نظر آ رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ کچن میں کھانا تیار کر رہی ہے۔ جب نور کالج کے لیے تیار ہو کر وہاں آتی ہے۔ عائشہ اُسے دیکھ کر کچھ چونک کر کہتی ہے۔

عائشہ: ......تم کہاں جا رہی ہو......؟

نور: (فریج سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے)......کالج اور کہاں جاؤں گی......؟

عائشہ: ......لیکن تمہارے پاپا آ رہے ہیں آج...... آج تو نہیں جانا چاہیے تھا تمہیں

نور: (بے حد سرد مہری سے پانی پیتے ہوئے)......اور گھر بیٹھ کر کیا کروں...... اُن کے لیے کھانا بنانے اور کام کرنے کے لیے تو آپ کافی ہیں...... ویسے بھی وہ میرے لیے نہیں آ رہے...... جن کے لیے آ رہے ہیں وہ سب گھر پر ہی ملیں گے اُنہیں......

عائشہ: ......تمہاری دادی ناراض ہوں گی......؟

نور: (کہہ کر نکل جاتی ہے)...... یہ کوئی نئی بات ہوگی......؟ (عائشہ کچھ دیر چپ چاپ کھڑی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، حسیب، فرحان

حسیب گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے معیز اُس کے برابر میں بیٹھا ہے۔ فرحان پچھلی سیٹ پر بیٹھا بے حد دلچسپی سے گاڑی کے باہر دیکھ رہا ہے۔

حسیب: ......فلائٹ ٹھیک رہی......؟

معیز: (باہر دیکھتے ہوئے)...... ہاں...... بہت بدل گیا ہے یہاں سب کچھ......

حسیب: (سر ہلاتا ہے پھر بھائی کو دیکھتے ہوئے کچھ مدھم آواز میں کہتا ہے۔)...... ہاں آپ بھی تو بدل گئے ہیں......

فرحان: (معیز کچھ چونک کر اُسے دیکھتا ہے اور اس سے پہلے کہ کچھ کہے پچھلی سیٹ پر بیٹھا فرحان کہتا ہے۔)----Papa ---- what's that? (انگلی کے اشارے سے کھڑکی کے باہر کسی بلڈنگ کی طرف اشارہ کر کے معیز خود بھی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا کچن

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں سامان پھیلائے کھانا تیار کر رہی ہے۔ ایک ملازمہ بھی بیٹھی سبزی کاٹ رہی ہے جب باہر ہارن سنائی دیتا ہے۔ چولہے پر رکھی دیگچی میں کفگیر چلاتی عائشہ یک دم رُکتی ہے۔ ملازمہ بھی چونک کر اُٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......لگتا ہے صاحب آ گئے...... میں ذرا دیکھ کر آتی ہوں۔ (وہ کہتے ہوئے سبزی چھوڑ کر کچن سے چلی جاتی ہے۔ عائشہ بت بنی کچھ دیر چولہے کے سامنے کھڑی رہتی ہے۔ پھر دبے قدموں رُکتے، جھجکتے، اٹکتے ہوئے وہ کچن کی کھڑکی کی طرف جاتی ہے۔ اور وہاں سے باہر دیکھتی ہے۔ کھڑکی سے باہر کچھ نظر نہیں آ سکتا۔ وہ عقبی طرف کھلتی ہے۔ وہ بے ساختہ وہاں سے ہٹتی ہے۔ پھر دوبارہ کچن کے چولہے کی طرف آتی ہے۔ پھر وہاں سے ایک بار دروازے کی طرف جاتی ہے۔ وہاں سے سب لوگوں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ وہ معیز کی آواز سنتی ہے۔

معیز: ......السلام علیکم امی (عائشہ کی آنکھوں میں نمی آنے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: معیز، ماں، حسیب، فرح، حیدر، حرا، فرحان

معیز ماں سے گلے مل رہا ہے سب لوگ وہیں پر آس پاس ہیں۔ فرحان دلچسپی سے سب کو دیکھ رہا ہے۔

ماں: ......کتنا بدل گیا ہے تو...... میں تو شکل دیکھنے کو ترس گئی تھی تیری......

معیز: ......آپ کیسی ہیں......؟

ماں: (جذباتی انداز میں آنسو صاف کرتے ہوئے)...... تیرے بغیر کیسی ہو سکتی ہوں......

معیز: ......فرحان اپنی دادی سے ملو...... (فرحان کو آگے کرتے ہوئے)

فرحان: (فرحان کو آگے کرتے ہوئے)...... السلام علیکم......

ماں: (فرحان کی طرف بڑھ کر اُسے گلے لگاتی ہے)...... وعلیکم السلام...... میرا چاند میرا بچہ...... بالکل میرے معیز کی شکل ہے......

معیز: (معیز اسی دوران ملیحہ اور مدیحہ سے ملتا ہے)...... السلام علیکم آپا (اُس کو گلے لگا کر)

ملیحہ: ......شکر ہے خیر خیریت سے آ گئی فلائٹ

مدیحہ: (کچھ جذباتی انداز میں) ...... بھائی جان آپ نے واقعی شکل دیکھنے کے لیے ترسا دیا ہمیں...... (معیز کی ماں دوسری طرف فرحان کو حیدر اور حرا سے ملا رہی ہیں۔)

ماں: بیٹا ان سے ملو یہ بہن بھائی ہیں تمہارے

فرحان: (کچھ اُلجھ کر حیدر اور حرا کو دیکھتے ہوئے دادی کو دیکھتا ہے۔) ...... یہ میری بہن ہے......؟ لیکن پاپا تو کہہ رہے تھے وہ بڑی ہیں۔

معیز: (اُس کے جملے پر یک دم پلٹ کر اُس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔) ...... یہ کزن ہیں تمہارے...... (فرحان اُن دونوں سے ہاتھ ملاتا ہے۔ ماں سے)

معیز: ......نور کہاں ہے؟

ماں: (تیکھے انداز) ...... گھر پر کہاں ہے ...... پتہ بھی تھا اتنے سالوں بعد باپ آ رہا ہے پر مجال ہے کوئی خوشی ہو...... کالج گئی ہوئی ہے ......جیسی ماں ویسی بیٹی ......

معیز: (اُس کے جملے پر معیز کا رنگ بدلتا ہے وہ فرحان کو دیکھتا ہے وہ بھی اُس وقت باپ ہی کو دیکھ رہا ہے معیز نظر چرا کر کہتا ہے۔) ...... کوئی بات نہیں ...... بعد میں مل لوں گا ...... (ماں سے کہتے ہوئے پھر فرحان سے کہتا ہے) ...... تم کچھ دیر آرام کر لو ......
you must be tired.

ماں: (جلدی سے) ...... ہاں ...... ہاں ...... آرام کر لو بیٹا ...... بلکہ تم بھی کچھ دیر آرام کر لو ......سامان کہاں رکھا ہے۔

حبیب: (حبیب سے پوچھتی ہے) ......وہ رکھ دیا ہے میں نے کمرے میں۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: کمرہ

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ کمرے میں اُس کے سوٹ کیس پڑے ہیں۔ وہ اندر آتے ہوئے فرحان سے کہتا ہے۔

معیز: ...... تمہیں کپڑے نکال دیتا ہوں ...... تم کپڑے change کر کے کچھ دیر کے لیے سو جاؤ......

فرحان: ...... مجھے نیند نہیں آ رہی ......

معیز: (بیگ کھولتے ہوئے) ...... Still ...... کچھ rest کرنا چاہیے تمہیں ...... بھوک لگ رہی ہے......؟

فرحان: (کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے) ......نہیں ...... یہاں رہوں گا میں ......

معیز: (مسکرا کر) ......میں بھی ......

فرحان: (کچھ حیرانی سے کچھ دیر بعد) ...... you won't stay in your wife's room?

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے) ......No......

فرحان: ...... کیوں......؟

معیز: (مدھم آواز میں بیگ سے اُس کے کپڑے نکالتے ہوئے) ...... تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں میں ......

فرحان: (کچھ دیر بعد) ...... آپ کی وائف آپ سے ملنے کیوں نہیں آئیں ......

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر یک دم فرحان کو اپنے پاس بلا کر بے حد سنجیدگی سے کہتا ہے) ......come here...... There are a few things that I can't share with you.

فرحان: ...... Why?

معیز: (سنجیدہ) ------Becasue you are too young. (اُسے کپڑے دیتے ہوئے)

معیز: ...... اس لیے مجھ سے اتنے سوال مت کرو ...... یہ تمہارے کپڑے ہیں ...... change کر لو......

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، ملازمہ

عائشہ ایک ٹرے میں پانی کی بوتل، گلاس اور چائے کا ایک کپ رکھ رہی ہے جب ملازمہ اندر داخل ہوتی ہے۔

ملازمہ: ......عائشہ بی بی......آپ نے نہیں ملنا صاحب سے......؟

عائشہ: (نظریں ملائے بغیر)......یہ چائے لے جاؤ۔

ملازمہ: ......پر وہ تو آرام کرنے چلے گئے ہیں۔

عائشہ: ......چائے چاہیے ہوگی......گھر میں آتے ہی چائے پیتے تھے......پہلے......

ملازمہ: ......تو آپ لے جائیں نا......

عائشہ: ......تم لے جاؤ مجھے کھانا پکانا ہے......
......اور پوچھ لینا کہ اور کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔

ملازمہ: (ٹرے اُٹھاتے ہوئے)......اچھا جی......

//Cut//

Scene No # 22-A

وقت: دن
جگہ: معیز کا کمرہ
کردار: معیز، فرحان، ملازمہ

معیز بیگ بند کر کے سیدھا ہوتا ہے اور اُس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑتی ہے وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آتا ہے۔ وہ مکمل طور پر خالی ہے۔ وہ کچھ دیر اُس خالی ڈریسنگ ٹیبل کو دیکھتا ہے۔ پھر وہ سر اُٹھا کر آئینے میں اپنے عکس کو دیکھتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 23

وقت: دن
جگہ: کمرہ
کردار: معیز، عائشہ

اسی ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے پر I love you کے الفاظ لپ اسٹک سے لکھے ہوئے ہیں اور معیز بڑے آرام سے بال بنا رہا ہے برش کے ساتھ (تبھی عائشہ بے حد خفگی کے ساتھ ٹشو لیے ہوئے وہ لفظ مٹانے کی کوشش کرتی ہے لیکن معیز اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روکتا ہے۔)

عائشہ: ......ہر روز میری لپ اسٹک بھی خراب کرتے ہو اور یہ آئینہ بھی......(مصنوعی سنجیدگی)

معیز: ......لپ اسٹک میں لا کر دیتا ہوں۔

عائشہ: (دو بہ دو)......ڈریسنگ ٹیبل تو میرے جہیز کا ہے نا......

معیز: (دو بہ دو)......ہے تو میرے کمرے میں نا

عائشہ: (مصنوعی سنجیدگی)......کمرہ تو میرے سسرال میں ہے

معیز: (مصنوعی سنجیدگی)......اور میں تمہارا شوہر ہوں......

عائشہ: (ناراض)......لیکن اس کا یہ مطلب ہے تم میرے ڈریسنگ ٹیبل پر ہر روز یہ اُلٹی سیدھی باتیں لکھو......

معیز: (سنجیدہ)......اُلٹی سیدھی باتیں؟......اظہارِ محبت ہے یار......

عائشہ: (بے ساختہ)......وہ زبان سے کرو......یہاں لکھنے کی کیا تک بنتی ہے......

معیز: (پیار سے)......میں چاہتا ہوں تم جتنی بار اس شیشے کے سامنے آ کر کھڑی ہو......یہ شیشہ تم سے یہی بات کہے۔ (عائشہ اُس کی بات پر بے اختیار ہنستی ہے۔ اور شیشے پر لکھے لفظوں کو دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22-B

وقت: دن
جگہ: معیز کا کمرہ
کردار: معیز، ملازمہ، فرحان

دروازے پر دستک کی آواز پر معیز یک دم چونکتا ہے اور شیشے کو دیکھتا ہے۔ وہاں اب کچھ نہیں لکھا ہوا۔ اُس کے عقب میں ملازمہ چائے اور پانی ٹرے میں لیے اندر داخل ہو رہی ہے۔ وہ پلٹتا ہے۔ ملازمہ صوفے کے سامنے پڑی تپائی پر وہ ٹیبل رکھ دیتی ہے اور کھڑی ہو کر معیز سے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......عائشہ بی بی پوچھ رہی ہیں......کوئی اور چیز چاہیے؟

معیز: (کچھ دیر جیسے کچھ بول نہیں پاتا)......نہیں......(ملازمہ کمرے سے چلی جاتی ہے۔

معیز آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صوفہ کے قریب آتا ہے اور اُس چائے کے کپ پر نظر ڈالتا ہے جس سے بھاپ اُٹھ رہی ہے۔ پھر پانی کے اُس خالی گلاس اور بوتل پر جو ٹرے میں پڑا ہے۔ وہ صوفہ پر بیٹھ جاتا ہے اور گلاس میں بوتل سے کچھ پانی ڈالتا ہے پھر گلاس اُٹھا کر منہ سے لگا کر ایک سپ لیتا ہے اُس کے کانوں میں عائشہ کی آواز آ رہی ہے۔

Voice over

عائشہ: ......ہر عادت اُلٹی عادت ہے تمہاری معیز......چائے پیئو یا پانی پیئو......یہ دونوں

اکٹھے پینے کی کیا تُک ہے......

معیز: ......بے تکا آدمی ہوں اس لیے ہر عادت بے تکی ہے......تم برداشت کرو۔ (وہ پانی کا گلاس رکھ دیتا ہے۔ پھر چائے کا کپ اُٹھاتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں بے حد عجیب سا تاثر ہے۔ وہ چائے کا کپ اُٹھا کر چائے کا ایک گھونٹ لیتا ہے۔ پھر جیسے اُس چائے کا ذائقہ محسوس کرتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی لہراتی ہے۔ تبھی باتھ روم کا دروازہ کھول کر فرحان باہر آتا ہے۔ معیز یک دم جیسے خود پر قابو پاتا ہے اور چائے کا کپ نیچے رکھ دیتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، ملازمہ

ملازمہ کچن میں آتی ہے تو کھانا پکاتی ہوئی عائشہ اُس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......کسی چیز کی ضرورت ہے اُنہیں......؟

ملازمہ: ......نہیں......میں نے پوچھا تھا ان سے......پر اُن کو کچھ نہیں چاہیے......

عائشہ: ......چائے پی......؟

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان

معیز آخری سپ لیتے ہوئے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ دیتا ہے اور نظر اُٹھا کر فرحان کو دیکھتا ہے جو بستر پر آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا ہے۔ پھر وہ دوبارہ کپ کو دیکھتا ہے۔

///Intercut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز

معیز اپنے چہرے پر یکے بعد دیگرے پانی کے چھینٹے مار رہا ہے یوں جیسے وہ خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پھر یک دم جیسے وہ ہمت ہارنے والے انداز میں چند لمحوں کے لیے رُک جاتا ہے اور گیلے چہرے کے ساتھ آئینے میں اپنا عکس دیکھتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، مدیحہ، ملیحہ، حسیب، فرح، حیدر، حرا، ماں، فرحان

سب لوگ بیٹھے دوپہر کا کھانا کھا رہے ہیں۔ ماں اور مدیحہ، ملیحہ بار بار معیز اور فرحان کو مختلف ڈشز دے رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ باتیں بھی ہو رہی ہیں۔

ماں: ......بیٹا یہ کباب لو......تمہیں کتنے پسند تھے......میں نے آج خاص طور پر تمہارے لیے بنوائے ہیں......اور یہ فرحان کو بھی دو نا......

معیز: (روکتا ہے)......امی یہ spicy کھانے نہیں کھا سکتا ابھی......اسے عادت نہیں ہے......

فرح: (مسکراتے ہوئے)......عادت ڈال دیں گے اسے......جب یہاں سے جائے گا تو انگلینڈ کا کھانا پسند نہیں آئے گا اسے......

ملیحہ: (مسکرا کر)......اور کیا......ہمارا بھتیجا ہے تو ہمارے کھانے تو پسند ہونے چاہییں اسے......

معیز: (ماں سے)......نورا ابھی کالج سے نہیں آئی۔

ماں: ......کالج سے اکیڈمی جاتی ہے اور پھر وہاں سے گھر آتی ہے تین ساڑھے تین بجے......(فرحان غور سے بات سن رہا ہے)......ہر کام اپنی مرضی سے کرتی ہے......مجال ہے کسی کی سن لے......مان لے......ایسی خودسر ہے کہ بس......(بے زاری سے)

ملیحہ: (سنجیدہ)......بس اب تم ہفتے دو ہفتے میں شادی کی تاریخ طے کرو تو اس کے یہ سارے چکر ختم ہوں اور گھرداری سنبھالے کیا کرنا ہے پڑھ کے اس نے......(سنجیدہ)

فرحان: ......education تو اچھی ہوتی ہے......(یک دم کہتا ہے سب اُس کی بات پر کچھ دیر بول نہیں پاتے۔)

ملیحہ: (یک دم چہکارتے ہوئے)......ہاں ہاں بیٹا......بالکل اچھی ہوتی ہے......لڑکوں کو خوب دل لگا کر پڑھنا چاہیے......

فرحان: (بے ساختہ)......اور لڑکیوں کو بھی......

ماں: (پیار سے)...... بیٹا یہ پاکستان ہے انگلینڈ تھوڑی ہے...... یہاں لڑکیوں نے پڑھ لکھ کے بھی گھر بیٹھنا ہوتا ہے گھر چلانا ہوتا ہے......

فرحان: (سنجیدہ)......کیوں......؟...... یہ ضروری تو نہیں......

ملیحہ: (یک دم بات بدلنے کی کوشش)...... بیٹا یہ چاول لو تم......

فرحان: (سنجیدہ)thank you مجھے بس اتنے ہی کھاتے ہیں......

ماں: (یک دم معیز سے)......تم نے فرحان کو کوئی اسلام یا قرآن کی تعلیم بھی دی ہے یا نہیں......

معیز: (بیٹے کو دیکھ کر)......قرآن ختم کیا ہے اُس نے اسلامک سکول سے......

ملیحہ: (معیز سے)......ظفر بھی ملنے آنا چاہتا تھا......رات کو آئے گا۔(معیز کے چہرے پر یک دم جیسے ایک رنگ آ کر گزرتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: ماں، ملیحہ، مدیحہ، نور

معیز کی ماں ملیحہ اور مدیحہ کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی لاؤنج میں بیٹھی ہے۔ جب کالج یونیفارم میں نور اندر داخل ہوتے ہوئے سلام کرتی ہے۔

نور: ......السلام علیکم...... (جواب دینے کی بجائے کچھ ڈانٹنے والے انداز میں)

ماں: ......تم کالج کیوں گئی تھیں آج......؟ تمہیں پتہ نہیں تھا باپ آ رہا ہے آج......

نور: (تلخی سے)...... 14 سال بعد میرے باپ کی واپسی پر کالجز میں چھٹی تو ہونی چاہیے تھی......لیکن بدقسمتی سے حکومت نے چھٹی نہیں دی...... پانچ منٹ کی ملاقات کے لیے میں پورا دن ضائع نہیں کر سکتی تھی......

ماں: (غصے سے)......زبان کیسے چلتی ہے تمہاری...... مجال ہے کوئی چھوٹے بڑے کی تمیز ہو......

نور: (لڑنے والا انداز)......نہیں مجھے تمیز نہیں ہے اب آپ کا بیٹا آ گیا ہے تو اُن سے سیکھ لوں گی

ماں: (کہتے ہوئے جاتی ہے)...... میں اسی لیے کہتی تھی دو سال پہلے ہو جانی چاہیے تھی اس کی شادی...... ہاتھ سے نکل گئی ہے یہ لڑکی......

ملیحہ: (طنزیہ)......آپ فکر نہ کریں...... سیدھا کر دوں گی میں اسے...... ذرا شادی ہو جانے دیں......

مدیحہ: (طنزیہ)......سارا قصور آپ کا ہے امی......آپ کو کہا بھی تھا کالج مت بھیجیں اسے ......لیکن آپ نے کالج میں ایڈمیشن کرا دیا اُس کا......

ماں: (غصے میں)...... میں نے کرایا......؟معیز نے کہا تھا مجھ سے......

ملیحہ: (بے ساختہ)......آپ کو بتانی چاہیے تھیں اس کی حرکتیں اُسے......

ماں: (بے ساختہ)......تمہارا کیا خیال ہے میں نے نہیں بتائی ہوں گی...... پر اُس نے کہا کہ تعلیم ضروری ہے...... تعلیم سے عقل آ جائے گی......اب کروں گی نا اُس سے بات اس کی...... بے لحاظ نہ ہو تو......

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، عائشہ

نور بے حد غصے کے عالم میں اپنے کمرے میں آتی ہے اور اپنا بیگ تقریباً پھینکنے والے انداز میں رکھ کر بیٹھ کر اپنے جوتے اُتار رہی ہے جب عائشہ اندر آتی ہے۔ نور اُسے اندر آتے دیکھتے ہی بے حد جھنجھلاہٹ کے عالم میں کہتی ہے۔

نور: For God's sake اب مجھے یہ مت کہیے گا کہ جا کر باپ سے ملوں......

عائشہ: (مدھم آواز میں)...... میں کھانے کا پوچھنے آئی تھی۔

نور: (کچھ نادم ہو کر کہتی ہے)...... بھوک نہیں ہے مجھے...... (دوبارہ جوتے اُتارنے لگتی ہے۔ عائشہ اُسے کھڑی دیکھتی رہتی ہے۔ نور اُس کی نظریں محسوس کر رہی ہے اور مزید irritate ہو رہی ہے۔ لیکن اپنے کام میں مصروف رہتی ہے۔ ایک لمبی خاموشی کے بعد عائشہ کہتی ہے۔

عائشہ: ......تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے وہ......

نور: (طنزیہ انداز)...... بڑی مہربانی ہے اُن کی...... نہ بھی پوچھتے تو میں کیا کر لیتی......

اور آپ جا کر اپنا کام کریں...... اور تسلی رکھیں...... میرا منہ سر لپیٹ کر پڑے رہنے کا کوئی ارادہ نہیں...... میں ملوں گی اُن سے...... مجھے تو ملنا ہی ہے اُن سے...... (دو ٹوک انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہہ کر واش روم میں چلی جاتی ہے۔ عائشہ کھڑی دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30-A

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: نور، معیز کی ماں

نور معیز کے بیڈروم کی طرف جا رہی ہے جب دروازے کے باہر معیز کی ماں اُسے روکتی ہے۔

ماں: ......کہاں جا رہی ہو؟

نور: ......کہاں جا سکتی ہوں......؟ اگر یہاں آئی ہوں تو یہیں جاؤں گی نا

ماں: ......سو رہا ہوگا وہ اس وقت تھکا ہوا...... سارا دن تمہیں باپ کا خیال آیا نہیں اور اب یاد آ گیا باپ تمہیں۔

// InterCut //

Scene No # 31

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

معیز اندر کمرے میں اُن کی آوازیں سنتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 30-B

وقت: دن

جگہ: کوریڈور

کردار: نور، معیز، ماں

نور اور دادی باہر کھڑی ہیں جہاں معیز باہر نکل آتا ہے اور کہتا ہے۔

معیز: میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔

دادی: اس کے شور سے آنکھ کھل گئی ہوگی میں منع کر رہی تھی اسے

معیز: ......نہیں کچھ نہیں ہوا۔ آؤ اندر۔

//Cut//

Scene No # 32

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، نور، ماں فرحان

معیز کے پیچھے کمرے میں نور اور ماں بھی آ جاتی ہیں۔ نور ماں کے وہاں آنے پر کچھ اُلجھی ہوئی ہے لیکن کچھ کہتی نہیں۔ معیز بھی ماں کے اندر آنے پر کچھ uncomfortable ہے۔ نور اور ماں دونوں بیٹھ جاتی ہیں۔ معیز کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جیسے بات سٹارٹ کرتا ہے۔ جبکہ نور بستر پر سوئے ہوئے فرحان کو گھور رہی ہے۔

معیز: ......بہت بڑی ہو گئی ہو تم......

نور: ......چودہ سال میں کوئی بھی بڑا ہو جاتا......

معیز: ......ہاں...... (معیز کو جیسے سمجھ نہیں آ رہا کہ اُس سے کیا بات کرے پھر یک دم کہتا ہے۔)

معیز: ......یہ فرحان ہے......

نور: (بات کاٹ کر سنجیدہ)...... آپ کا بیٹا...... جانتی ہوں......

معیز: (مدھم آواز میں)...... تمہارا بھائی بھی ہے۔

نور: (دو ٹوک انداز)...... میرا بھائی نہیں ہے یہ......

ماں: (ناراض ہو کر)...... کیوں بھائی نہیں ہے؟ تمہارے باپ کی اولاد ہے وہ......

معیز: ......رہنے دیں امی...... (ٹوکتا ہے)

نور: ......مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے......

معیز: ......کیا......؟

نور: (چونک کر)...... آپ اگر میری شادی کے لیے آئے ہیں تو وقت ضائع کریں گے مجھے شادی نہیں کرنی۔ (وہ ایک لمحہ میں کہتی ہے اور کہہ کر کمرے سے نکل جاتی ہے معیز اور اُس کی ماں دونوں ہکا بکا بیٹھے رہ جاتے ہیں۔

// Freeze //

قسط نمبر 3

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، ماں، فرحان

ماں اب غصے سے معیز سے کہہ رہی ہے۔

ماں: ......تم نے دیکھا کس طرح بات کرتی ہے یہ......؟ یہ ساری ماں کی پڑھائی ہوئی پٹیاں ہیں...... اس لیے تمہیں کہتی تھی جتنی جلدی ہو اس کے فرض سے فارغ ہو جاؤ دیکھا کس طرح منہ پر انکار کر کے گئی ہے......

معیز: ......آپ نے شادی کے بارے میں اُس سے پوچھا نہیں تھا......؟ (بے حد سنجیدہ)

ماں: ......کیا پوچھتے اُس سے......؟ ہم ہیں نا اُس کے اچھے بُرے کا فیصلہ کرنے والے اور گھر کے لڑکے سے بیاہ رہے ہیں اُسے......

معیز: ......پھر بھی...... شاید اُسے کوئی اور پسند ہو......

ماں: (یک دم مشتعل ہو کر)...... کسی اور کا تو نام بھی مت لینا...... اُس کی ماں نے کیا گل کھلائے تھے تمہیں یاد ہے نا...... (معیز کے چہرے کا رنگ اس جملے پر تبدیل ہوتا ہے۔)...... یہ بھی اُسی ماں کی بیٹی ہے...... دو جوتے مار کر نکاح پڑھا دینا...... تم باپ ہو اُس کے...... اُس کی زندگی کا ہر فیصلہ کرنے کا حق ہے تمہیں...... (معیز چپ چاپ بیٹھا ہوا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: عائشہ، نور

عائشہ نور سے کہہ رہی ہے کچھ پریشان انداز میں۔

عائشہ: ...... کیا ضرورت تھی تمہیں یہ سب کچھ کہنے کی......؟

نور: (تلخی سے)...... ضرورت تھی یہ سب کچھ کہنے کی...... یہ سب کچھ نہ کہتی اور شادی کا پھندہ لے کر خودکشی کر لیتی......

عائشہ: (سنجیدہ)...... خودکشی کیوں......؟ ہارون اچھا لڑکا ہے۔

نور: (بے ساختہ)...... ہوگا...... لیکن مجھے شادی نہیں کرنی......

عائشہ: (بے ساختہ)...... کیوں......؟

نور: (تلخی سے)...... آپ یہ سوال پوچھ سکتی ہیں مجھ سے......؟ آپ کو کیا ملا ہے شادی کر کے جس سے آپ مجھے محروم رکھنا نہیں چاہتیں۔

عائشہ: (بے حد مدھم آواز میں نظریں چرا کر)...... میں خوش ہوں......

نور: (طنزیہ)...... اگر آپ خوش ہیں تو مجھے ایسی خوشی نہیں چاہیے......

عائشہ: (تھکے ہوئے انداز میں)...... تم اپنا مقابلہ مجھ سے مت کرو نور...... میں نے زندگی میں جو غلطیاں کی ہیں اُن کی سزا ملی ہے مجھے......

نور: (رنج سے)...... اور میں نہیں چاہتی کہ ایسے کسی relationship میں بندھ کر میں بھی ایسی ہی کسی غلطی کی سزا کاٹوں...... مجھے زندگی میں اگر کبھی شادی کرنی ہوگی تو میں اپنی مرضی سے کروں گی اور اپنے باپ کے خاندان میں نہیں کروں گی۔

ماں: (اس سے پہلے کہ عائشہ کچھ کہے باہر سے معیز کی ماں کی آواز آنے لگتی ہے۔)...... عائشہ...... عائشہ......

نور: ...... جائیے...... کورٹ میں پیشی ہے آپ کی...... (بے حد تلخی اور طنزیہ انداز میں)
(عائشہ کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ نور کھڑی اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: عائشہ، ماں، ملیحہ

عائشہ کھڑی ساس کی باتیں سن رہی ہے۔ وہ اور ملیحہ بے حد غصے میں نظر آ رہی ہیں۔

ماں: ......تمہاری بیٹی کی جرأت کیسے ہوئی کہ وہ اس رشتہ سے انکار کرے......

ملیحہ: ......دو سال سے رشتے کی بات چل رہی ہے...... اُس نے ایک بار انکار نہیں کیا...... اب باپ آیا ہے تو منہ میں زبان آ گئی ہے اُس کی......

ماں: ...... زبان نہیں آئی یہ کسی کی پڑھائی ہوئی پٹی ہے ......

عائشہ: ...... میں اُسے سمجھاؤں گی وہ ......

ماں: ...... تو اُسے سمجھا نہ صرف بتا دے کہ جو چاہے کر لے شادی اُس کی ہارون کے ساتھ ہی ہونی ہے۔

ملیحہ: (تلخ انداز میں) ......اور باپ کے سامنے زبان بند رکھنے کی عادت ڈالو اُسے ...... تم جس طرح اُس کے دل سے اُتری ہو بیٹی کو بھی اُسی طرح اُتار دو گی ...... (عائشہ رنج سے اُن کا منہ دیکھتی رہتی ہے)

ماں: (تیز آواز) ......اور اپنی ماں بھائی سے کیا کہا ہے تو نے کہ معیز کے ساتھ بھیجیں تجھے ......اُس کے ساتھ صلح صفائی کرائیں......؟

عائشہ: (مدھم آواز) ......نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔

ماں: (طنزیہ کاٹ دار انداز) ......تو پھر اُن دونوں کو دورہ کیوں پڑا ہے......؟ کان کھول کر سن لو تم ......اور اپنی ماں اور بھائی سے بھی کہہ دینا ...... میرے بیٹے نے تمہیں گھر رکھا ہوا ہے ...... یہ بڑا کافی ہے ...... اس سے زیادہ قربانی نہیں مانگ سکتی میں اُس سے (طنزیہ کاٹ دار انداز)

...... جہاں اُس کا دل چاہے گا وہ شادی کرے گا ...... اور جس سے شادی کرے گا اُسے ہی ساتھ لے کر جائے گا ...... تجھ سے اگر یہ سب برداشت نہیں ہوتا تو چلی جا اپنی ماں کے گھر (عائشہ چپ پتھر کے مجسمے کی طرح اُن کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز، فرحان

معیز چپ چاپ صوفے پر بیٹھا جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔ تبھی وہ فرحان کی آواز پر چونکتا ہے۔

فرحان: ...... Why don't you take some rest?

معیز: (مسکرا کر) ......تم اُٹھ گئے؟

فرحان: ...... ہاں ......

معیز: (گہرا سانس لے کر) ......میں ٹھیک ہوں I am not jet lagged ......تم اگر باہر جا کر دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہو تو کھیلو......

فرحان: (کچھ دیر بعد) ......میں نور سے ملنا چاہتا ہوں......

معیز: (نظریں چرا کر) ......نور ابھی کالج سے آئی ہے ...... تھکی ہوئی ہوگی ...... آرام کر رہی ہوگی ...... رات کو کھانے پر مل لینا تم اُس سے......

فرحان: (بے حد سنجیدہ) ......Did you meet her?

معیز: (مدھم آواز میں لیٹے لیٹے) ......ہاں......

فرحان: ......She must be very happy to see you.

معیز: (کچھ بول نہیں پاتا پھر بات بدلتا ہے) ......آؤ تمہیں گھر دکھاتا ہوں......

فرحان: (اُٹھتے ہوئے) ......اوکے۔

//Cut//

Scene No # 5-A

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور

نور کھڑکی کے سامنے کھڑی بے حد ڈسٹربڈ انداز میں باہر دیکھ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: معیز، فرحان، حیدر، حرا

فرحان لان میں حیدر اور حرا کے ساتھ فٹ بال کھیل رہا ہے۔ جبکہ معیز کچھ فاصلے پر کھڑا مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 5-B

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، عائشہ

نور کھڑکی کے سامنے کھڑی سلگتی ہوئی فرحان کو دیکھ رہی ہے۔ جب عائشہ اندر آتی ہے۔ اُس کے ہاتھوں میں نور کا استری شدہ یونیفارم ایک ہینگر پر لٹکا ہوا ہے۔ وہ اندر آ کر اُسے وارڈ روب میں لٹکانے لگتی ہے۔ نور تب بڑبڑاتی ہے بے حد تلخی سے۔

نور: ......اپنے شوہر کا بیٹا دیکھا ہے آپ نے؟

عائشہ: ......نہیں......

نور: (تلخی سے)......تو دیکھ لیں......اپنے شوہر کی فیورٹ اولاد......

عائشہ: (رنج سے)......کیوں اس طرح کی باتیں کرتی رہتی ہو......تم سے بھی بہت محبت کرتے ہیں وہ......

نور: (عجیب سا رنج ہے اُس کی آواز میں)......محبت اسے کہتے ہیں جو اس وقت میرے باپ کے چہرے پر اپنے بیٹے کو کھیلتے دیکھ کر نظر آ رہی ہے......(عجیب سا رنج ہے اُس کی آواز میں)

عائشہ: ......اُس کی ماں نہیں ہے......اس لیے اُسے زیادہ توجہ دے رہے ہیں......

نور: ......میری ماں ہے کیا؟ (عائشہ اُس کے جملے پر جیسے فریز ہو جاتی ہے۔ نور کھڑکی سے باہر سے نظریں ہٹا کر اُسے دیکھتی ہے۔ دونوں کی نظریں ملتی ہیں پھر عائشہ یک دم کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ

عائشہ سنک کے سامنے کھڑی اپنے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار رہی ہے۔ یوں جیسے خود پر قابو پا رہی ہو۔ پھر وہ دوپٹے کے پلو سے اپنا چہرہ صاف کرتی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: معیز، فرحان، حیدر، حرا

معیز فرحان کے کسی گول پر تالیاں بجا رہا ہے۔ تبھی فرحان بھاگتا ہوا باپ کے پاس آتا ہے۔

فرحان: I need some water.

معیز: (حیدر سے کہتا ہے۔)......حیدر فرحان کو کچن میں لے جاؤ اور پانی پلا دو......

حیدر: (فرحان سے کہتا ہے)......او کے انکل......آؤ فرحان......

معیز: (عقب سے آواز دیتا ہے)......منرل واٹر ہی پینا......

فرحان: (پیچھے مڑ کر باپ سے کہتا ہے)......Don't worry

معیز: ......میں دادی کے کمرے میں جا رہا ہوں۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان، حیدر

عائشہ سنک کے سامنے کھڑی ہے جب حیدر فرحان کے ساتھ اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ آواز پر پلٹتی ہے۔ اور فرحان کو دیکھ کر ساکت ہوتی ہے۔ وہ اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

فرحان: ......السلام علیکم ......(وہ اُس کے سلام پر جیسے کچھ شاکڈ ہو کر کچھ دیر بعد جواب دیتی ہے۔)

عائشہ: ......وعلیکم السلام ......(حیدر تب تک فریج سے پانی کی بوتل نکال لیتا ہے۔ عائشہ یک دم جیسے ہوش میں آتے ہوئے ایک گلاس نکالتی ہے اور حیدر سے بوتل لے کر اُس میں پانی ڈالتی ہے۔

حیدر: ......فرحان نے پینا ہے۔ (عائشہ گلاس فرحان کی طرف بڑھا دیتی ہے۔ وہ گلاس لیتے ہوئے کہتا ہے۔)

فرحان: ......جزاک اللہ ......(وہ اُس کے ان دو لفظوں پر ایک بار پھر چند لمحوں کے لیے فریز ہوتی ہے۔ وہ ایک لمحہ میں گلاس خالی کر کے پھر حیدر کے ساتھ باہر چلا جاتا ہے۔ عائشہ اُسی طرح پانی کی بوتل ہاتھ میں لیے بڑبڑاتی ہے۔

عائشہ: ......جزاک اللہ......؟

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: ماں، معیز، فرحان

معیز ماں کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ ماں قدرے بے چین انداز میں معیز کو غور سے دیکھ کر کہتی ہے۔

ماں: ......بہت بدل گیا ہے تو......

معیز: (مدھم آواز)......اچھا......؟ پتہ نہیں...... عمر کے ساتھ ساتھ انسان بدل جاتا ہے۔

ماں: (سنجیدہ)......تو تو عمر سے پہلے ہی بدل گیا ہے...... اتنا چپ تو نہیں تھا تو......

معیز: (مسکرا کر)......اب ہو گیا ہوں...... باتوں کے لیے موضوع نہیں رہے میرے پاس...... باہر ویسے بھی کام کی وجہ سے انسان اتنا مصروف رہتا ہے کہ خاموش رہنا سیکھ جاتا ہے......

ماں: (رنج سے)...... بیوی اچھی ہوتی تو بھی...... اُس نے بھی بڑا دُکھ دیا تجھے......

معیز: (بات کاٹ کر)...... اب مر گئی ہے وہ...... سارے گلے ختم ہو گئے ہیں اُس کے ساتھ ہی مجھے......

ماں: (بے ساختہ)......نور کی شادی سے فارغ ہوتے ہی میں نے کسی اچھی سی لڑکی سے تیری شادی کرا دینی ہے...... تو دیکھنا اس بار میں......

معیز: (خفگی سے بات کاٹ کر)...... کیسی باتیں کرتی ہیں آپ......؟ اب عمر نہیں ہے شادی کی میری......

ماں: (کچھ خفا)...... کیوں......؟ کہاں سے بوڑھا ہو گیا ہے تو......؟ (سنجیدہ)

معیز: ......دو بچوں کا باپ ہوں...... بیٹی کی شادی کرنے والا ہوں...... بیٹا بڑا ہو رہا ہے......اور پھر شادی کی اب کوئی خواہش نہیں ہے مجھے...... یہ پھل میرے لیے کڑوا ہے۔

ماں: ......جانتی ہوں میں......اسی لیے تو......

معیز: (بات کاٹ کر دوٹوک انداز میں)......بس امی اس بارے میں بات مت کیجیے گا...... میں اس لیے پاکستان نہیں آیا...... ایک بار نہیں دو بار شادی کر چکا ہوں میں...... اب تیسری بار نہیں کروں گا...... آپ نور ہی کی فکر کریں۔

ماں: (ناراض)......نور کی کیا فکر کروں...... تو نے دیکھ ہی لیا ہے اُسے اور اُس کی زبان کو...... کس طرح تمہاری بیٹی کو پالا اور برداشت کیا ہے یہ میں ہی جانتی ہوں...... پر سارا رنگ ڈھنگ ماں ہی کا لے کر آئی ہے پھر......

معیز: (مدھم آواز)...... کم عمر ہے ابھی...... سمجھ جائے گی......

ماں: (ناراض)...... کیسی کم عمری......؟ شادی ہو رہی ہے اُس کی...... کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہے وہ......

معیز: ......میں سمجھاؤں گا اُسے......

ماں: (بے ساختہ)...... تیرے سمجھانے سے ہی سمجھے گی وہ...... تیری سختی ضروری ہے...... باپ کو بھی باپ نہیں سمجھا اُس نے...... کس طرح زبان چلا کر گئی تیرے سامنے......

معیز: ......میرا بھی قصور ہے امی...... اتنے سالوں بعد آیا ہوں یہاں...... ابھی وہ......

معیز: (تبھی فرحان اندر کمرے میں آ جاتا ہے معیز بات کرتے کرتے چپ ہو جاتا ہے۔)...... پانی پی لیا......؟

فرحان: (پاس بیٹھتے ہوئے)...... ہاں...... کچن میں ایک عورت نے دیا۔

ماں: (ناراض ہو کر)......لو کچن میں کیوں جانا پڑا...... عائشہ نے کمرے میں کیوں نہیں رکھوایا پانی...... میں ابھی پوچھتی ہوں اُس سے......

معیز: (روکتا ہے)...... کمرے میں تھا پانی...... یہ باہر کھیل رہا تھا اس لیے کچن میں پانی پینے چلا گیا......

ماں: (روکتا ہے)......تو وہاں باہر لان میں ہی منگوا لیتا پانی...... بچے کو خواہ مخواہ اندر آنا پڑا۔

فرحان: (بے ساختہ) That's ok with me. ----- That doesn't make any difference.

ماں: (معیز سے مسکرا کر)...... کیا کہہ رہا ہے یہ......؟

معیز: ......وہ کہہ رہا ہے کوئی بات نہیں

فرحان: (باپ سے)...... آپ مجھے باہر لے کر جائیں...... sea-side پر...... حیدر بتا رہا تھا یہاں sea ہے

معیز: (بے ساختہ)...... آج نہیں...... ایک دو دن میں چلیں گے۔ آج تم دادی کے پاس بیٹھو...... باتیں کرو اُن سے......

دادی: (فرحان کو اپنے بستر پر بلاتے ہوئے)...... ہاں...... ہاں بیٹا...... یہاں آؤ......

میرے پاس......(وہ باپ کو دیکھ کر کچھ جھجکتے ہوئے جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11-A

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، ملازمہ

عائشہ کوکنگ رینج کے سامنے کھڑی کچھ پکا رہی ہے۔ جب ملازمہ کچھ برتن ٹرے میں لیے اندر داخل ہوتی ہے اور ٹرے ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔ عائشہ اس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......سلاد کے لیے سبزیاں کاٹ دو......

ملازمہ: ......اچھا......(کہہ کر ایک پلیٹ میں کچھ سبزیاں رکھنے لگتی ہے پھر کچھ دیر بعد اچانک عائشہ سے کہتی ہے۔)

ملازمہ: ......صاحب اچھا ہے ویسے......(عائشہ برتن میں چمچ چلاتے چلاتے چند لمحوں کے لیے رُکتی ہے پھر چمچ چلانے لگتی ہے۔)

ملازمہ: ......آپ کی طرح لگتی ہے مجھے عادت......

عائشہ: (چند لمحوں بعد کچھ خیال آنے پر)......میری طرح کیسی؟

ملازمہ: ......آپ کی طرح کم بولتے ہیں...... ہمیشہ سے ایسی ہی عادت تھی اُن کی......؟

(عائشہ چند لمحے کے لیے جیسے کسی خیال میں کھوتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: ساحلِ سمندر

کردار: عائشہ، معیز

دونوں ساحلِ سمندر پر پاپ کارن کھاتے ہوئے چل رہے ہیں۔ معیز اور وہ ساتھ ساتھ باتیں کر رہے ہیں اور ہنس رہے ہیں۔

عائشہ: (عائشہ معیز سے)......اُف کتنی باتیں کرتے ہو......عورتوں کو مات کر دیا ہے تم نے......

معیز: (مسکراتے ہوئے)......چلو کسی مقابلے میں تو عورتوں کی ہار مانی تم نے......

عائشہ: (بے ساختہ)......عورتوں کی مانی ہے اپنی نہیں مانی......

معیز: (بے ساختہ)......ہاں تم تو زیادہ ہی بولتی ہو مجھ سے......

عائشہ: (بے ساختہ)......ہاں پر تمہاری طرح جھوٹ نہیں بولتی۔

معیز: (ناراض ہو کر)......کون سا جھوٹ بولا ہے میں نے......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......کون کون سا گنواؤں......؟

معیز: (بے ساختہ)......الزام مت لگاؤ مجھ پر......

عائشہ: (بے ساختہ)......سچ کہہ رہی ہوں

معیز: (بے ساختہ)......اپنے شوہر کو جھوٹا کہہ رہی ہو......دوزخ میں جاؤ گی۔

عائشہ: (مزے سے)......اچھا ہے...... جنت میں جاؤں گی تو تمہیں کیسے ملوں گی......
(مزے سے)(معیز اُس کی بات پر ہنس پڑتا ہے۔ وہ بھی ہنس پڑتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11-B

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: ملازمہ، عائشہ

عائشہ حال میں واپس آتی ہے اُس کی آنکھوں میں کچھ نمی ہے۔ ملازمہ یک دم اُس سے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......یہ سلاد بنا دیا ہے میں نے......فریج میں رکھ دوں......؟

عائشہ: ......ہاں......جا کر کھانے کے برتن لگانا شروع کرو اور امی سے پوچھو کہ کھانا لگا دیں۔

//Cut//

Scene No # 13-A

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، ماں، فرحان، ملیحہ، مدیحہ، حسیب، فرح، ملازمہ

سب لوگ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھانے والے ہیں۔ ملازمہ ایک ڈش ٹیبل پر رکھ رہی ہے جب فرحان معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......نور نہیں آئے گی کھانا کھانے کے لیے؟

معیز: (کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی چھاتی ہے پھر معیز ملازمہ سے کہتا ہے۔) ......ذرا نور کو بھیجیں......

ملازمہ: (بے حد حیرانی سے کہتے ہوئے جاتی ہے)......نور باجی کو......؟ اچھا......

ماں: (کچھ بے زاری سے)......اپنی مرضی سے کھاتی ہے وہ کھانا......اپنی مرضی سے سوتی جاگتی ہے......اُس کو کوئی سمجھا تھوڑی سکتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، نور، ملازمہ

نور ٹیبل پر بیٹھی کچن میں کھانا کھا رہی ہے۔ عائشہ کچن کا کام نپٹا رہی ہے۔ جب ملازمہ کچھ ایکسائیٹڈ انداز میں اندر آ کر نور سے کہتی ہے۔

ملازمہ: ......صاحب کھانے پر بلا رہے ہیں......؟

نور: ......کسے......؟ (چونک کر......عائشہ بھی چونکتی ہے۔)

ملازمہ: ......آپ کو جی......

نور: ......کیوں......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......اتنے سوال جواب کیوں کر رہی ہو نور......پاپا بلا رہے ہیں تو جاؤ......

نور: (بے ساختہ)......نہیں جا سکتی......اُن سے کہہ دینا......میں نے کھا لیا ہے کھانا......

عائشہ: (کچھ کہنا چاہتی ہے۔)......نور......

نور: (ملازمہ سے کہتی ہے)......جاؤ تم......(ملازمہ چلی جاتی ہے نور اسی طرح کھانا کھاتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13-B

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، ماں، مدیحہ، ملیحہ، فرحان، ملازمہ، حسیب

سب بیٹھے ہوئے ہیں جب ملازمہ آتی ہے اور کہتی ہے۔

ملازمہ: ......وہ نور باجی کہہ رہی ہیں......میں نے نہیں آنا......میں وہیں کھانا کھاؤں گی جہاں روز کھاتی ہوں۔ (معیز کے چہرے کا رنگ کچھ بدلتا ہے۔ وہ اور فرحان دونوں ایک لمحہ کے لیے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ ماں کچھ خفگی کے عالم میں ملازمہ سے کہتی ہے۔)

ماں: ......اچھا ٹھیک ہے......کھائے جہاں کھاتی ہے......جاؤ تم......دیکھا میں اسی لیے نہیں بلاتی اُسے کھانے پر......یہ اس قابل ہی نہیں ہے۔

فرحان: (چند لمحوں کے بعد)......اور آپ کی بیوی وہ بھی سب کے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گی؟ (کمرے میں ایک بار پھر خاموشی ہوتی ہے۔ سب ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے ہیں پھر ماں اُس سے کہتی ہے۔)

ماں: ......اُس نے کھا لیا ہوگا......بڑے سوال کرتا ہے بیٹا تمہارا معیز......(مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ)

ملیحہ: ......یہ پاکستان ہے یہاں بچے بڑوں کی باتوں میں نہیں بولتے......

فرحان: ......oh really......That's strange. (باپ کا چہرہ دیکھ کر کندھے اُچکا کر کہتا ہے۔ بڑبڑانے والے انداز میں)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، نور

عائشہ اور نور کچن میں بیٹھی ہیں نور کھانا کھا رہی ہے۔ جبکہ عائشہ اُس سے کہہ رہی ہے۔

عائشہ: ......کیوں کر رہی ہو تم یہ سب کچھ......؟

نور: ......پتہ نہیں......(بے تاثر آواز اور چہرہ)

عائشہ: (رنج سے)......تم چاہتی ہو وہ بھی دوسروں کی طرح تمہیں ناپسند کریں......؟

نور: (طنزیہ)......وہ مجھے پسند کرتے ہیں کتنا......؟ I don't think so.

عائشہ: (مدھم آواز)......تم اولاد ہو ان کی......کیوں پسند نہیں کریں گے......؟

نور: (بے ساختہ)...... کیوں کا جواب آپ کے پاس بھی ہے...... اُن کے پاس بھی اور میرے پاس بھی......

عائشہ: (ایک لمبی خاموشی کے بعد نظریں چراتے ہوئے عائشہ کہتی ہے۔)...... میری غلطی کی سزا تم کو نہیں دے سکتے وہ

نور: (رنج اور غصے سے)...... دے رہے ہیں...... دے چکے ہیں...... چودہ سال سے صرف آپ suffer نہیں کر رہی ہیں میں بھی suffer کر رہی ہوں اور اب میری تعلیم ختم کرا کے میری شادی کرنے آئے ہیں...... تو یہ سزا نہیں ہے کیا......؟ (رنج اور غصے سے)

عائشہ: (مدھم آواز)...... ہر باپ اپنی بیٹی کی شادی کرتا ہے......

نور: (بات کاٹ کر)...... اُس کی مرضی سے...... اور ہر باپ بیٹی کی شادی سے پہلے اُسے بہت کچھ دیتا ہے...... بیٹی کی شادی باپ پر واحد فرض نہیں ہے......(وہ تلخی سے کہہ کر اُٹھ کر چلی جاتی ہے۔ عائشہ بے حد تھکے ہوئے انداز میں کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے ساتھ کمرے میں آتا ہے اور کمرے میں آتے ہی فرحان اُس سے کہتا ہے۔

فرحان: ......نور اور آپ کی وائف آپ کو پسند نہیں کرتیں......؟

معیز: (معیز اُس کے سوال پر کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر جیسے سنبھلتے ہوئے کہتا ہے۔)...... ایسا نہیں ہے......

فرحان: ......پھر آپ کو avoid کیوں کر رہے ہیں وہ......؟ you are not on good terms with them?

معیز: (لمبی خاموشی کے بعد)......We have a few problems. (لمبی خاموشی کے بعد)

فرحان: (بے ساختہ)......you and your wife?

معیز: ......ہاں......(سنجیدہ)

فرحان: ......لیکن نور......؟ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی اس لیے آپ سے ناراض ہے......؟

معیز: (بے ساختہ)......تم سے کس نے کہا......؟

فرحان: ...... میں نے اُس کی باتیں سنی تھیں جب وہ آج دوپہر کو کمرے میں آئی تھی......

معیز: (ٹالتے ہوئے)...... تم یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتے...... سو جاؤ۔

فرحان: (دوٹوک انداز) you have no rihgt to get her marrried without her consent.

معیز: (بے ساختہ)...... اُس کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کر رہا میں اُس کی......

فرحان: ......Good......

معیز: ......سو جاؤ اب......

فرحان: (بیڈ کی طرف جاتے ہوئے) Did I tell you that I don't like your mother?------

معیز: ......کیوں......؟

فرحان: (بے ساختہ) She is so rude. (بے ساختہ)

معیز: ......Show her some respect...... وہ تمہاری دادی ہیں۔

فرحان: (سنجیدہ) میں اُن کی respect کرتا ہوں...... لیکن اُن کو بھی دوسروں کی respect کرنی چاہیے...... (سنجیدہ)

معیز: ......وہ کرتی ہیں۔

فرحان: I have not seen.

معیز: ......تم یہ سب کچھ نہیں سمجھ سکتے

فرحان: ......کیونکہ میں ابھی چھوٹا ہوں...... Plz stop staying that...... میں اتنا چھوٹا نہیں ہوں۔ (بات کاٹ کر کچھ جھنجلا کر)

معیز: ......او کے......اب سو جاؤ......

فرحان: ......چاہے میرا دل نہ چاہے......

معیز: ......ہاں چاہے تمہارا دل نہ چاہے۔ (فرحان کچھ ناخوش انداز میں کچھ دیر باپ کو دیکھ کر بیڈ پر جا کر لیٹ جاتا ہے۔ معیز کچھ اَپ سیٹ انداز میں کھڑا اُسے دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: ماں، ملیحہ

دونوں بیٹھی بات کر رہی ہیں۔

ملیحہ: ......آپ نے دیکھا معیز کا حال...... مجال ہے ذرا بھی بیٹی کو کچھ کہہ رہا ہو...... اس طرح تو بگڑے گی ہی وہ...... پتہ نہیں کس کو نخرہ دکھا رہی ہے وہ

ماں: (تلخی سے)...... یہی حرکتیں کر کے اُس نے عائشہ کو سر چڑھایا تھا پھر نتیجہ دیکھ لیا...... اب بیٹی کو سر پر بٹھائے گا تو پھر وہی کچھ ہوگا۔

ملیحہ: (بے ساختہ)...... آپ تو اب بس شادی کی تاریخ کی بات کریں۔ اُس سے (بے ساختہ)

ماں: ......اتنی جلدی کیسے کروں ابھی تو لوگ آ رہے ہیں اُس کی بیوی کی تعزیت کے لیے......

ملیحہ: ......اب اس تعزیت میں کہیں مہینے نہ گزر جائیں......

ماں: (بے ساختہ) نہیں اب جس کام کے لیے آیا ہے وہ تو کرے گا ہی...... میں نے تو خود اُس سے اُس کی شادی کی بات بھی کی ہے......

ملیحہ: ......پھر......؟

ماں: ......کہاں مانتا ہے...... ناراض ہو رہا تھا۔

ملیحہ: ......آپ بھی تو ہتھیلی پر سرسوں جما رہی ہیں...... اتنی جلدی کہاں کرے گا وہ شادی......؟

ماں: ......پہلے بھی تو کر لی تھی......

ملیحہ: ......پہلے کی بات اور تھی...... غصہ تھا اُسے...... پر اب تو...... ایک میری ساس نے طوفان اُٹھا رکھا ہے کہ عائشہ کو بھیجوں اب معیز کے ساتھ......

ماں: ......صاف صاف کہنا تھا تم نے اُس سے...... کہ یہ نہیں ہو سکتا...... اُسے اپنی بیٹی کی حرکتیں یاد نہیں ہیں......

ملیحہ: (بے ساختہ) ادلے بدلے کی شادی ہے امی...... اتنا صاف صاف نہیں کہہ سکتی میں...... اوپر سے ظفر بھی منہ پھلائے بیٹھے ہیں ماں کی باتوں میں آ کر...... ملنے بھی

نہیں آ رہے معیز سے...... (بڑبڑاتے ہوئے)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: نور، فرحان

نور لان کے سامنے برآمدے کی سیڑھیوں میں چائے کا ایک کپ لیے سیل پر SMS کر رہی ہے جب فرحان کی آواز پر چونکتی ہے۔

فرحان: Hello!...... (نور اُسے دیکھتی ہے وہ مسکرا رہا ہے۔ وہ بے حد سنجیدہ ہے۔ ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے ہیں۔)

فرحان: ......آپ نور آپا ہیں......؟

نور: (نور اُسے سر سے پاؤں تک دیکھتی ہے اور ہاتھ ملائے بغیر بے حد ٹھنڈے لہجے میں کہتی ہے۔)......صرف نور......

فرحان: ......پاپا نے کہا تھا میں آپ کو آپا بھی کہا کروں

نور: ......آپا کا مطلب آتا ہے......؟ (ٹھنڈا لہجہ)

فرحان: ......elder sister......probably...... (اٹک کر سوچ کر)

نور: ......اور میں تمہاری elder sister نہیں ہوں...... تم جاؤ گے یا میں جاؤں......؟

فرحان: ......I'll leave...... (وہ کچھ بددل سا ہو کر مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ وہاں سے جاتا ہے نور ماتھے پر بل لیے اُسے جاتا دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19-A

وقت: دن

جگہ: لانڈری

کردار: عائشہ، ملازمہ

عائشہ کچھ کپڑے تہہ کر رہی ہے۔ جب ملازمہ معیز کے کپڑے لیے آتی ہے۔

ملازمہ: ......یہ معیز صاحب کے کپڑے ہیں...... استری کر دیں یہ بھی......

عائشہ: ......اُن سے پوچھو فرحان کے اور اُن کے کوئی کپڑے دھونے والے ہیں......؟

ملازمہ: اچھا...... (کپڑے دیتے ہوئے جاتی ہے عائشہ معیز کے کپڑے آئرن ٹیبل پر رکھتی ہے۔ اُس کی شرٹ استری کرنے کے لیے ٹیبل پر بچھاتی ہے۔ پھر استری ہاتھ میں لیتے لیتے رُک جاتی ہے۔ وہ معیز کی شرٹ پر ہاتھ پھیر رہی ہے بڑی محبت کے ساتھ...... اُس کی آنکھوں میں نمی نظر آ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: پرانا گھر معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ معیز کی شرٹ پریس کر رہی ہے۔ معیز پاس کھڑا اُس سے باتیں کر رہا ہے۔

معیز: ......تم سے اچھے کپڑے کوئی پریس نہیں کرتا......

عائشہ: (مسکرا کر)...... اس طرح کی تعریفیں کر کر کے تم مرد عورتوں سے کام کراتے رہتے ہو......

معیز: (بے ساختہ)...... میں جھوٹی تعریف نہیں کر رہا یار...... واقعی تم بڑے اچھے کپڑے پریس کرتی ہو......

عائشہ: (مسکرا کر)...... صرف تمہارے کپڑوں کو...... ہاتھوں سے نہیں دل سے کرتی ہوں......

معیز: (مسکرا کر)...... اور مجھے سارا دن ان کپڑوں پر تمہارے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوتا ہے...... اسی لیے تمہارے علاوہ کسی سے کپڑے پریس نہیں کرواتا میں...... (عائشہ چمکتی آنکھوں سے مسکرا کر دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19-B

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

عائشہ نم آنکھوں کے ساتھ اُن کپڑوں کو دیکھ رہی ہے پھر جیسے بے حد شکست خوردہ انداز میں استری اُٹھاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، فرحان

معیز اپنے بیڈ پر سو رہا ہے جب فرحان کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ بیڈ پر اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ کچھ دیر وہ بیٹھا رہتا ہے پھر وہ بیڈ سے اُتر کر بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے گلاس میں کچھ پانی ڈال کر پیتا ہے۔ کچھ دیر وہ وہیں کھڑا رہتا ہے پھر وہ احتیاط سے کمرے سے نکل جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

فرحان کچن کے فریج کا دروازہ کھولے کھڑا اندر دیکھ رہا ہے جب اچانک عائشہ کی آواز پر وہ بُری طرح ڈر جاتا ہے۔

عائشہ: ......کچھ چاہیے......؟

فرحان: (گہرا سانس لے کر)......Gosh......you scared me. (مسکرا کر اُس کا چہرہ غور سے دیکھتی ہے)

عائشہ: ......کسی چیز کی ضرورت ہے......؟

فرحان: ......yes--- I need something to eat...... مجھے ہمیشہ اس وقت بھوک لگتی ہے۔

عائشہ: ......کیا چیز چاہیے......؟

فرحان: ......کچھ بھی...... آئس کریم ہے......؟

عائشہ: (مسکرا کر نرمی سے)...... ہاں...... لیکن اتنی صبح صبح آئس کریم...... سینڈوچ بنا دیتی ہوں...... چیز سینڈوچ......؟

فرحان: ......اوکے...... پاپا بھی یہی بنا کر دیتے ہیں...... (عائشہ ایک لمحہ کے لیے ٹھٹکتی ہے اُس کا چہرہ دیکھتی ہے پھر بریڈ اور چیز لیے کچن ٹیبل کی طرف جاتی ہے اور سینڈوچ بنانے لگتی ہے۔ فرحان اُسے کام کرتے دیکھ رہا ہے پھر کچھ دیر بعد کہتا ہے۔)

فرحان: ......آپ صبح اتنی جلدی اُٹھتی ہیں......؟

عائشہ: ......ہاں......

فرحان: you are a maid? (کام کرتی عائشہ کے ہاتھ رُکتے ہیں وہ ایک لحظہ کے لیے فرحان کو دیکھتی ہے پھر مسکرا دیتی ہے۔)

عائشہ: ......ہاں...... (فرحان کچن میں پھرتے ہوئے اِدھر اُدھر چیزوں کو ہاتھ لگاتا دیکھ رہا ہے لاپرواہی سے۔ عائشہ اُسے اِدھر سے اُدھر جاتے ہوئے وقتاً فوقتاً اُسے دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، فرحان

معیز نیند سے جاگتا ہے اور برابر کے بیڈ پر فرحان کو دیکھتا ہے۔ فرحان وہاں نہیں ہے وہ یک دم اُٹھ کر کہنی کے بل بیٹھتا ہے۔ تبھی فرحان ایک پلیٹ میں چیز سینڈوچ اور ساتھ ایک کولڈ ڈرنک لیے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔

معیز: ......کہاں گئے تھے تم......؟ میں پریشان ہو گیا تھا۔

فرحان: ......کچن میں...... مجھے کچھ کھانا تھا...... (مزے سے)

معیز: ......سینڈوچ بنا لیا......؟ good...... (مسکرا کر کچھ حیرانی سے)

فرحان: ......نہیں...... وہاں ایک maid تھی اُس نے بنا کر دیا۔ cheese سینڈوچ...... آپ کی طرح

(بے ساختہ) I like her. (معیز اُس کے جملے پر کچھ دیر بول نہیں پاتا)......کیا دیکھ رہے ہیں......؟

معیز: (مدھم آواز)......کچھ نہیں......

فرحان: ......آپ کو چاہیے؟

معیز: ......نہیں...... (کہہ کر یک دم اُٹھ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: نور کا کمرہ

کردار: نور، معیز

نور اپنے کمرے میں سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی کچھ لکھنے میں مصروف ہے جب دروازہ بجا کر معیز اندر داخل ہوتا ہے۔ نور دروازے کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اُسی طرح کہتی ہے۔

نور: ......امی ٹیلر سے میرے کپڑے منگوا دیں......

معیز: (معیز کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہتا ہے۔)......نور......

نور: (نور جیسے کرنٹ کھا کر پلٹ کر دیکھتی ہے اور پھر یک دم کھڑی ہوتے ہوئے کہتی ہے۔)......آپ......؟ آپ یہاں......؟

معیز: (مسکراتا ہے۔)......کیوں یہاں نہیں آ سکتا میں......؟

نور: (ٹھنڈا لہجہ)......آ سکتے ہیں......آپ کا گھر ہے......کہیں بھی جا سکتے ہیں آپ......

معیز: (سنجیدہ ہو کر)......ہمیشہ طنز کیوں ہوتا ہے تمہاری باتوں میں......؟

نور: (بے ساختہ)......ہمیشہ طنز سہتی رہی ہوں اس لیے......

معیز: (موضوع بدل کر)......کچھ دیر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں......؟

نور: (سنجیدہ)......کس ٹاپک پر......؟

معیز: ......کسی ٹاپک کے بغیر بھی ہم بات کر سکتے ہیں......ہمیں ایک دوسرے سے بات چیت کے لیے topic کی ضرورت نہیں ہے۔

نور: (بے ساختہ)......لیکن ہمیں ایک دوسرے سے بات چیت کے لیے عادت کی ضرورت ضرور ہے۔......اور وہ عادت نہ مجھے ہے نہ آپ کو......

معیز: (سنجیدہ)......وہی عادت بنانا چاہتا ہوں......

نور: (بے ساختہ)......اب بہت مشکل ہے......

معیز: (سنجیدہ)......تم مجھے ناپسند کرتی ہو......؟

نور: (تلخی سے مسکرا کر)......ناپسند بڑا چھوٹا لفظ ہے...... (تلخی سے مسکرا کر)

معیز: ......تم مجھ سے نفرت کرتی ہو......؟

نور: (بے ساختہ)......ہاں......آپ سے امی سے......اپنے آپ سے......اس زندگی سے جو میں گزار رہی ہوں......ان لوگوں اور چیزوں سے جو میرے اِرد گرد ہیں......ہر چیز سے......

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)......کیوں......؟

نور: (طنزیہ)......کیوں......؟ یہ سوال پوچھنا چاہیے آپ کو مجھ سے......؟ نہیں۔ شاید یہی

سوال پوچھنا چاہیے آپ کو That shows your insensitivity and indifference towords me.(رنجیدہ ہوکر)

معیز: ایک باپ اپنی اولاد سے insensitive اور Indifferent ہوسکتا ہے......؟

نور: (بے ساختہ)......ہوسکتا ہے...... میرا باپ ہوسکتا ہے...... 14 سال سے رہا ہے۔

معیز: (بے ساختہ)......نہیں میں کبھی تم سے insensitive اور indifferent نہیں رہا میں نے 14 سال میں دنیا کی ہر آسائش تمہیں دی ہے تمہاری ہر خواہش پوری کی ہے......

نور: (بات کاٹ کر)......آسائش اور خواہش......؟ اس گھر کے ایک کمرے کی چھت کو آپ آسائش کہتے ہیں......؟ خواہش؟ 14 سال میں کبھی آپ نے پوچھا میری خواہشات کیا ہیں......؟ میں آپ کی انگلی پکڑ کر اپنا پہلا قدم اُٹھانا چاہتی تھی......

نور: (اس کی آنکھوں میں آنسو آرہے ہیں)...... میں آپ کے ساتھ پہلی بار سکول جانا چاہتی تھی...... جیسے آپ اپنے بیٹے کو لے کر گئے ہوں گے...... میں بھی دُنیا کی ہر شے کو اپنے باپ کی انگلی پکڑ کر کھوجنا چاہتی تھی...... مجھے رشتے کے نام پر کاغذ کے چند ٹکڑوں کی ضرورت نہیں تھی جس کے عوض میری ماں پچھلے 18 سال سے دن رات مشقت کر رہی ہے......

معیز: (بے حد رنج سے)......اور میں...... میں نے مشقت نہیں کاٹی...... میں خوش ہوں کہ میں 14 سال نہیں آسکا......؟

نور: (رنج سے)......آپ کے پاس سب کچھ تھا...... بیوی بیٹا...... زندگی دنیا......خوش تو رہنا چاہیے تھا آپ کو......

نور: 18 سال جنت میں رہ کر آئے ہیں آپ...... اس دوزخ کو کبھی نہیں جھیل سکتے آپ جس میں مَیں اپنی ماں کے ساتھ ہوں......

معیز: (تلخی سے) She has made your hate me......وہ کبھی یہ نہیں چاہ سکتی کہ تم مجھ سے محبت کرو......

نور: (بے ساختہ)......آپ سے محبت...... وہ تو کبھی مجھے اپنے آپ سے بھی محبت نہیں کروا سکیں...... مجھے اُن پر ترس آتا ہے...... پہلے رحم آتا تھا......اب ترس......(رنج سے)

معیز: ......اور میں قابلِ رحم نہیں ہوں تمہارے نزدیک......؟ (رنج سے)

نور: ......قابلِ رحم؟ یہ ساری تباہی آپ کی لائی ہوئی ہے......

معیز: (بے ساختہ)......میری لائی ہوئی......؟ یہ سارا mess کس کا create کیا ہوا ہے میں تمہیں بتانا نہیں چاہتا......(تلخی سے ہنس کر)

نور: ......بتا دیں......آپ بھی بتا دیں...... میری ماں کے بارے میں جو کچھ کہنا ہے کہہ دیں...... چودہ سال سے میں اس گھر کے ہر شخص کی زبان سے وہ سب کچھ سن رہی ہوں جسے زبان پر لاتے ہوئے آپ جھجک رہے ہیں...... آپ کو تو اصل میں اب کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے...... آپ بدلہ لے چکے ہیں میری ماں سے......

معیز: ......بدلہ......؟ کیا بدلہ لیا میں نے......؟

(بے ساختہ)......جو کچھ تمہاری ماں نے کیا اُس کے بعد بھی چودہ سال سے عزت سے وہ اس گھر میں بیٹھی ہے......

نور: (تقریباً چلا کر)......عزت سے......؟ اسے عزت کہتے ہیں آپ......؟ جانوروں کی طرح دن سے رات تک اس گھر کے ہر فرد کی منہ بند کر کے خدمت کو عزت کہتے ہیں......؟ اُن کی غلطی نے اُنہیں سب کے لیے punching bag نہیں بنایا......آپ نے بنایا...... آپ کو انہیں طلاق دے دینی چاہیے تھی...... جب معاف کرنے کا ظرف نہیں تھا تو اپنے گھر میں بٹھانے کا کیا فائدہ تھا......

معیز: (بے ساختہ)......طلاق دینا چاہتا تھا......لیکن تمہاری وجہ سے نہیں دے سکا...... میں تمہاری زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

نور: (تلخی سے)......آپ کو لگتا ہے میری زندگی اب برباد نہیں ہوئی......؟ آپ کو لگتا ہے بہت بہتر تربیت ہوئی ہے میری اب......؟ طلاق کے تین جملے نہیں بولے آپ نے میری ماں سے...... لیکن اُنہیں اپنی زندگی سے ایک divorcee ہی کی طرح الگ کر دیا آپ نے...... میں بھی بروکن فیملی کے بچے ہی کی طرح پل کر بڑی ہوئی ہوں......(تلخی سے)

معیز: ......میں جانتا ہوں کہ میری کوئی explanation تمہیں مطمئن نہیں کرے گی۔ (بے ساختہ تھک کر)

نور: ......تو مت دیں پھر کوئی explanation...... دھڑلے سے کہیں کہ ہاں میں نے کیا ہے یہ سب کچھ...... کیونکہ میں مرد ہوں کر سکتا ہوں یہ سب کچھ......

معیز: (رنج سے)...... اتنا استحقاق سمجھتا اپنا تو تمہارے سامنے وضاحتیں نہ دے رہا ہوتا......(رنج سے)

نور: (سرد مہری سے)...... وضاحتیں اس لیے دے رہے ہیں آپ تا کہ آپ میری زندگی کے جہنم کو لمبا کر سکیں ...... پہلے میں اس گھر میں suffer کر رہی ہوں ...... پھر میں آپ کی بہن کے گھر میں جا کر suffer کروں ...... وہ میں نہیں کروں گی۔ میں ماں کی طرح بہادر نہیں ہوں ...... (وہ بات کرتے ہوئے اپنے سنڈی ٹیبل کی ایک دراز سے ایک شیشی نکالتی ہے۔ اور معیز کو دکھاتے ہوئے) یہ سلیپنگ پلز ہیں جس دن مجھے کسی نے زبردستی شادی پر مجبور کیا ...... میں یہ کھا لوں گی ...... لیکن میں آپ کی فیملی میں شادی نہیں کروں گی۔ (وہ کہہ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ معیز شاکڈ بت کی طرح کھڑا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز بے حد اَپ سیٹ انداز میں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ بار بار اپنی کنپٹی مسل رہا ہے یوں جیسے بے حد پریشان ہو اُس کے کانوں میں بار بار نور کی باتیں اور دھمکی گونج رہی ہے۔ وہ کچھ اَپ سیٹ انداز میں اُلجھ کر کمرے میں ٹہلنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: فرحان، نور، عائشہ، فرح

فرحان کچن کی ایک ٹیبل پر اطمینان سے بیٹھا ہے اور عائشہ اُس کے سامنے فرنچ فرائز رکھ رہی ہے۔ اور ساتھ ایک گلاس میں پیپسی۔

فرحان: ...... جزاک اللہ

نور: (وہ مسکرا کر کہہ کر کھانے لگتا ہے۔ عائشہ اُس کے لفظوں پر چند لمحوں کے لیے ٹھٹھک کر پھر مسکرا دیتی ہے اور دوبارہ کھانا بنانے لگتی ہے۔ تبھی نور کچن میں داخل ہوتی ہے اور فرحان کو وہاں دیکھ کر وہ بُری طرح خفا ہوتی ہے۔ قدرے تلخی سے ماں سے کہتی

ہے۔)...... اب ایک اور مل گیا ہے آپ کو خدمت کروانے کے لیے ...... (فرحان کھاتے کھاتے کچھ حیرانی سے نور کو دیکھتا ہے یوں جیسے اُس کے لفظوں اور غصے کو سمجھ نہ پا رہا ہو۔ عائشہ جلدی سے کہتی ہے۔)

عائشہ: ...... تمہیں کچھ چاہیے کیا......؟

نور: (تلخی سے)...... اگر چاہیے ہو تو بھی آپ کے پاس میرے لیے وقت کہاں ہو گا ...... (فرحان کھانا چھوڑ کر یہ سب کچھ دیکھنے لگتا ہے)...... لوگوں کے بچوں کو لنچ کے ایک گھنٹے کے بعد fries سرو کرنے سے آپ کو فرصت ملے تو آپ کو اپنی اولاد نظر آئے۔

عائشہ: ...... اُس نے آج لنچ نہیں کیا اس لیے آج fries بنا کر دیے ہیں ......

نور: (فرحان کو دیکھ کر کچھ تلخی سے)...... کیوں لنچ کیوں نہیں کیا......؟ چار چار کھانے پک رہے ہیں ...... اگر پھر بھی کھانے کی بجائے fries کھانی ہیں تو سیدھا fries بنا کر دیں اسے ...... لیکن نہیں ...... ہر ایک کو پسند ہے سارا دن آپ کو کچن میں کھڑا رکھنا ...... (فرحان کو دیکھ کر تلخی سے)

نور: ...... کھاؤ ...... اور کھاؤ ...... اور جا کر اپنے باپ کو یہ سب کچھ بتانا جو میں نے تمہارے بارے میں کہا ہے ...... ok (بے حد طنزیہ مسکراہٹ سے فرحان کو کہتے ہوئے کچن سے چلی جاتی ہے فرحان ٹیبل پر اب ساکت بیٹھا ہے۔ عائشہ بھی اُسی طرح ساکت ہے بے حد اور شرمندہ ہونٹ کاٹتے ہوئے یوں جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کیا ہے۔)

عائشہ: ...... وہ ...... آج ...... آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے ...... اس لیے اتنا غصہ آ رہا ہے اُسے ...... ورنہ ایسی نہیں ہے نور

فرحان: (مدھم آواز میں)...... I am sorry

عائشہ: ...... کس لیے......؟

فرحان: I mistook you for a maid......

عائشہ: (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے)...... کوئی بات نہیں

فرحان: (وہ کہتا ہے) you are papa's first wife?

عائشہ: (جواب دینے کی بجائے بات بدلتی ہے)...... fries دوبارہ بنا دوں ...... ٹھنڈے تو نہیں ہو گئے؟

فرحان: No, it's ok......

عائشہ: (دونوں کے درمیان خاموشی آتی ہے عائشہ کچھ کہنا چاہ رہی ہے پھر یک دم جیسے بات بدل کر کہتی ہے)......تم یہ کھالو تو میں تمہیں آئس کریم نکال کر دیتی ہوں فریزر سے......

فرح: (اس سے پہلے کہ فرحان کچھ کہے فرح اندر آتی ہے اور عائشہ سے کہتی ہے)......اماں کہہ رہی ہیں رات کے کھانے کا پوچھ لیں اُن سے جا کر......

عائشہ: ......میں بس آنے ہی والی تھی......(نروس ہو کر)

فرح: ......حرا کو بھی بنا دینے تھے fries......(فرحان کے فرائز دیکھ کر)

عائشہ: ......ابھی بنا دیتی ہوں......(جلدی سے)

فرح: ......اور ایک کپ چائے بھی بنا دو......سر پھٹ رہا ہے میرا درد سے......دیکھو ذرا کہیں ڈسپرین ہے تو وہ بھی ساتھ لے آنا......(کہتے ہوئے اپنی کنپٹی رگڑتے ہوئے چلی جاتی ہے۔ عائشہ تیزی سے چائے کا پانی رکھنے لگتی ہے اور پھر ساتھ ہی cabinet کھول کر اندر سے دوائی ڈھونڈنے لگتی ہے۔ فرحان چپ چاپ یہ سب کچھ دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: ساس کا کمرہ

کردار: عائشہ، ساس

ساس جائے نماز پر بیٹھی تسبیح پھیرتے ہوئے بے حد تحکمانہ انداز میں عائشہ سے کہہ رہی ہے۔

ساس: ......گوشت کچا تھا دوپہر کے کھانے میں......معیز نے دو لقمے لے کر رکھ دیا......چاولوں میں بھی کنی تھی......پتہ نہیں کدھر دھیان رہتا ہے تمہارا کھانا پکاتے ہوئے......دو دن ہوئے ہیں میرے بیٹے کو آئے اور مجال ہے کوئی ایک چیز ڈھنگ کی پکائی ہو تم نے......

عائشہ: ......میں......میں دھیان سے پکاؤں گی اب......(پریشان ہو کر)

ساس: (اُس کی بات کاٹ کر)......اور دوپہر کا سالن اور کباب چاولوں کے ساتھ ملیحہ کو ساتھ دے دینا......وہ ابھی نکل رہی ہے گھر کے لیے......رات کا کھانا جلدی پک جاتا تو تازہ کھانا بھیج دیتی میں ساتھ......پر پتہ نہیں تم کیا کرتی رہتی ہو سارا دن......تمہیں فکر ہی نہیں ہے کہ وقت پر کوئی کام ہو جائے

عائشہ: (بے ساختہ)......وہ میں فرحان کو کھانا کھلا رہی تھی......آپ نے ہی کہا تھا۔

ساس: (بات کاٹ کر)......کہا تھا پر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم چار گھنٹے اس کھانے پر ہی لگا دو......کدھر ہے بچہ؟

عائشہ: (چونک کر)......شاید باہر ہے......

ساس: (تحکمانہ انداز)......دیکھ کر آؤ اسے......(عائشہ چپ چاپ کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

فرحان معیز کے سامنے بیٹھا اُس سے بات کر رہا ہے۔ معیز کتاب پڑھ رہا ہے۔

فرحان: I met your wife papa.......

معیز: (معیز اُس کی بات پر چونکتا ہے لیکن پھر جیسے خود پر قابو پاتا ہے۔)......ok

فرحان: ......وہ عورت جنہیں میں اُس دن maid سمجھا تھا آپ کی wife ہیں۔

معیز: (ٹالتے ہوئے)......سو جاؤ رات بہت ہو رہی ہے۔ (یک دم)

فرحان: ......you are not interested in knowing. کہ ہم نے کیا بات کی؟

معیز: (دوبارہ کتاب پر نظریں جما کر)......نہیں......

فرحان: ......کیوں......؟

معیز: ......مجھے interest نہیں ہے

فرحان: (اپنے لفظوں پر زور دے کر)......She is your wife.

معیز: (معیز کچھ دیر اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے یوں جیسے اُسے کچھ ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کہے پھر وہ کچھ خفگی کے عالم میں اُس سے کہتا ہے)......I know تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے......

فرحان: (کچھ دیر بعد) I like her very much ---- she is a nice woman.

معیز: (چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔)......سو جاؤ......

فرحان: You dislike her? (معیز پھر چونک کر اُس کا چہرہ دیکھتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا فرحان کچھ دیر جواب کا انتظار کرنے کے بعد بستر پر لیٹ جاتا ہے۔)

فرحان: ......ok--- goodnight (معیز ہاتھ میں کتاب لیے بیٹھا رہتا ہے وہ جیسے کسی گہری سوچ میں ہے۔)

//Cut//

Scene No # 29

وقت: رات

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، عائشہ

نور کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف ہے جب عائشہ کچھ کپڑے تہہ کرتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

عائشہ: ...... مجھے بالکل اچھا نہیں لگا جس طرح تم نے آج فرحان سے بات کی ہے...... کیا سوچتا ہوگا وہ......؟

نور: (غصے سے)...... وہ جو چاہے سوچے مجھے پرواہ نہیں ہے اُس کی...... اور مجھے بھی اچھا نہیں لگا جس طرح آپ اُس کے آگے پیچھے پھر رہی ہیں...... (رنجیدہ)

عائشہ: ...... کتنا اُداس ہوگا وہ...... اُس کی ماں......

نور: (ناراض)...... وہ اُداس ہے کیونکہ اُس کی ماں کی ڈیتھ ہوگئی تو ہم یہاں پر اتنے سالوں سے کیا خوشیاں مناتے پھر رہے ہیں......؟

عائشہ: (سنجیدہ مدھم آواز)...... وہ تمہارے پاپا سے یہ سب کہے تو اُنہیں کتنا برا لگے گا۔

نور: (غصے سے)...... وہ کہے جس کو جا کر کہنا چاہتا ہے کہے...... Do you think I care?...... میں چاہتی ہوں وہ بتائے اپنے باپ کو کہ مجھے اُس کی شکل سے بھی نفرت ہے اور میں اُسے اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتی......

عائشہ: ...... تو کیا ہوگا......؟ وہ واپس چلے جائیں گے...... بس...... اور کیا ہوگا......؟ (بے حد اُداس آواز میں)

نور: ...... یہی چاہتی ہوں میں......

عائشہ: ...... ہمیشہ کے لیے تو وہ پہلے بھی نہیں آئے...... (وہ بے حد عجیب سے انداز میں گہرا سانس لیتے ہوئے کہہ کر چلی جاتی ہے۔ نور چند لمحوں کے لیے بول نہیں پاتی اور پلٹ کر کمرے سے باہر جاتی ہوئی ماں کو دیکھتی ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 4

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: کالج

کردار: نور، سارہ

نور کالج کی سیڑھیوں پر بیٹھی ہے۔ ایک پنسل ہاتھ میں پکڑے وہ سر جھکائے سیڑھیوں پر کچھ لکھنے میں مصروف ہے۔ مکمل انہماک سے...... تبھی سارہ اُس کے عقب میں نمودار ہوتی ہے۔

سارہ: ...... تم ابھی تک یہیں ہو......؟

نور: (کچھ بڑبڑا کر سیدھا ہوتے ہوئے)...... ہاں...... تمہارا پریکٹیکل ختم ہوگیا......؟

سارہ: ...... ہاں...... لیکن تم کیوں بیٹھی ہوا بھی تک یہاں......؟ ڈرائیور نہیں آیا کیا؟

نور: (ڈھیلے لہجے میں)...... پتہ نہیں...... آیا ہوگا......

سارہ: ...... تم گیٹ پر ہی نہیں گئیں......؟

نور: (اسی طرح پنسل سے شکلیں بناتے ہوئے)...... نہیں......

سارہ: (پاس بیٹھ جاتی ہے)...... کیا بات ہے......؟

نور: ...... کوئی بات نہیں......

سارہ: (بے ساختہ)...... تو پھر گھر کیوں نہیں جا رہیں؟ (بےزاری سے)

نور: ...... میرا دل نہیں چاہ رہا......

سارہ: (مسکراتی ہے اور کچھ چھیڑنے والے انداز میں)...... حالانکہ آج کل تو تمہیں بھاگ بھاگ کر گھر جانا چاہیے...... انکل جو آئے ہوئے ہیں...... کیا کیا لائے ہیں انکل تمہارے لیے......

نور: ...... اپنا بیٹا...... (وہ اُس کا چہرہ دیکھتے رہنے کے بعد آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے ساتھ ہنستے ہوئے کہتی ہے۔)

سارہ کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: ساس کا کمرہ

کردار: معیز، ماں

معیز ماں کے پاس بیٹھا اُن سے بے حد سنجیدگی سے بات کر رہا ہے۔

معیز: ......نور اس رشتہ سے خوش نہیں ہے۔

ماں: (چونک کر)......تو......؟ (چونک کر)

معیز: ......تو یہ کہ آپ ملیحہ کو بتا دیں کہ......

ماں: ......کیا مطلب ہے تمہارا......؟ کیا بتاؤں میں ملیحہ کو......؟ (حیران ہو کر)

معیز: ......وہ ہارون سے شادی نہیں کرنا چاہتی......

ماں: (غصے سے)......تو یہ خناس تم نکالو اُس کے دماغ سے......

معیز: (سنجیدہ)......میں اُس کی مرضی کے بغیر اُس کی شادی کہیں نہیں کروں گا......

ماں: (طنزیہ)......اوہ اچھا......تو صاف صاف کہو تمہاری صاحبزادی کی مرضی کہیں اور ہو گئی ہے......آخر ماں کا رنگ ڈھنگ تو دکھانا تھا اُس نے......

معیز: (برا مان کر)......اس طرح کی بات مت کریں......

ماں: (غصے سے)......کیوں نہ کروں اتنے سال کے رشتے سے اب انکاری ہو رہی ہے تمہاری بیٹی......تو کیوں نہ کہوں میں کہ یہ ماں کی تربیت ہے......

معیز: (سنجیدہ)......میں پہلے سے آپ کو منع کرتا رہا تھا بچپن کی اس طرح کی منگنیوں سے......لیکن آپ نے میری نہیں سنی......کیا فائدہ تھا اس طرح کے رشتے کا؟

ماں: (غصے سے)......فائدہ......؟ فائدہ پوچھ رہے ہو مجھ سے......؟ تمہارے خاندان کو جوڑنے کی کوشش کی تھی......اپنی بیٹی کو مجبور کر کے تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنے کے لیے کہا تھا......ورنہ جو کچھ تمہاری بیوی نے کیا تھا......کوئی تھوکتا بھی نہ ایسی ماں کی اولاد پر......

معیز: (بے حد خفا ہو کر)......اماں بس کریں......جو کچھ ہوا اُس میں نور کا کوئی قصور نہیں تھا......

ماں: (بے ساختہ)......قصور تھا یا نہیں تھا عزت دار اور شریف گھرانے ماں کو دیکھ کر بیٹی بیاہ کر لاتے ہیں......

معیز: (بے حد غصے اور تلخی سے کہتا ہے۔)......اماں اب اس سارے قصے کو ختم کر دیں......

خوشی ہوتی ہے کیا آپ کو بار بار میرے زخموں پر نمک چھڑک کر......بار بار وہی قصہ چھیڑ کر......اس لیے اتنے سال میں پاکستان نہیں آیا......اور اب اگر آ گیا ہوں تو بند کر دیں یہ سب کچھ......میری بیٹی کا موازنہ اُس کی ماں کے ساتھ کرنا چھوڑ دیں۔ (تلخی سے کہتا ہوا اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔ ماں کچھ ہکا بکا نظر آتی ہے اُس کے اس رویے پر)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

رات کے پچھلے پہر عائشہ اور فرحان کچن کے ٹیبل پر بیٹھے ہیں۔ فرحان بڑے غور سے اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔ عائشہ مدھم آواز میں بے حد ہمدردی کے ساتھ کہہ رہی ہے۔ ٹیبل پر ایک سینڈوچ کا بچا ہوا ٹکڑا ابھی پڑا ہے۔ اور گلاس میں تھوڑی سی پیپسی۔ (مدھم آواز میں بول رہی ہے۔)

عائشہ: ......مجھے بہت افسوس ہے جو کچھ تمہاری ممی کے ساتھ ہوا......وہ بہت اچھی عورت تھیں۔

فرحان: (بے ساختہ)......آپ کو کیسے پتہ......؟

عائشہ: (چند لمحے کچھ کہہ نہیں پاتی پھر کہتی ہے)......اچھی ہوں گی تو تمہارے پاپا نے شادی کی اُن سے......

فرحان: (وہ کہتا ہے عائشہ حیران ہو کر اُسے دیکھتی ہے)......لیکن نہیں کرنی چاہیے تھی......

عائشہ: (پھر نظریں چرا کر کہتی ہے)......میں نے اجازت دی تھی اُنہیں (پھر نظریں چرا کر کہتی ہے)

فرحان: (بے ساختہ)......Why?......

عائشہ: (وہ کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے)......وہ اکیلے تھے وہاں تو کوئی ہونا چاہیے تھا جو اُن کا خیال رکھتا......

فرحان: (بے ساختہ)......آپ آ جاتیں اُن کے پاس......؟

عائشہ: (لمبی خاموشی کے بعد)......میں نہیں آ سکتی تھی......یہاں سب کا خیال کون رکھتا......اماں کا سب کا......

فرحان: (مدھم آواز) Was this the only reason?------ (چونک کر اُسے دیکھتی ہے پھر نظریں چراتی ہے۔)

عائشہ: ......ہاں......

فرحان: (کچھ دیر بعد کہتا ہے)...... Papa has not been fair to you and Noor Apa (مدھم آواز میں)

عائشہ: ......مجھے کوئی شکائت نہیں ہے اُن سے

فرحان: (بے ساختہ کہتا ہے)......لیکن نور آپا کو ہیں

عائشہ: (جلدی سے جیسے دفاع کرتے ہوئے)...... وہ بے وقوف ہے جلدی غصے میں آجاتی ہے......تم اُس کی باتوں پر دھیان نہ دیا کرو......

فرحان: (مدھم آواز میں)......She hates me.

عائشہ: (بے ساختہ)......ایسا نہیں ہے......

فرحان: (اپنے لفظوں پر زور دے کر)......ایسا ہے......I can see it in her eyes.

عائشہ: (ٹالتے ہوئے)......وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی......

فرحان: (کچھ دیر بعد)......آپ اور پاپا آپس میں بات کیوں نہیں کرتے......؟

عائشہ: (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر یک دم بات بدلتی ہے۔)......بیٹھے بیٹھے کتنی رات ہوگئی ......سو جاؤ اب جا کے......

فرحان: (اپنے سوال پر قائم)...... You don't want to answer my question.

عائشہ: (کچھ بے بس انداز میں)......کچھ سوالوں کے جواب نہیں ہوتے......

فرحان: ......پھر ڈھونڈنے چاہئیں......(عائشہ کچھ بول نہیں پاتی۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: منصور کا گھر/ پارک/ آفس

کردار: منصور،معیز

معیز فون پر قدرے پریشان لہجے میں منصور سے بات کر رہا ہے۔

معیز: ......مجھے کبھی یہ اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ اتنی خفا اتنی بے زار ہے مجھ سے......

منصور: ......اتنے عرصے سے تم اپنی اولاد کو اس طرح دوسروں پر چھوڑ دو گے ......تو اور کیا نتیجہ نکلے گا......؟

معیز: ......وہ لڑکی ہے لڑکا نہیں تھی کہ میں پریشان ہوتا...... عائشہ نے اُس کی اچھی تربیت نہیں کی......

منصور: ......جو mess تمہارا پھیلایا ہوا ہے...... typical مردوں کی طرح اُس کا الزام اپنی بیوی کے سر مت رکھو......

معیز: ......وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے منصور...... For no reason......اگرچہ پاکستان نہیں آیا میں لیکن میں نے کبھی اُس کی کسی ذمہ داری کو نبھانے سے غفلت نہیں کی کبھی نہیں......

منصور: ......تم اُسے اور عائشہ دونوں کو UK لے آؤ......اب تو ایسا ہو سکتا ہے......معیز تم سن رہے ہو میری بات......؟

معیز: ......یہ بہت مشکل ہے منصور...... میں اُسے لا سکتا ہوں...... عائشہ کو نہیں......

منصور: ......اور عائشہ کے بغیر وہ نہیں آئے گی...... you have to make very hard choices now......(معیز خاموش رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: دادی کا کمرہ

کردار: عائشہ،معیز کی ماں

عائشہ معیز کی ماں کے سامنے کھڑی ہے اور وہ بے حد غصے کے عالم میں اُس سے بات کر رہی ہے۔

ماں: ......کیا کہا ہے تمہاری بیٹی نے باپ سے......؟

عائشہ: (بے حد پریشان)......مجھے نہیں پتہ اماں......

ماں: (غصے سے)......یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں کچھ پتہ نہ ہو......تمہاری پڑھائی ہوئی پٹیاں ہیں یہ......رشتے سے انکار کر رہی ہے تمہاری بیٹی......اُس کی جرأت دیکھو......

عائشہ: ......میں......میں سمجھاؤں گی اُسے......(اٹک کر)

ماں: ......دماغ تو سیدھا اب میں کروں گی اُس کا......وہ سمجھتی کیا ہے اپنے آپ کو......اور نہ درست ہوا تو تمہیں اور اُسے دونوں کو اُٹھا کر باہر پھینک دوں گی اس گھر سے خاندان کی عزت کا خیال نہ رکھنے والی عورتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے اس گھر میں

......(عائشہ زرد چہرے کے ساتھ معیز کی ماں کو دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: فرح، نور

نور ابھی گھر میں داخل ہوتی ہے جب فرح اُسے کہتی ہے۔

فرح: ......اماں بلا رہی ہیں۔

نور: ......کھانا کھا کر آتی ہوں میں......

فرح: (سنجیدہ)......اماں کہہ رہی ہیں کوئی ضروری بات ہے کھانا بعد میں کھا لینا......(نور بے حد خفا ہو کر اور جھنجھلا کر جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: دادی کا کمرہ

کردار: دادی، نور

دادی کمرے میں بیٹھی کوئی کام کر رہی ہیں جب نور اندر داخل ہوتی ہے۔(سپاٹ انداز)

نور: ......آپ نے بلایا تھا مجھے......؟

دادی: (غصے سے)......باپ سے کیا کہا ہے تم نے......؟

نور: (اسی انداز میں)......کیا کہا ہے......؟

دادی: (غصے سے)......اتنی بے حیا ہو گئی ہو تم کہ باپ کو منہ پھاڑ کر شادی سے انکار کرنے لگیں......

نور: (سنجیدہ)......اس میں بے حیائی والی کیا بات ہے......میری مرضی نہیں ہے میں نہیں کروں گی......

دادی: (غصے سے)......تو یہ بات پہلے منہ سے نہیں پھوٹ سکتی تھیں تم......مجھ سے کہتی

نور: (تیز آواز)......بہت دفعہ کہہ چکی ہوں آپ سے......آپ نے شاید مذاق سمجھا تھا اسے......

دادی: (بری طرح طیش میں آتے ہوئے)......پر آخر تجھے تکلیف کیا ہے کیوں نہیں کرنی تو نے شادی......؟

نور: (بے ساختہ)......میری مرضی......

دادی: (غصے سے)......یہی مرضیاں کر کے تیری ماں اس حال کو پہنچی ہے اب تو نے بھی ماں جیسے کوئی گل کھلانے ہوں گے

نور: (ضد میں آ کر)......ہاں یہی سمجھ لیں یہی کرنا ہے میں نے......پھر......؟

دادی: (جیسے ملامت کرتے ہوئے)......ماں جیسا حال ہوگا تیرا یاد رکھنا پھر......

نور: (غصے سے)......ماں جیسا حال نہیں ہوگا میرا......نہ میں ماں کی طرح بزدل ہوں نہ کمزور......

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: کوریڈور

کردار: معیز

معیز اپنے کمرے سے باہر نکل رہا ہے جب کوریڈور میں نکلتے ہی اُسے ماں اور نور کے جھگڑے کی آوازیں آتی ہیں وہ کچھ پریشان ہو کر جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: دادی کا کمرہ

کردار: نور، دادی، معیز

دادی بڑی تلخی کے عالم میں نور سے کہہ رہی ہے۔

دادی: ......جیسی ماں ہے ویسی ہی بیٹی ہوگی......خون تو وہی ہے نا......کیکر کے درخت پر سیب کہاں اُگیں گے۔

نور: (غصے سے)......تو پھر اتنا چلا کیوں رہی ہیں......پھر کیوں شوق ہے آپ کو مجھے اپنی بیٹی کی بہو بنانے کا......

دادی: (غصے سے)......اور تو کوئی تجھے بیاہ کر لے کر نہیں جائے گا......اور کہیں بیاہ کر جائے

گی تو چار دن میں اپنی زبان کی وجہ سے جوتے کھاتے ہوئے واپس آجائے گی

نور: (بے حد نفرت سے)...... زبان کی وجہ سے گھر اُجڑتے تو سب سے پہلے آپ کا اُجڑنا چاہیے تھا آپ کو اپنے باپ کے گھر پر ہونا چاہیے تھا۔

دادی: (غصے سے)...... تیرے باپ کو بلاتی ہوں پھر تجھے پتہ چلے گا اس زبان درازی کا نتیجہ......

نور: ......بلالیں......ڈرتی نہیں ہوں میں کسی سے...... (تبھی معیز اندر داخل ہوتا ہے۔)

دادی: ......یہ دیکھ لو اپنی بیٹی کی زبان......کیا کچھ نہیں کہہ دیا اس نے مجھے اور تمہیں......

نور: (اسی انداز میں)......جو بھی کہا ہے سچ کہا ہے......اور پھر کہوں گی۔

دادی: ......دو تھپڑ اسے مارے ہوتے نا تو اس کی زبان اتنی لمبی نہ ہوتی...... (تیز آواز میں)

نور: ......اگر یہ شوق ہے تو یہ بھی پورا کروالیں......

معیز: (تحمل سے کہتا ہے)......تم جاؤ یہاں سے...... (تحمل سے کہتا ہے)

دادی: (ناراض)......اسے بھیج رہا ہے یہاں سے......تمہیں پتہ نہیں ہے کیا کیا کہا ہے اس نے مجھ سے......

معیز: (پھر نور سے کہتا ہے وہ چلی جاتی ہے۔)......جاؤ تم یہاں سے......

دادی: (بے حد ناراض ہو کر)......تو شہہ دے رہا ہے اسے......کہ جب آئے تیری ماں کی بے عزتی کرے۔

معیز: (کچھ خفا)......اماں کیوں بچوں کے ساتھ اس طرح کی باتیں کرتی ہیں آپ......؟

دادی: (بے حد غصے میں)......میں کرتی ہوں......؟ ماں کے قصور نکال سارے......تو نے سنا نہیں کیا کیا کہا اُس نے......

معیز: (ناراض ہو کر)......سب کچھ سنا ہے میں نے......آپ اُس سے کیوں اس طرح کی باتیں کرتی ہیں......؟

دادی: (غصے سے)......کر اب تو بھی اُس کی حمایت کر......تیری اولاد پال دی......تو نے تو چودہ برس پلٹ کر نہیں دیکھا آج تجھے بڑی اولاد یاد آگئی......

معیز: (رنجیدہ اور کچھ بے بس)......بڑی غلطی کی میں نے 14 سال پلٹ کر نہیں دیکھا۔ دیکھا ہوتا تو آج یہ سب کچھ نہ ہو رہا ہوتا۔ (وہ کہتے ہوئے چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، ماں، ملیحہ، ظفر، ظفر کی ماں

سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے ہیں۔ لاؤنج میں ایک عجیب سی خاموشی ہے۔ یوں جیسے سب بے حد uncomfortable انداز میں بیٹھے ہوں کوئی کسی سے نظریں نہیں ملا رہا۔ معیز سر جھکائے بیٹھا ہے۔

ظفر کی ماں: (پھر جیسے کچھ لفظ ڈھونڈتے ہوئے)...... بہت افسوس ہوا انیلا کے حادثے کا سن کر......

معیز: (مدھم آواز)......جی......

ظفر کی ماں: (سنجیدہ)......اللہ کی رضا ہے اسی میں......

معیز کی ماں: (اپنے لفظوں کو دباتے ہوئے) بس میرے بیٹے کے مقدر میں تو عورت کا سکھ لکھا ہی نہیں

ظفر: (ظفر کی ماں کچھ نادم ہوتی ہے اس جملے پر)......ابھی تو کچھ ماہ رہیں گے پاکستان میں......؟

معیز: (مدھم آواز)......پتہ نہیں......ارادہ تو ہے لیکن......فرحان ایڈجسٹ نہیں ہوا تو پھر واپس جانا پڑے گا......

ملیحہ: (بے ساختہ)......پیچھے بھی تو گھربار ہے اُسے کتنی دیر چھوڑ کر رہ سکتے ہیں بھائی جان یہاں...... (کچھ دیر بعد جیسے بڑے محتاط انداز میں)

ظفر کی ماں: ......اکیلا رہنا تو بڑا مشکل ہو گا اب وہاں......پھر چھوٹا بچہ بھی ہے ساتھ

معیز کی ماں: (لاپرواہی سے)......وہ بچہ سنبھال لیتا ہے اپنے آپ کو......اتنا چھوٹا بھی نہیں ہے......کچھ وقت گزرے گا تو کرلے گا معیز دوسری شادی ابھی بیٹی کا فرض تو ادا کرلے......

ظفر: (یک دم کہتا ہے)......ہم لوگ چاہتے ہیں اب وہ عائشہ کو ساتھ لے جائے (یکدم کہتا ہے)

معیز کی ماں: ......عائشہ نے کیا کرنا ہے ساتھ جا کے (تلخی سے)

ظفر کی ماں: ......بیوی ہے وہ معیز کی (بے ساختہ)

معیز کی ماں: ......یہ معیز کی مہربانی ہے۔(طنزیہ)

ظفر کی ماں: ......اُس نے غلطی کی......سزا کاٹ لی......

معیز کی ماں: (تیز آواز میں)......غلطی اُس نے کی......سزا ہم نے کاٹی...... ہمارے پورے خاندان نے......میرے بیٹے نے......میری بیٹی نے......

ظفر کی ماں: (بے ساختہ)......اُس نے بھی کم ذلت نہیں اُٹھائی......

ملیحہ: ......یہ ذلت اُس کا انتخاب تھا خالہ(طنزیہ)

ظفر: (یک دم کہتا ہے۔)......تم اس مسئلے میں مت بولو......

معیز: ......میرا خیال ہے یہ میرا ذاتی مسئلہ ہے اس میں کوئی بھی نہ بولے تو بہتر ہے۔

ظفر: (بے ساختہ)......تمہاری بہن میرے گھر پر ہے...... مجھے بولنے کا حق ہے......

معیز: (بے ساختہ)......میری بہن آپ کی بیوی تھی اسی لیے چودہ سال سے آپ کی بہن میرے گھر پر ہے......

معیز: ......اگر کوئی قربانی مجھے کرنی تھی تو میں کر چکا ہوں......اب میری بہن کو آپ اپنے گھر اس ایشو کی وجہ سے رکھیں نہ رکھیں...... یہ آپ کا مسئلہ ہے...... جہاں تک عائشہ کو ساتھ لے جانے نہ لے جانے کا تعلق ہے یہ میرا اور اُس کا مسئلہ ہے...... آپ میں سے کسی کا اس سے کوئی concern نہیں ہے۔(وہ کہتا ہوا اُٹھ کر چلا جاتا ہے سب چپ کے چپ بیٹھے رہ جاتے ہیں۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، فرحان، معیز کی ماں، فرح، حسیب، حیدر، حرا

سب بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ فرحان اپنا کھانا مکمل کرتا ہے۔ پھر وہ اپنی پلیٹ اور گلاس اُٹھانے لگتا ہے۔ معیز چونک کر اُسے دیکھتا ہے۔

معیز: ......کیا کر رہے ہو فرحان؟

فرحان: (باپ سے)......میں اُنہیں کچن میں لے جا رہا ہوں۔

ماں: (ٹوکتی ہے)......لو بیٹا تمہیں کیا ضرورت ہے...... عائشہ اُٹھا کر لے جائے گی برتن......

فرحان: (سنجیدہ)......وہ روز اُٹھا کر لے جاتی ہیں...... I don't feel good about it.(سب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔)

ماں: (بے ساختہ)......اُس کا کام ہے یہ

فرحان: (کہہ کر جاتا ہے)......She is not a maid Dadi Amma(معیز سے)

ماں: ......کیا کہہ رہا تھا......؟

حسیب: (اس سے پہلے حسیب کہتا ہے)......کہہ رہا تھا کہ وہ نوکر نہیں ہیں۔

ماں: (بے حد برا مان کر)......اپنے بیٹے کو سمجھاؤ معیز......

معیز: (بے ساختہ)......اماں وہاں ہر کوئی اپنا اپنا کام کرتا ہے اس لیے وہ uncomfortable ہو کر کام کر رہا ہے......کسی کی ہمدردی میں نہیں کر رہا۔

ماں: (کچھ طنزیہ انداز)......یہ ہمدردی نہیں ہے......؟

معیز: (ٹھنڈا کرتے ہوئے)......آپ tension نہ لیں سمجھا دوں گا میں اُسے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں کچھ کام کر رہی ہے۔ جب فرحان اپنی خالی پلیٹ اور گلاس اُٹھائے اندر آتا ہے اور سیدھا سینک میں جا کر دھونے لگتا ہے۔ عائشہ اُسے دیکھ کر یک دم اُس کی طرف آتی ہے اور اُسے روکتی ہے۔

عائشہ: ......یہ کیا کر رہے ہو......؟

فرحان: ......میں اپنی پلیٹ اور گلاس wash کر رہا ہوں......

عائشہ: ......کیوں......؟

فرحان: ......to help you.(اُسے روکتی ہے اور پلیٹ اور گلاس پکڑ کر ایک طرف رکھ دیتی ہے۔ ایک ٹشو لے کر اُس کی شرٹ کو صاف کرتی ہے۔)

عائشہ: ......ایک پلیٹ اور گلاس سے کچھ نہیں ہوتا...... مجھے اچھا لگتا ہے تمہارا کام کرنا...... ہٹ جاؤ کپڑے گیلے کر لیے تم نے......

فرحان: (یک دم کہتا ہے)......آپ نے کھانا کھایا......؟

عائشہ: (وہ اُس کی شرٹ صاف کرتے کرتے ٹھٹھک جاتی ہے اور حیران نظروں سے اُسے دیکھتی ہے۔)...... میں نے......؟......

فرحان: (مدھم آواز میں)...... مشکل سوال ہے یہ بھی......؟

عائشہ: (عائشہ کی آنکھوں میں نمی آ جاتی ہے اور وہ کہتی ہے اور مسکرانے کی کوشش کرنے کے ساتھ کہتی ہے)...... نہیں...... اتنے سالوں میں کبھی کسی نے پوچھا نہیں یہ مجھ سے...... اس لیے جواب ڈھونڈ رہی ہوں......

فرحان: ...... آپ رو رہی ہیں......؟

عائشہ: (وہ یک دم اپنی آنکھیں رگڑتی اُٹھ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔)...... نہیں...... آنکھوں میں شاید کچھ چلا گیا...... (فرحان کھڑا دیکھتا رہتا ہے۔ وہ کچھ اَپ سیٹ لگ رہا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کو بٹھائے سمجھا رہا ہے۔

معیز: (سنجیدہ) You don't have to do all this.

فرحان: (چونک کر)...... What?

معیز: (سنجیدہ)...... یہی جو تم کر رہے ہو...... اپنے برتن اُٹھانا اور اُنہیں کچن میں جا کر رکھنا تمہاری ذمہ داری نہیں ہے۔

فرحان: (بے ساختہ)...... وہ عائشہ کی بھی ذمہ داری نہیں ہے۔

معیز: (نظریں چرا کر) She does it daily.

فرحان: (سنجیدہ)...... That's what makes me feel so bad. --- why does she has to do all the work? --- She is not a maid.

معیز: (مدھم آواز)...... پاکستان میں چیزیں اور طرح سے ہوتی ہیں۔

فرحان: (سنجیدہ)...... کس طرح سے......؟

معیز: ...... جس طرح سے تم ہوتا دیکھ رہے ہو......

فرحان: (بے ساختہ)...... But that's so wrong.

معیز: (سنجیدہ)...... تم right اور wrong کے فرق کو نہیں سمجھ سکتے...... تم بہت چھوٹے ہو ابھی۔

فرحان: (بے حد سنجیدہ)...... I don't think...... آپ اس طرح کی باتیں UK میں نہیں کرتے تھے......

معیز: (نظریں ملائے بغیر)...... ہر جگہ کے کچھ اپنے norms ہوتے ہیں...... اپنے طریقے ہوتے ہیں ہم اُن کو بدل نہیں سکتے۔

فرحان: (نظریں ملائے بغیر)...... A wrong is a wrong and a lie is a lie....... آپ ہی کہتے ہیں نا...... (معیز کچھ بول نہیں پاتا پھر خفگی کے عالم میں اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: ملیحہ کا گھر

کردار: ملیحہ، ظفر

ملیحہ اپنے بیڈ روم میں بے حد خفگی کے عالم میں ظفر سے بات کر رہی ہے۔

ملیحہ: مجھے اگر یہ پتہ ہوتا نا کہ اس طرح کی باتیں کریں گے آپ بھائی جان کے ساتھ تو کبھی آپ کو ساتھ نہ لے کر جاتی میں...... میرے بھائی سے اُس کی بیوی کی تعزیت کرنے کی بجائے دُکھڑا رونے بیٹھ گئے آپ بہن کا......

ظفر: (تلخی سے)...... تو کیا برا کیا...... اگر بہن کا ذکر کر دیا...... اتنے سال تمہارے بھائی کو پوچھا تک نہیں اب اگر پوچھ لیا تو کیا گناہ کیا......

ملیحہ: (غصے سے)...... کس منہ سے پوچھتے میرے بھائی سے کچھ...... اپنی بہن کے کرتوتوں کا پتہ تھا اس لیے کچھ نہیں پوچھا...... کوئی اعلیٰ ظرفی نہیں دکھائی آپ نے...... (بے ساختہ ناراض)

ظفر: ......کوئی کم ظرفی بھی نہیں دکھائی میں نے...... تمہارے بھائی نے دوسری شادی کی...... چودہ سال میری بہن کی شکل تک نہیں دیکھی...... لیکن تم اس گھر میں عیش کرتی رہیں...... تمہارے بھائی کی طرح ہوتا تو صاف کہہ دیتا کہ بیوی کو رکھیں نہ رکھیں مجھے دلچسپی نہیں ہے...... یہ ہے بھائی کی بہن سے محبت......

ملیحہ: (بے ساختہ)...... طعنے مت دیں مجھے اس بات کے......

ظفر: (طنزیہ)...... ہاں طعنوں کا ٹھیکہ تو صرف تمہارا ہے......کڑوی کسیلی باتیں کرنے کا حق تو صرف تمہارے پاس ہے۔

ملیحہ: (غصے سے)......آپ یہ ساری باتیں کرنے کی بجائے اپنی بھانجی کی خبر لیں جو آپ کے بیٹے سے شادی پر تیار نہیں۔

ظفر: (غصے سے)......نہیں کرنا چاہتی شادی تو نہ کرے...... میں پہلے بھی اس رشتہ سے خوش نہیں تھا لیکن یہ تمہاری ضد تھی۔ (بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے جاتی ہے۔)

ملیحہ: ......ہاں ہر کام میری ضد ہے ہر چیز کا ملبہ میرے سر پر ڈال دیں آپ۔

//Cut//

Scene No # 15-A

وقت: دن

جگہ: سمندر

کردار: معیز، فرحان

دونوں سمندر کے کنارے ایک چٹان پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ فرحان چپس کا پیکٹ کھاتا ہوا باتیں کر رہا ہے۔

معیز: ......اچھا لگا تمہیں سمندر......؟ (سمندر دیکھتے ہوئے)

فرحان: ......Yes very nice...... It's very different from the one in UK. (سمندر کو دیکھتے ہوئے)

معیز: ......جب میں تمہارے جتنا تھا تو اپنے parents کے ساتھ آیا کرتا تھا یہاں...... خوب نہاتا تھا وہاں پانی میں (یک دم کھڑا ہوتا ہے۔)

فرحان: ......Let's go and swim.

معیز: ......نہیں......Sea آج کل rough ہے۔

فرحان: (بیٹھ جاتا ہے کچھ مایوس ہو کر)......اوہ...... ok ...... بڑے ہو کر کبھی نہیں آئے یہاں......

معیز: (مدھم آواز)...... بہت آتا تھا۔

فرحان: ......کس کے ساتھ......؟ (معیز کو جیسے کچھ یاد آ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: سمندر

کردار: معیز، عائشہ

معیز اور عائشہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے سمندر کے کنارے چل رہے ہیں۔

عائشہ: ......اُف میں تو انتظار کر رہی ہوتی ہوں ویک اینڈ کا...... صرف یہاں آنے کے لیے......

معیز: (مسکراتے ہوئے)...... یہاں آنے کے لیے ویک اینڈ کی تو ضرورت نہیں...... تم روز کہا کرو...... میں روز لے آیا کروں گا تمہیں

عائشہ: (بے ساختہ)......جھوٹ بول رہے ہو......؟

معیز: (ہنس کر)......ہاں......(بے ساختہ)

عائشہ: ......پتہ تھا مجھے......

معیز: (یک دم سنجیدہ ہو کر)......seriously......تمہیں روز بھی لا سکتا ہوں یہاں......

عائشہ: (مسکرا کر)......اتنا وقت کہاں ہوتا ہے تمہارے پاس......

معیز: (بے ساختہ)......تمہارے لیے وقت ہی وقت ہے میرے پاس

عائشہ: (ڈانٹتی ہے)......یہ بھی جھوٹ ہے۔

معیز: (بے ساختہ)......ہر بات جھوٹ نہیں ہوتی میری......

عائشہ: (مسکرا کر)......ہاں ہر بات نہیں ہوتی...... لیکن وعدے ہمیشہ جھوٹے ہوتے ہیں تمہارے......

معیز: (کچھ خفا ہو کر)......ایسے کون سے وعدے کیے ہیں میں نے تمہارے ساتھ......؟ (خفا ہو کر)

عائشہ: ......دیکھا تمہیں یہ تک یاد نہیں......

معیز: (بے ساختہ)......اچھا یار شکائتیں ختم کرو اب...... کوئی اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں ہم......

عائشہ: ......مثلاً......

معیز: (سوچ کر)......مثلاً اپنے آنے والے بچے کے بارے میں......

عائشہ: (مسکراتی ہے اور کہتی ہے)......اچھا......کرو پھر تم اچھی اچھی باتیں اُس کے بارے میں......

معیز: (سمندر کو دیکھ کر) اُسے بھی یہاں لایا کریں گے......

عائشہ: (ناراض ہو کر)......جی نہیں......اتنے چھوٹے سے بچے کو یہاں نہیں لا سکتی میں...... اُسے سردی لگ گئی تو......

معیز: (بے ساختہ)......بڑا بھی تو ہو گا یار (بے ساختہ)

عائشہ: ......ہاں پھر لے آئیں گے......کتنا خوش ہو گا وہ اتنا سارا پانی دیکھ کر......

معیز: ......تمہاری طرح......

عائشہ: (مسکراتے ہوئے)......میں پانی دیکھ کر تھوڑا خوش ہوتی ہوں

معیز: ......پھر......؟

عائشہ: (ذرا سا اُس کے ساتھ لگتی ہے)......تمہارے ساتھ یہاں آتی ہوں اس لیے خوش ہوتی ہوں۔ (معیز مسکرا دیتا ہے)

//Cut//

Scene No # 15-B

وقت: دن

جگہ: سمندر

کردار: معیز، فرحان

فرحان معیز کو چونکاتا ہے۔

فرحان: ......چپ کیوں ہو گئے؟

معیز: (گہرا سانس لے کر نظریں چراتے ہوئے)......آ......کچھ نہیں......چلیں......؟

معیز: ......اتنی جلدی......

معیز: ......دیر ہو جائے گی

فرحان: (اطمینان سے باپ سے کہتا ہے)......تو کوئی بات نہیں I am not worried. I am with you. (معیز مسکرا دیتا ہے)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: معیز، عائشہ

معیز کچن میں رات کے وقت کچھ ڈھونڈ رہا ہے۔ جب عائشہ کچن میں داخل ہوتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور فریز ہو جاتے ہیں۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھٹھک جاتے ہیں یوں جیسے سمجھ ہی نہ پا رہے ہوں کہ کیسے ری ایکٹ کریں۔ پھر عائشہ یک دم جیسے کچھ بڑبڑاتے ہوئے انداز میں نظریں چرا کر اُس سے کہتی ہے۔)

عائشہ: ......آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے......؟

معیز: (بے حد اَپ سیٹ انداز میں)......ماچس ڈھونڈھ رہا تھا میں......

عائشہ: (مدھم آواز میں ماچس ڈھونڈھ کر)......چائے بنانی ہے تو میں بنا دیتی ہوں......

معیز: ......نہیں......کچھ نہیں......کچھ نہیں چاہیئے مجھے۔ (وہ یک دم کچھ اَپ سیٹ انداز میں کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ عائشہ کھڑی اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، فرحان

فرحان بستر میں سو رہا ہے۔ معیز قدرے اَپ سیٹ انداز میں کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ پھر بستر پر جانے کی بجائے وہ صوفے پر بیٹھ جاتا ہے اور اَپ سیٹ انداز میں اپنے گلاسز اُتار کر صاف کرنے لگتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں جیسے ہلکی سی نمی ہے اور وہ جیسے گہری سوچ میں ہے۔

Voice over

معیز: ......وقت انسان کو اس طرح کیسے بدل دیتا ہے......کہ شیشے میں اپنے عکس کو پہچاننے میں وقت ہونے لگے......یہ وہ ہے......؟ وہ عورت جسے میں نے زندگی میں سب سے زیادہ چاہا......؟ اور پھر بھی 14 سال بعد میں اُس کو پہچان نہیں سکا......وہ......وہ ایسی تو نہیں دکھتی تھی۔

// InterCut //

Scene No # 19

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: عائشہ

عائشہ کچن میں چولہے کے سامنے کھڑی چولہے کی آگ کے شعلے دیکھ رہی ہے۔ کُکنگ رینج کے اوپر پانی اُبل رہا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں نمی ہے۔ وہ جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے۔

Voice over

عائشہ: ......(وہ ایسا تو نہیں تھا......اُس کا چہرہ اُس کی آنکھیں ایسی تو کبھی نہیں تھیں......اتنی محبت تھی اُسے اُس عورت سے کہ اُس کے جانے کے بعد اُس کی آنکھیں خالی ہو گئی ہیں......؟ خوش قسمت تھی وہ۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز اپنے پرانے گھر کے صحن میں داخل ہوتا ہے۔ بائیک پر تو عائشہ اُس کا استقبال کرتی ہے مسکراتے ہوئے۔ معیز بھی اُسے مسکرا کر دیکھتا ہے۔ اُس کو سر سے پاؤں تک کیونکہ اُس کا لباس بہت اچھا ہے۔

معیز: ......سلوا بھی لیا تم نے......؟

عائشہ: (فخریہ)......سلوایا نہیں خود سیا ہے......کیسا لگ رہا ہے؟

معیز: (پیار سے)......تم پر سب کچھ اچھا لگتا ہے......

عائشہ: (ناراض ہو کر)......یہ مت کیا کرو......سچ سچ بتایا کرو......

معیز: (پیار سے کہہ کر ساتھ ہی پوچھتا ہے)......بہت اچھا لگ رہا ہے......نور کہاں ہے......؟

عائشہ: ......سو رہی ہے......

معیز: (کچھ خفا ہو کر)......میرے آتے ہی نیند آجاتی ہے اُسے......(کچھ خفا ہو کر)

عائشہ: ......یہ اُس کے سونے کا ٹائم ہوتا ہے محترم (ہنس کر)

معیز: ......تو یار تم بدلو نا اُس کے سونے کا ٹائم......اُسے بتاؤ کہ پاپا آتے ہیں اس وقت......(بے ساختہ)

عائشہ: (بے اختیار کھلکھلا کر ہنستی ہے۔)......چار ماہ کی بچی کو کیا بتاؤں میں......؟ (تبھی اندر سے معیز کی ماں کی آواز آتی ہے)

معیز کی ماں: ......اب اندر بھی آئے گا معیز......یا دو گھنٹے وہیں کھڑا بیوی سے باتیں کرتا رہے گا۔

معیز: (آواز دیتا ہے۔)......اماں آرہا ہوں میں......اماں کا موڈ خراب ہے کیا......؟

عائشہ: (سنجیدہ ہو کر)......ہاں وہ مدیحہ کے رشتے کے لیے کچھ لوگ آئے تھے لیکن کچھ خوش نہیں گئے۔

معیز: (کچھ خفا ہوتا ہے۔)......ایک تو اماں بھی روز روز پتہ نہیں کس کس کو بلا لیتی ہیں۔

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: ماں، معیز، عائشہ

ماں بیٹھی قمیض کی ترپائی کر رہی ہے۔ جب معیز اندر داخل ہوتا ہے۔

معیز: ......السلام علیکم امی......

ماں: ......وعلیکم السلام......آج دیر ہو گئی......؟ (وہیں بیٹھ کر دوائی رکھتا ہے۔)

معیز: ......ہاں بس کچھ کام تھا......آپ کی دوائی لے آیا ہوں......

ماں: (کھانستی ہے)......بیٹھے بٹھائے پتہ نہیں کیسی کیسی بیماریاں لگ جاتی ہیں......ایک پہلے بیٹیوں کے غم ہیں اوپر سے غربت اور رہی سہی کسر اس بیماری نے پوری کر دی......

معیز: ......خوامخواہ فکر نہ کیا کریں امی......بہت لوگوں کو ہو جاتا ہے آج کل بلڈ پریشر......عام بیماری ہو گئی ہے یہ آج کل......نزلے زکام کی طرح......(تسلی دیتا ہے۔)

ماں: ......جس کو تکلیف ہے اُسی کو پتہ ہوتا ہے عام بیماری ہے یا خاص......

معیز: (ہنس کر)......غصہ کیوں کر رہی ہیں امی......

ماں: (گہرا سانس لے کر)......تو اور کیا کروں......؟ اس ہفتے تیسرا رشتہ ہے جو ہاتھ سے نکلا ہے......

معیز: (بے ساختہ)......آپ کو بھی پتہ نہیں کیا جلدی ہے......ابھی پڑھ رہی ہے وہ......پڑھنے دیں......انٹر میں ہی پیچھے پڑ گئی ہیں اُس کے......(کچھ خفا

ماں: ...... تب کون سا ہو گیا ہے رشتہ ...... لوگوں کی پتہ نہیں کیسی کیسی لڑکیوں کو اچھے بر مل جاتے ہیں ...... اور ایک میری خوبصورت سگھڑ و سلیقہ مند بچیوں کے تو نصیب ہی خراب ہیں ...... (تبھی عائشہ معیز کے لیے پانی کا گلاس لے کر آتی ہے اور اُسے دیکھ کر معیز کی ماں چُبھتے ہوئے لہجے میں کہتی ہے۔)

معیز: ...... امی چھوٹی چھوٹی باتوں کی ٹینشن لیں گی تو بلڈ پریشر ہائی ہوتا رہے گا کچھ پانی دو امی کو میڈیسن لیں گی۔ (عائشہ سے کہہ کر اُٹھ جاتا ہے عائشہ وہی پانی کا گلاس ماں کو دے دیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، عائشہ، نور

ننھی نور سو رہی ہے۔ معیز اندر جا کر اُس کے پاس بستر پر بیٹھتا ہے اور اُس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تبھی کھانے کی ٹرے لیے عائشہ اندر آتی ہے۔ اور اُسے ٹوکتی ہے۔

عائشہ: ...... اُسے مت جگاؤ......

معیز: ...... جگا نہیں رہا ...... بس بات کر رہا ہوں اُس سے

عائشہ: (روکتی ہے) ...... اُٹھ جائے گی وہ اُسے تو ویسے بھی پتہ نہیں کیسے پتہ چل جاتا ہے تمہارے آنے کا......

معیز: (بے ساختہ) ...... تم سے زیادہ پرواہ ہے میری بیٹی کو میری......

عائشہ: (ہنس کر ٹرے رکھتی ہے) ...... اچھا ...... اچھا ...... بیٹی کے قصیدے مت پڑھو کھانا کھاؤ......

معیز: ...... کیا بنایا ہے آج......؟ (ٹرے دیکھ کر)

عائشہ: ...... سبزی ہے...... (بے ساختہ)

معیز: ...... پھر سبزی ...... کبھی تو کچھ اچھا بنا لیا کرو...... (کچھ بے دلی سے)

عائشہ: ...... مہینے کے آخری دن ہیں معیز ...... سبزی مل رہی ہے ...... یہی بہت ہے......

معیز: ...... ایک بار گھر کی قسطیں ختم ہو جائیں تو کچھ سکون ملے مجھے...... (بے ساختہ)

عائشہ: ...... رہنے دو ...... پھر کوئی نیا خرچ آ جائے گا......

معیز: (کچھ سوچ کر) ...... اسی لیے تو کوشش کر رہا ہوں باہر جانے کی ...... کم از کم یہ روز روز کی ٹینشن تو ختم ہو گی......

عائشہ: (بے ساختہ) ...... اور تمہارے باہر جاتے جو ایک نئی ٹینشن لگ جائے گی مجھے وہ......

معیز: (مسکرا کر) ...... میں کون سا اکیلا جاؤں گا تمہیں اور نور کو ساتھ لے کر ہی جاؤں گا ...... (اُسے چھیڑتا ہے۔) یہاں پر امی کے ساتھ تو تم ویسے بھی خوش نہیں ہو......

عائشہ: (خفا ہو کر) ...... میں خوش نہیں ہوں یا امی خوش نہیں ہیں......؟

معیز: (بے ساختہ) ...... وہ تو صرف ملیحہ کی وجہ سے ناراض ہو جاتی ہیں کبھی کبھار تم سے...... (سنجیدہ)

عائشہ: ...... کبھی کبھار......؟ ہر دوسرے دن ...... حالانکہ ظفر بھائی سے ملیحہ آپا کی شادی بھی امی کی ضد کی وجہ سے ہی ہوئی ...... یہ تو ظفر بھائی نے بڑا دل دکھایا کہ ہم لوگوں کی بات مان لی ورنہ امی نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ...... میرے اور آپ کے رشتے کو بھی ختم کرنے میں......

معیز: (بے ساختہ) ...... اب اتنی بُری بھی نہیں ہے میری ماں......

عائشہ: (بے ساختہ) ...... میں نے کب کہا وہ بُری ہیں ...... غصہ بُرا ہے اُن کا

معیز: (گہری سوچ میں) ...... یہ جو تنگ دستی ہوتی ہے نا عائشہ یہ ویسے ہی انسان کی زبان میں مٹھاس نہیں رہنے دیتی ...... آدمی کو شکوہ نہ ہو تو بھی وہ شکوہ ہی کرتا رہتا ہے ...... تم نظر انداز کر دیا کرو امی کی باتوں کو......

عائشہ: (مدھم آواز) ...... پہلے کیا کرتی ہوں میں......؟

معیز: (یک دم نور کو ہلتا دیکھ کر) ...... نور اُٹھ گئی......؟

عائشہ: (اُٹھتی ہے) ...... ہاں مجھے بھی لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، جواد، عائشہ، ماں

معیز کی ماں بیٹھی قمیض کی ترپائی کر رہی ہے جب جواد سلام کرتا ہوا اندر آتا ہے۔

(پاس بیٹھ کر)

جواد: ......السلام علیکم خالہ......کیا حال ہے......؟

ماں: (سوئی دھاگہ دیتی ہے)......کیا حال ہونا ہے......؟ یہ ذرا سوئی میں دھاگہ تو ڈال دے

جواد: (منہ بنا کر)......خالہ میرے آتے ہی تجھے عجیب عجیب کام یاد آنے لگتے ہیں......

ماں: (ناراض ہو کر)......لے عجیب کام ہے یہ......؟

جواد: (سوئی دوبارہ دیتا ہے)......اور کیا......؟ کدھر ہے میرا یار......؟

ماں: (دوبارہ ترپائی کرتے ہوئے)......کھانا کھا رہا ہوگا......ابھی آیا ہے کچھ دیر پہلے......
تو بتا اتنے دن سے کہاں تھا......؟ میں نے کتنی بار پوچھا معیز سے......؟

جواد: ......مجھے پتہ ہوتا کہ خالہ کو یاد آؤں گا میں تو اتنے دن غائب کیوں رہتا......

ماں: ......مذاق اُڑا رہا ہے پر بتا نہیں رہا......(مسکرا کر)

جواد: ......وہ بزنس کے سلسلے میں لاہور گیا ہوا تھا......(بے ساختہ)

ماں: ......بزنس تو ٹھیک جا رہا ہے تیرا......؟ (مسکرا کر)

جواد: ......فرسٹ کلاس خالہ......آپ کی دُعائیں ہیں ساری......

ماں: (بے ساختہ کہتی ہے)......ماشاءاللہ......دُعائیں تو میں معیز کے لیے بھی بہت کرتی
ہوں مگر روز بہ روز کام خراب ہو رہا ہے اُس کا......(کندھے کو تھپک کر)

جواد: ......آپ پریشان نہ ہوں خالہ......کاروبار میں اُتار چڑھاؤ چلتا رہتا ہے......ٹھیک
ہو جائے گا سب کچھ......(تبھی اندر سے نکلتی عائشہ کو دیکھ کر بے تکلفی سے کہتا ہے)
......عائشہ ذرا چائے کا ایک کپ تو دینا......(تبھی معیز بھی اندر سے نکل آتا ہے۔)

معیز: ......تو یاد آ گئی ہمارے گھر کی......؟ کہاں مرا ہوا تھا تو اتنے دن سے......؟ (مسکرا کر)

جواد: ......بتاتا ہوں یار......تمیز سے تو پوچھ......

معیز: (بے ساختہ)......یعنی دو جوتے مار کر پوچھوں تجھ سے......؟

جواد: (کچھ مصنوعی سنجیدگی)......خالہ دیکھا ہے اسے......جب سے اس کی بیوی آئی ہے
ایسی ہی باتیں کرتا ہے یہ......لگتا ہے بیوی بڑی پٹائی کرتی ہے اس کی......

عائشہ: (جاتے جاتے پلٹ کر)......مجھے خوامخواہ میں کیوں لا رہے ہو بیچ میں......معیز نے
پوچھا ہے اسی کی بات کرو......(بے ساختہ شرارتی انداز)

جواد: ......تم تو ویسے ہی رقیب ہو ہماری......میرے اور معیز کے درمیان آ گئی ہو۔

//Cut//

Scene No # 18-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، فرحان، عائشہ

معیز دروازے پر دستک کی آواز سے جیسے اپنی سوچوں سے باہر آتا ہے۔ فرحان سو رہا ہے۔ وہ چونک کر دروازے کی طرف دیکھتا ہے۔ دروازہ آہستہ آہستہ کھل رہا ہے۔ ایک ٹرے میں چائے کا ایک کپ اور پانی کا ایک گلاس لیے عائشہ بے حد گھبرائی ہوئی اندر آتی ہے۔

عائشہ: ......یہ میں چائے لائی تھی۔

معیز: ......میں نے منع کیا تھا......

عائشہ: ......ہاں لیکن میں نے سوچا آپ کو ضرورت ہوگی۔

معیز: ......وہاں رکھ دو......(عائشہ اُس کے سامنے پڑے ٹیبل پر وہ ٹرے رکھ دیتی ہے۔
پھر وہ جانے لگتی ہے لیکن دروازے کے پاس جا کر ٹھٹھکتی ہے یوں جیسے وہ کچھ
کہنا چاہ رہی ہو۔ پھر وہ پلٹتی ہے۔ سر جھکائے بے حد)

عائشہ: ......بہت دنوں سے آپ سے کچھ کہنا چاہ رہی تھی (مدھم آواز میں)

Voice over

معیز: ......تو بالآخر اُسے خیال آ گیا کہ اُسے مجھ سے ایکسکیوز کرنا چاہیے وہ سب کچھ جو اُس نے مجھ سے کیا اُس کے لیے اُسے شرمندہ ہونا چاہیے۔ (وہ اُس کے حلیے پر نظر ڈالتے ہوئے مدھم آواز میں کہتا ہے۔ ملگجے کپڑے میں وہ دو مختلف رنگوں کی شلوار اور قمیض پہنے ہوئے ہے اور وہ لباس اُس پر بے حد ڈھیلا ہے۔)

معیز: ......کہو......

عائشہ: (وہ رُک رُک کر اُسے دیکھے بغیر کہتی ہے اور اُس کے لفظ جیسے معیز کو مایوس کرتے ہیں۔)......مجھے انیلا کی موت کا بہت افسوس ہے......بہت بڑا صدمہ ہے آپ کے اور فرحان کے لیے......

معیز: ......بس یہی کہنا تھا تمہیں......؟

عائشہ: ......ہاں......

معیز: (بے حد ٹھنڈے لہجے میں)......Thank you......(عائشہ ایک نظر فرحان پر ڈالتے ہوئے کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

معیز چائے کے کپ سے اُٹھتی بھاپ کو دیکھتا رہتا ہے، (بڑبڑاتا ہے)

معیز: ......صدمہ......؟ تمہیں احساس نہیں ہے کہ وہ کون سا صدمہ ہے جو میں پچھلے 14 سال سے لے کر پھر رہا ہوں......

//Cut//

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، نور

نور اپنے بیڈ میں سو رہی ہے۔ عائشہ اپنے بیڈ میں بیٹھی جاگ رہی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں نمی ہے۔ وہ جیسے بہت گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ

عائشہ فجر کے بعد روز کی طرح کچن میں آتی ہے اور سنک کی طرف جاتی ہے اور پھر ٹھٹھک جاتی ہے۔ سنک کے پاس شیلف پر ٹرے میں وہ چائے کا کپ اور گلاس جوں کا توں رکھے ہیں۔ چائے پر بالائی کی ایک تہہ جمی ہے۔ وہ چپ چاپ اُسے دیکھتی رہتی ہے اُس کی آنکھوں میں بے حد رنج ہے۔

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: پورچ

کردار: نور، معیز

معیز پورچ میں گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہے۔ نور اپنے بیگ میں کچھ کتابیں رکھ رہی ہے۔ اور کتابیں رکھتے ہوئے وہ باہر آتی ہے اور معیز کو دیکھ کر ٹھٹھک جاتی ہے۔ معیز اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: ......ڈرائیور چھٹی پر ہے آج...... میں نے سوچا میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں......

نور: (سرد لہجہ)......اس کی ضرورت نہیں...... جب ڈرائیور چھٹی پر ہوتا ہے تو میں بس پر جاتی ہوں......بس سٹاپ پاس ہی ہے یہاں......

معیز: (ٹوکتا ہے)......لیکن آج میں تمہیں چھوڑ کر آؤں گا...... بس سٹاپ جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی تمہیں...... (نور ماتھے پر بل لیے اُسے دیکھتی رہتی ہے۔ پھر کچھ کہے بغیر گاڑی کی طرف بڑھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، نور

معیز گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ نور اُس کے برابر میں بیٹھی بے تاثر چہرے کے ساتھ گاڑی سے باہر دیکھ رہی ہے۔ معیز چند بار اُسے دیکھتا ہے پھر کہتا ہے۔

معیز: ......کیا subjects ہیں تمہارے......؟ (وہ جواب نہیں دیتی اُسی طرح باہر دیکھتی رہتی ہے۔ معیز جیسے کچھ embarrass ہوتا ہے اور پھر کہتا ہے۔)

معیز: ......کتنے دوست ہیں تمہارے......؟ (وہ اب بھی اُسی طرح کھڑکی سے باہر دیکھتی رہتی ہے۔)

معیز: (معیز پھر کچھ شرمندہ ہو کر کہتا ہے۔)......کون سا subject تمہارا fav ہے......؟ (وہ اب بھی گاڑی کے اندر نہیں دیکھتی نہ ہی جواب دیتی ہے۔ معیز اس دفعہ ہلکی سی خفگی کے ساتھ اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ......میں تم سے بات کر رہا ہوں نور...... (وہ یک دم سرد لہجے میں باپ کو دیکھتی ہے پھر کہتی ہے۔)

نور: ......جانتی ہوں آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں...... اس میں چلانے والی کیا بات ہے......؟

معیز: (یک دم حیرانی سے اُسے دیکھ کر)...... میں تم پر چلا نہیں رہا۔

نور: ......you are shouting at me...... آپ اس طرح اپنے بیٹے سے تو بات نہیں کرتے...... اُسے تو نہیں ڈانٹتے......

معیز: (بے ساختہ)...... ڈانٹتا ہوں اُسے بھی ...... جب وہ کچھ غلط کرتا ہے ...... میں باپ ہوں ڈانٹ کا حق رکھتا ہوں......

نور: (بے ساختہ)...... تو اُسے ڈانٹیں مجھے نہیں ...... کیونکہ اُسے پاس رکھ کر پالا ہے آپ نے...... مجھ سے ایک guest کی طرح ملنے آئے ہیں ...... So behave like a good guest.

معیز: (بے حد سنجیدہ)...... میں guest نہیں ہوں ...... I am your father.

نور: (دوٹوک انداز)...... اگر چوائس ہوتی میں کبھی آپ کی اولاد بننا پسند نہ کرتی......؟

معیز: (شاکڈ)...... کیوں؟

نور: ...... جواب اتنے سارے ہیں میرے پاس کہ میرا کالج آجائے گا لیکن جواب ختم نہیں ہوں گے ...... (گاڑی اُس کے کالج کے سامنے رُک جاتی ہے)...... ایک جملہ میں سننا چاہتے ہیں تو جواب یہ ہے ...... کہ آپ اچھے باپ نہیں ہیں لیکن اچھا باپ بننے سے پہلے اچھا انسان ہونا ضروری ہوتا ہے...... (وہ کہہ کر گاڑی سے اُتر جاتی ہے معیز ساکت بیٹھا رہ جاتا ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 5

Scene No # 1

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز بے حد اَپ سیٹ اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اُس کے کانوں میں نور کی آواز آرہی ہے۔ وہ جیسے کسی مجسمے کی طرح بیٹھا ہوا ہے۔

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

عائشہ نور کے پاس بیٹھی اُسے سمجھا رہی ہے۔

عائشہ: ...... کیوں کر رہی ہو اس طرح نور......؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں......؟

نور: (بے ساختہ)...... میرا دماغ خراب ہو گیا ہے...... مجھے لگتا ہے بہت جلد میں مکمل طور پر پاگل ہو جاؤں گی......

عائشہ: (مدھم آواز)...... امی نے بھی فون کیا تھا...... وہ بھی ناخوش ہیں تمہارے ہارون سے شادی سے انکار پر......

نور: (تلخی سے)...... وہ ناخوش ہیں تو میں کیا کروں......؟ ...... اتنے سالوں سے آپ ناخوش ہیں......؟ میں ناخوش ہوں ...... نانی نے کیا کیا ہمارے لیے......؟ ...... ظفر انکل نے کیا کیا ہمارے لیے......؟ (تلخی سے)

عائشہ: ...... وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے...... اُن کا قصور نہیں ہے اس سارے معاملے میں...... کسی کی غلطی نہیں ہے...... میرے ساتھ جو کچھ ہوا یہ میری غلطی ہے...... (رنجیدہ)

نور: ...... لیکن میری تو کوئی غلطی نہیں ہے ...... پھر میں کیوں کفارہ ادا کروں......؟ ...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......کون کہہ رہا ہے تم سے کفارہ ادا کرنے کو......؟ (زچ ہو کر)

نور: (زچ ہو کر)...... یہ شادی اور کیا ہے......؟ احسان...... احسان...... احسان...... میں تنگ آ گئی ہوں یہ سن سن کر...... کہ اگر ہارون شادی نہیں کرے گا تو مجھ سے کوئی شادی نہیں کرے گا...... مجھے تو شادی کے نام سے ہی نفرت ہو گئی ہے......

عائشہ: (مدھم آواز)...... تم ہارون کو پسند کرتی تھی......

نور: (بے ساختہ)...... ہاں تب تک جب تک آپ سب نے مل کر اُسے میرے سر پر مسلط کرنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا......

عائشہ: ......نور تم...... (بات کاٹ کر)

نور: ...... میں آپ کی طرح اپنی زندگی خراب نہیں کر سکتی...... مجھے مدر ٹریسا بننے کا شوق نہیں ہے...... مجھے آپ کی طرح کسی قیدِ تنہائی نہیں کاٹنی...... (وہ کہہ کر باہر چلی جاتی ہے۔ عائشہ گنگ اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔ پھر جیسے بڑبڑاتی ہے۔

عائشہ: ......قیدِ تنہائی......؟ قیدِ تنہائی......؟ (بے حد حیرت اور بے یقینی سے بڑبڑاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

فرحان تیار ہو کر واش روم سے نکلتا ہے۔ معیز اُس کے انتظار میں ایک اخبار پڑھ رہا ہے اُسے باہر آتا دیکھ کر وہ اخبار رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: ......چلیں......؟

فرحان: ......نور آپا کو بھی ساتھ لے لیں......؟

معیز: ......نور......؟ وہ نہیں جائے گی......؟

فرحان: ......How do you know?

معیز: ......تم پوچھ لو اُس سے......

فرحان: ......اوکے...... (کہتا ہوا کچھ خوش خوش دروازے کی طرف جاتا ہے پھر دروازے کے پاس جا کر رُک کر پلٹ کر معیز کو دیکھتا ہے وہ اُسے ہی دیکھ رہا ہے۔)

معیز: ......Now what?

فرحان: ......آنٹی سے بھی پوچھ لوں......؟ (معیز اُس کے سوال پر جیسے حیران رہ جاتا ہے۔ اُس کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، عائشہ، فرحان

عائشہ کچھ کپڑے الماری میں رکھ رہی ہے۔ جب دروازے پر دستک دے کر فرحان اندر آتا ہے۔ سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی نور بے حد خفگی کے عالم میں اُس کی دستک پر پلٹ کر دیکھتی ہے اور پھر اُسے دیکھتے ہی کہتی ہے۔

نور: ......کیا ہے......؟

فرحان: We are going out Would you like to come along? (بے حد سخت لہجہ میں)

نور: ......No...... (کچھ مایوس ہو کر عائشہ سے وہ اُس کے سوال پر جیسے حیران ہوتی ہے اور پھر بڑبڑا کر کہتی ہے۔

فرحان: ......اور آپ......؟

عائشہ: ......میں......؟ میں باہر نہیں جاتی......

فرحان: (بے ساختہ)......کیوں......؟

نور: (مداخلت کرتی ہے اور اُسے جھڑک دیتی ہے)...... تمہیں کیا ہے......؟ تم اپنے کام سے کام رکھو...... باہر جا رہے ہو نا جاؤ...... (فرحان کچھ نادم سا کمرے سے نکل جاتا ہے۔ کچھ اپ سیٹ ہو کر)

عائشہ: ......کیوں اس طرح بات کرتی ہو اُس کے ساتھ......؟

نور: ......دماغ خراب ہے میرا اس لیے......

عائشہ: (کچھ دیر کے بعد)...... چلے جانا چاہیے تھا تمہیں اُس کے ساتھ...... کتنے پیار سے بلانے آیا تھا وہ تمہیں...... (وہ بے حد ڈسٹربڈ انداز میں بولتے ہوئے اپنی کتاب دیکھتی رہتی ہے)

نور: ......ان fantacies کی ضرورت نہیں رہی اب مجھے...... اُسے ضرورت ہے تا وہ

جائے اپنے باپ کے ساتھ...... (عائشہ اُسے دیکھتی رہتی ہے)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: پورچ

کردار: معیز، فرحان

معیز ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہے فرحان گاڑی میں بیٹھتا ہے۔ معیز گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مدھم آواز میں اُسے کہتا ہے۔

معیز: ......میں نے تمہیں کہا تھا نا......

فرحان: She was studying (جیسے جھوٹ بولتا ہے نور کو بچانے کے لیے معیز مسکرا دیتا ہے فرحان نظریں بچا کر باہر دیکھنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، فرحان

معیز گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ فرحان ساتھ بیٹھا ہے۔ وہ باہر دیکھتے ہوئے یک دم پلٹ کر معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی باہر نہیں جاتیں...... why?

معیز: ......کس نے کہا تم سے......؟

فرحان: (بے ساختہ)......انہوں نے خود کہا مجھ سے...... (بہت دیر کچھ بول نہیں پاتا پھر نظریں چرا کر کہتا ہے۔)

معیز: ......شاید اُسے پسند نہیں ہے باہر جانا......

فرحان: (کچھ اَپ سیٹ)...... why?...... That's so weird. (یک دم کھڑکی سے باہر اشارہ کرتے ہوئے بات بدلتا ہے۔)

معیز: ......look outside......یہ جو بلڈنگ ہے نا......یہ 200 years پرانی ہے......

(فرحان بھی باہر دیکھنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: شاپنگ مال

کردار: معیز، فرحان

فرحان شاپنگ مال میں ایک شاپ کے ڈسپلے میں لگے ہوئے ایک سوٹ کے سامنے رُک جاتا ہے۔ معیز بھی اُس کے پاس رُک جاتا ہے۔

فرحان: This is lovely.

معیز: (نظر ڈالتے ہوئے) Yes, it`s nice.

فرحان: (بے ساختہ) Can we buy it?

معیز: (حیران ہو کر)......کس کے لیے......؟

فرحان: (بے ساختہ)......آنٹی کے لیے......؟

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر نظر چرا کر کہتا ہے۔)......وہ ایسے کپڑے نہیں پہنتی......

فرحان: (حیران ہو کر)......کیوں...... It will look good on her?

معیز: (ٹالتے ہوئے)......آؤ آگے چلتے ہیں......دیر ہو رہی ہے......گھر بھی جانا ہے......

فرحان: (بے ساختہ)...... I want to buy her something..

معیز: (ٹالتے ہوئے)......ابھی تم یہیں ہو......پھر کسی دن buy کر لینا کچھ...... (کہتے ہوئے شاپ کے اندر جانے لگتا ہے۔)

فرحان: And won't you like to buy something ......Why not today? for Noor Apa? (معیز قدرے بے بس انداز میں اُس کے پیچھے اندر جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: کچن

کردار: فرحان، عائشہ

عائشہ کچن کا کام کر رہی ہے جب فرحان دو شاپر پکڑے اندر آتا ہے۔ عائشہ اُسے آتا دیکھ کر مسکراتی ہے۔

عائشہ: ......آ گئے تم......بہت دیر لگا دی......

فرحان: (مسکرا کر) ہم ڈنر کے لیے رُک گئے تھے......

عائشہ: (چونک کر)...... کھانا کھا آئے......؟ میں تو انتظار کر رہی تھی کہ تم لوگ آؤ تو کھانا لگاؤں......

فرحان: ...... پاپا دادی کو بتا کر گئے تھے کہ ہم کھانا باہر کھائیں گے......This is for you.

عائشہ: (عائشہ اُس کی بات پر کچھ نہیں کہتی۔ وہ بے ساختہ ایک شاپر دیتا ہے اُسے چونک کر)...... یہ کیا ہے......؟

فرحان: (بے ساختہ)...... آپ کے لیے کچھ buy کیا ہے میں نے...... (عائشہ کچھ حیرانی سے اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے شاپر کھولتی ہے اور وہ سوٹ نکالتی ہے پھر حیران ہو کر فرحان کو دیکھتی ہے۔ بے حد ایکسائیٹڈ)

فرحان: You liked it?

عائشہ: (ٹالتے ہوئے)...... بہت اچھا ہے...... لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی...... میرے پاس بہت کپڑے ہیں

فرحان: (بے ساختہ)...... لیکن اتنے اچھے تو نہیں ہیں نا...... (وہ اُس کے جملے پر اُس کا چہرہ دیکھ کر رہ جاتی ہے پھر نظریں چرا لیتی ہے۔ ایک اور شاپر اُسے دیتا ہے)

فرحان: ...... اور یہ پاپا نے نور آپا کے لیے چیزیں خریدی ہیں...... (عائشہ شاپر پکڑے ہوئے مدھم آواز میں اُس سے کہتی ہے)

عائشہ: thank you......

فرحان: (وہ مسکراتا ہے).you are welcome (وہ کہہ کر چلا جاتا ہے۔ وہ شاپر پکڑے اُسی طرح کھڑے اُسے جاتا دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، نور

نور کوئی کتاب اپنے بستر پر بیٹھی پڑھ رہی ہے جب عائشہ شاپر پکڑے اندر آتی ہے اور آ کر نور کے پاس بستر پر بیٹھ جاتی ہے۔ پھر وہ شاپر نور کے سامنے رکھتے ہوئے کہتی ہے۔ ہلکی سی خوشی۔

عائشہ: ...... دیکھو تمہارے پاپا تمہارے لیے چیزیں لے کر آئے ہیں...... فرحان دے کر گیا

ہے یہ...... (نور کچھ کہے بغیر ماں کو گھور کر دیکھتی ہے پھر اُسی انداز میں شاپر کھولنے لگتی ہے اور اُس میں سے چیزیں نکالتی ہے۔)

نور: ...... اوہ ایک عدد پرس...... وری نائس...... اور ایئر رنگز another pair of earrings...... (طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے ایک ایک چیز نکال کر)...... ایک بریسلیٹ...... And cosmatics...... great...... سب کچھ برانڈڈ ہے...... یہی سب کچھ تو چاہیے تھا مجھے...... انہیں سب کو لینے کے لیے تو مر رہی تھی میں...... اب یہ سب کچھ مل گیا ہے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا...... میرا خیال ہے مجھے thank you تو ضرور کہہ کر آنا چاہیے...... آخر انہوں نے اتنا روپیہ خرچ کیا ہے...... (پھر دوسرا شاپر اُٹھاتی ہے اور کھول کر دیکھتی ہے) اور یہ کیا ہے؟ (بے ساختہ شاپر پکڑ کر)

عائشہ: ...... فرحان میرے لیے لایا ہے۔

نور: (طنزیہ)...... فرحان لایا ہے یا آپ کے شوہر نے بھیجا ہے......؟ کتنا خیال پیدا ہو گیا ہے انہیں آپ کا...... اپنی دوسری بیوی کے مرنے کے بعد......

عائشہ: (نظریں ہٹا کر)...... انہوں نے نہیں خریدا یہ...... وہ خریدتے تو یہ رنگ کبھی نہ خریدتے...... انہیں پتہ ہے یہ رنگ مجھے پسند نہیں تھا...... فرحان نے ہی خریدا ہو گا یہ......

نور: (کچھ رنجیدہ کچھ طنزیہ)...... آپ کو کیا پسند ہے کیا نہیں...... آپ کو لگتا ہے اُن کو آج بھی یاد ہے......؟

نور: ...... کوئی حد ہے آپ کی خوش فہمیوں کی......؟ (شاپر پکڑنا چاہتی ہے)...... یہ بھی دیں مجھے میں واپس کر کے آتی ہوں اُنہیں......

عائشہ: (روکتی ہے)...... نہیں یہ فرحان لایا ہے......

نور: ...... اور فرحان کون ہے......؟ رشتہ یاد ہے اُس سے آپ کو......؟

عائشہ: (مدھم آواز)...... یاد ہے......

نور: (بے ساختہ)...... تو......؟

عائشہ: (رنج سے)...... تم سب کچھ بھول کیوں نہیں جاتیں نور......؟

نور: (اسی انداز میں)...... آپ سب کچھ یاد کیوں نہیں رکھتیں امی......؟ (عائشہ کچھ بول نہیں پاتی نور اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اُسے دیکھتی رہتی ہے پھر اپنا شاپر اُٹھا کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز، فرحان، نور

فرحان ایک سٹوری بک کھولے کرسی پر بیٹھا پڑھ رہا ہے۔ معیز اپنی وارڈروب سے کچھ کپڑے نکال رہا ہے۔ جب دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ (معیز ٹھٹھک کر)

معیز: ......یس کم اِن......

معیز: (نور شاپر پکڑے اندر آتی ہے)......اوہ آؤ نور (فرحان بھی متوجہ ہوتا ہے)

نور: ......یہ چیزیں دینے آئی تھی......

معیز: (بے ساختہ)...... کیوں......؟ تمہیں پسند نہیں آئیں......؟ اگر پسند نہیں آئیں تو میرے ساتھ جا کر تبدیل کر لینا......

نور: (بات کاٹ کر کچھ غصے کچھ تکلیف سے)...... Please stop it stop toying with me. آپ کے ساتھ جا کر آج تک کیا کیا ہے میں نے...... کہ یہ آخر کر رہے ہیں مجھے آپ......؟ Do not try to bribe me.

معیز: (اَپ سیٹ ہو کر)......محبت سے لایا تھا میں یہ سب کچھ......

نور: (بات کاٹ کر)...... مجھے ضرورت نہیں ہے آپ کی محبت کی...... آپ کا اگر یہ خیال ہے کہ اس طرح کی چیزوں سے آپ مجھے اس شادی پر تیار کر لیں گے تو بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ کو...... (بے ساختہ)

معیز: ......شادی کی بات کس نے کی ہے تم سے......؟ تم نہیں کرنا چاہتیں...... نہیں ہوگی Trust me......

نور: I wish I could. (وہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ معیز کھڑا تکلیف دہ نظروں سے اُسے دیکھتا رہتا ہے۔ فرحان باپ کو دیکھتا ہے اور پھر اُس دروازے کو جس سے وہ گئی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ

عائشہ اپنی الماری کھولے کھڑی ہے جس میں چند سوٹ لٹکے ہوئے ہیں...... چند پرانے سوٹ...... وہ کچھ دیر ان کپڑوں کو دیکھتی رہتی ہے۔ پھر اُن میں شاپر سے نکال کر وہ فیروزی سوٹ لٹکا دیتی ہے۔ بہت دیر خالی نظروں سے بے مقصد وہ اپنی الماری میں لٹکے اُس سوٹ اور دوسرے کپڑوں کو دیکھتی رہتی ہے پھر الماری بند کر دیتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: معیز، مدیحہ، ماں

مدیحہ ماں کے پاس بیٹھی ہے۔ معیز بھی بیٹھا ہے اور اُس سے بات کر رہا ہے۔

معیز: ......سلمان کیسا ہے؟

مدیحہ: ......ٹھیک ہیں وہ!

معیز: (بے ساختہ)...... میں ملنے کے لیے آنا چاہتا تھا...... وہ تو نہیں آیا مجھ سے ملنے...... میں نے سوچا میں ہی چلا جاؤں...... (بے ساختہ)

مدیحہ: ...... رہنے دیں بھائی...... آپ ملنے آئیں گے اور سیدھے منہ بات بھی نہیں کریں گے وہ آپ سے...... مجھے تکلیف ہوگی...... (مدھم آواز رنجیدہ)

معیز: ......مجھ سے کیا ناراضگی ہے اُس کی......؟ میری تو اتنے سالوں میں شاید پانچ دس بار بات ہوئی ہوگی اُس سے......

مدیحہ: (بے ساختہ)......اسی بات کا گلہ ہے اُنہیں......

معیز: (سنجیدہ)......لیکن اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے...... میں نے جب بھی تمہیں فون کیا......وہ کبھی گھر پر ہی نہیں ہوتا تھا......

مدیحہ: (بے ساختہ)...... گھر پر ہوتے بھی تو مرضی ہوتی تو بات کرتے...... آپ کے فون پر بھی طعنے ملتے تھے مجھے کہ بھائی انگلینڈ میں بیٹھ کر عیش کر رہا ہے...... دو دو بیویاں کی ہوئی ہیں اُس نے......بہن کے لیے کیا کیا ہے اُس نے......؟

ماں: (بے حد رنجیدہ اور پریشان)...... جان کا عذاب بن کر رہ گیا ہے یہ داماد تو......

معیز: (سنجیدہ)......جو کچھ ہو سکا وہ تو کرتا رہا ہوں میں مدیحہ...... بے پرواہ تو کبھی بھی نہیں رہا تم سے......

مدیحہ: (آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ)...... جو بھی کرتے اُن کے لیے کم ہے معیز بھائی......

......میری بس قسمت خراب تھی ...... بچے نہ ہو گئے ہوتے تو میں کب کا اس آدمی کو چھوڑ دیتی ...... (تبھی عائشہ چائے کی ٹرے لیے اندر آتی ہے۔ معیز کی ماں اُسے دیکھ کر بے حد تلخی سے کہتی ہے۔)

ماں: ......قسمت خراب نہیں تھی کسی کا گناہ سامنے آ گیا ...... ورنہ میری بیٹی سکھی ہوتی اپنے گھر...... (عائشہ کا رنگ فق ہو جاتا ہے معیز کے چہرے کا رنگ بھی تبدیل ہو جاتا ہے عائشہ کپکپاتے ہاتھوں سے چائے کی ٹرے رکھ کر وہاں سے چلی جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن

جگہ: کالج

کردار: نور، سارہ

نور سارہ کے ساتھ کالج کے ایک کوریڈور میں چل رہی ہے۔ وہ بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔ پھر یک دم وہ سارہ سے کہتی ہے۔

نور: ......میں کچھ دن تمہارے گھر رہنے کے لیے آ سکتی ہوں......؟ (حیران ہو کر)

سارہ: ......ہاں...... ہاں...... ضرور...... لیکن کیا ہوا......؟

نور: (بے ساختہ)...... میرا اُس گھر میں رہنے کو جی نہیں چاہتا......

سارہ: (حیران)...... کیوں نور...... ابھی تو تمہارے پاپا بھی یہاں ہیں......؟

نور: (بے حد تلخی سے)...... اسی وجہ سے تو...... وہ جا نہیں رہے...... میرا دم گھٹتا ہے وہاں پر...... اُنہیں دیکھ کر اُن کے بیٹے کو دیکھ کر...... کچھ دن کے لیے آ جاؤں تمہارے پاس......؟ (اُس کا کندھا تھپک کر)

سارہ: ......اس طرح کیوں پوچھ رہی ہو......؟ تمہارا اپنا گھر ہے جب جی چاہے...... آ جاؤ ......لیکن تمہارے پاپا اجازت دے دیں گے......؟

نور: (تلخی سے ہنس کر)...... اُن کو کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں کہاں ہوں اور کہاں نہیں...... اتنے سال اُن کو پتہ نہیں تھا...... تو اب چند دن سے کیا ہو جائے گا......؟

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: عائشہ، معیز، معیز کی ماں

معیز کی ماں بے حد غصے کے عالم میں عائشہ سے بات کر رہی ہے۔ عائشہ بے حد پریشان ہے۔

ماں: (غصے سے)...... کس سے پوچھ کر گئی ہے وہ......؟

عائشہ: (بے حد پریشان)...... اُس نے مجھے بھی نہیں بتایا...... سارہ کے گھر سے فون کر کے کہا ہے...... کہ وہ چند دن وہاں رہے گی...... (پریشان)

ماں: ......اتنی جرأت اُس کی ...... پتہ نہیں سارہ کے گھر گئی ہے یا کہاں گئی ہے...... (بے حد غصے سے)

عائشہ: ......سارہ کے گھر ہی ہے وہ...... (غصے سے)

ماں: ......تمہاری گواہی کی ضرورت نہیں ہے مجھے ...... یہ سب تمہاری ہی تربیت کا نتیجہ ہے کہ جوان جہاں لڑکی منہ اُٹھائے گھر سے غائب ہو گئی ہے۔ (تبھی معیز اندر آتا ہوا یہ سب کچھ سن لیتا ہے۔)

معیز: ......کیا ہوا......؟ (غصے سے عائشہ کچھ اور پریشان ہوتی ہے۔)

ماں: ......تمہاری بیٹی چلی گئی ہے گھر سے......

عائشہ: (بے حد پریشان)...... وہ کچھ دن کے لیے کسی دوست کے گھر گئی ہے......

معیز: (بے حد سنجیدہ)...... کس سے پوچھ کر گئی ہے......؟

ماں: (تلخی سے اور طنزیہ)...... اس گھر میں ہے کون ...... جس سے وہ پوچھے گی ...... یہی خودسری تھی اس کی ......جس کی وجہ سے شادی کروا رہی تھی میں اُس کی......

معیز: ......اُسے فون کرو اور گھر آنے کے لیے کہو...... (عائشہ سے)

عائشہ: ......وہ میری بات نہیں مان رہی...... (سنجیدہ)

معیز: ......نمبر لے کر آؤ اُس کا......

//Cut//

Scene No # 15

وقت: شام

جگہ: سارہ کا بیڈروم

کردار: سارہ، نور

دونوں سارہ کے بیڈروم میں بیٹھی TV دیکھ رہی ہیں جب نور کا موبائل بجنے لگتا ہے۔

وہ کچھ بےزاری سے اپنے سیل کو اُٹھا کر دیکھتی ہے اور بڑبڑاتی ہے۔

نور: (تلخی سے)...... ایک تو امی بار بار فون کر رہی ہیں...... آخر مجھے چین سے کیوں نہیں بیٹھنے دیتیں یہ...... ہیلو......

معیز: ......ہیلو...... کہاں ہو تم......؟

نور: ......اپنی فرینڈ کے گھر پر......

معیز: ......میں گاڑی بھیج رہا ہوں دس منٹوں میں گھر پہنچو تم......

نور: ......میں دو تین دن بعد خود آ جاؤں گی۔

معیز: ......تم چاہتی ہو میں خود آؤں وہاں پر......

نور: ......مجھے حق نہیں ہے کسی دوست کے گھر جانے کا......؟

معیز: ......اس حق پر ہم بعد میں بات کریں گے...... فی الحال تم گھر پہنچو...... (وہ کہہ کر سختی سے فون بند کر دیتا ہے وہ فون ہاتھ میں لیے بیٹھی رہتی ہے)

سارہ: ......کیا ہوا......؟ آنٹی نے کیا کہا......؟ (وہ جواب دینے کی بجائے بے حد اَپ سیٹ انداز میں اُس کا چہرہ دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: شام

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور، معیز

نور بے حد غصے کے عالم میں عائشہ سے کہہ رہی ہے۔

نور: ......آپ نے میرا نمبر کیوں دیا اُنہیں......؟

عائشہ: (بے ساختہ)...... میں کیسے نہ دیتی...... تم کیوں اس طرح کسی کے گھر گئیں......؟

نور: (بے ساختہ)...... میرا دل چاہا میں چلی گئی...... اس میں کیا برائی ہے......؟ (سنجیدہ)

عائشہ: ......سب پریشان تھے تمہارے بارے میں......؟ (سنجیدہ)

نور: (تلخی سے)...... کب پریشان نہیں ہوتے سب میرے بارے میں......؟ اس گھر میں یہی تو ایک کام رہ گیا ہے سب کو...... لیکن آپ نے کیوں کسی کو بتایا کہ میں سارہ

کے گھر پر ہوں......

عائشہ: (سنجیدہ)...... میں کیسے چھپا سکتی تھی تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کتنی بڑی بےوقوفی کی تم نے...... تمہارے پاپا یہاں نہ ہوتے تو گھر میں طوفان کھڑا ہو جاتا اس پر...... کتنی بے عزتی ہوتی میری......

نور: (تلخی سے)...... بے عزتی......؟ پہلے نہیں ہوتی کیا......؟ (تبھی معیز کی آواز آتی ہے عقب سے وہ ابھی کمرے میں آیا ہے)

معیز: ......تمیز سے بات کرو تم

نور: (اسی انداز میں)...... آپ کرتے ہیں ان کے ساتھ تمیز سے بات......؟ دوسرے کرتے ہیں ان کے ساتھ تمیز کے ساتھ بات......؟ پھر میں کیسے کروں تمیز کے ساتھ بات......؟ (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)

معیز: ......کیوں گئی تھیں تم سارہ کے گھر......؟

نور: (بے ساختہ)...... کیونکہ میں اس گھر میں تنگ آ گئی ہوں...... (یک دم غصے میں آ کر)

معیز: کیا مسئلہ ہے تمہارا......؟ کیا چاہتی ہو تم......؟

نور: (ایک لمبی خاموشی کے بعد)...... آپ چلے جائیں یہاں سے...... یہ چاہتی ہوں میں......

عائشہ: (کچھ گھبرا کر کہنا چاہتی ہے)...... یہ ایسے ہی......

معیز: (عائشہ کی بات سرد آواز میں کاٹ دیتا ہے)...... بولنے دو اُسے...... سننا چاہتا ہوں میں اُسے...... میں یہاں ہمیشہ کے لیے نہیں آیا...... تمہاری شادی کا ایشو نہیں ہوتا تو اب بھی نہ آتا......

نور: (بے حد سرد مہری سے)...... اب میری شادی کا ایشو نہیں رہا...... اب جائیں آپ...... (معیز کھڑا اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتا رہتا ہے۔ نور بھی اتنی ہی بےخوفی سے کھڑی رہتی ہے۔ پھر معیز یک دم پلٹتا ہے اور کمرے سے نکل جاتا ہے۔ عائشہ بے اختیار جیسے اُس کے پیچھے جانا چاہتی ہے۔ لیکن پھر کچھ بے بسی سے رُک کر نور کو دیکھتی ہے۔)

نور: ......ان پر ترس مت کھائیں...... انہوں نے ہم پر کبھی ترس نہیں کھایا۔

عائشہ: (یک دم روتے ہوئے کہتی ہے)...... تمہارا باپ ہے وہ......

نور: ......یہی تو مسئلہ ہے سارا...... یہی تو مسئلہ ہے...... (بے حد عجیب انداز میں بڑبڑاتی

ہے آواز میں رنج ہے اذیت ہے اور تلخی بھی)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز اپنے بیڈروم میں اکیلا بیٹھا بے حد اَپ سیٹ انداز میں کچھ سوچ رہا ہے۔ وہ جیسے بے حد پریشان ہے۔ نور کی باتیں اُس کے کانوں میں بار بار گونج رہی ہیں۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: معیز، ماں

معیز ماں کے پاس بیٹھا بے حد سنجیدگی سے اُن سے کہہ رہا ہے۔

معیز: امی مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے......

ماں: (اطمینان سے)...... ہاں ...... ہاں بولو نور کے حوالے سے کوئی بات کرنی ہوگی......

(سنجیدہ کچھ رُک کر کہتا ہے)

معیز: ......نور اور عائشہ دونوں کے حوالے سے......

ماں: ......کیا بات ہے......؟ (چونکتی ہے)

معیز: ...... میں ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں اُن دونوں کو...... (ماں کو جیسے شاک لگتا ہے۔ معیز کی ماں بے حد شاکڈ انداز میں اُسے دیکھ رہی ہے۔)

ماں: ......کیا مطلب......؟ کہاں لے جاؤ گے اُنہیں......؟

معیز: (سنجیدہ)......UK...... ابھی وزٹ ویزہ پر لے جاؤں گا...... میں بہت ڈر گیا ہوں نور کے رویے سے...... اُسے ساتھ رکھنا ضروری ہوگیا ہے اب......

ماں: (تلخی سے)...... یہی تو چاہتی ہیں وہ ماں بیٹی...... یہی تو پلان تھا اُن کا...... یہ سب کچھ کرنے کا مقصد ہی بلیک میل کرنا تھا تمہیں...... کہ تم تنگ آ کر اُنہیں ساتھ لے کر جاؤ...... تم سمجھتے کیوں نہیں ہو......

معیز: (بے ساختہ بات کاٹ کر)...... یہ پلان ہو یا جو بھی ہو...... نور بہت بگڑ گئی ہے...... میں اُسے اس طرح اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اب یہاں۔

ماں: (بے ساختہ) کون کہہ رہا ہے چھوڑنے کو......؟ اسی لیے تو کہہ رہی ہوں شادی کر دو اُس کی...... چار لوگ بلا کر نکاح پڑھاؤ...... اور رخصت کرو اُسے اس گھر سے...... ہارون اور ملیحہ خود ہی سنبھال لیں گے اُسے......

معیز: (خفا انداز میں)...... شادی کر دوں اُس کی......؟ اپنی مصیبت اُتار کر دوسروں کے گلے میں ڈال دوں...... وہ شادی کے بعد ایسی حرکتیں کرے گی تو کیا ہوگا...... ایک باپ کے طور پر پریشان ہوتا ہوں میں یہ سوچ کر۔

ماں: (بے ساختہ)...... کہا ہے نا تمہیں ملیحہ اور ہارون سنبھال لیں گے اُسے...... وہاں ماموں اور نانی بھی ہیں اُس کے...... ٹھیک کر لیں گے اُسے سب مل کر......

معیز: (سنجیدہ)...... جو کام میرا ہے وہ مجھے ہی کرنے دیں...... میں پہلے ہی اپنی بیٹی کو آپ لوگوں کے سر پر چھوڑ کر بہت شرمندہ ہوں...... اب شادی کر کے نئی شرمندگی مول نہیں لے سکتا......

ماں: (تلخی سے)...... ہم نے کیا کیا ہے......؟ ہم نے اولاد پال دی ہے تمہاری یہ گناہ ہے ہمارا......؟

معیز: (بے ساختہ رنج سے)...... میں اپنی اولاد کی ایسی پرورش نہیں چاہتا تھا امی......

ماں: (تلخ اور طنزیہ انداز میں)...... تو اُس کی ماں کو کہو جا کر...... جس نے تربیت کی ہے اُس کی...... جس کے خون کا اثر آیا ہے اُس میں......؟ ہم تو رسیاں ڈال ڈال کر رکھتے رہے ہیں تمہاری بیٹی کو...... اس سے بڑھ کر اور کیا کرتے......

معیز: (بے ساختہ جتاتے ہوئے)...... خون تو میرا بھی ہے...... آپ کا بھی ہے اُس میں...... ہمارا بھی اثر آنا چاہیے تھا اُس میں......

ماں: (غصے سے)...... تو ماں کو اُس کی خدمت کا یہ صلہ دے رہا ہے......؟ طنز کر رہا ہے مجھ پر......؟

معیز: (بے ساختہ)...... بات کر رہا ہوں امی آپ سے...... طنز کر کے کیا کروں گا میں......

ماں: (تلخی سے)...... چار دن میں بیوی اور بیٹی کو دیکھ کر طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں تو نے...... تجھے یاد ہے نا کیا کیا تھا اس بیوی نے تمہارے ساتھ...... تب یہ ماں کام آئی تھی تمہارے...... میں نے گھر رکھا تھا...... عزت رکھی تھی تمہاری......

ورنہ کہاں ہوتی یہ بیٹی تمہاری آج...... جس کے ٹکڑے ماں کے سامنے لے کر بیٹھا ہے تو آج......

معیز: (رنج سے تھک کر)...... جانتا ہوں امی...... سب یاد ہے مجھے...... لیکن اب بس کر دیں...... بس کر دیں اب...... بہت وقت گزر گیا ہے......(رنج سے تھک کر)

ماں: ......ٹھیک ہے لے کر جانا ہے تم نے بیٹی کو...... لے جاؤ اُسے ساتھ...... لیکن عائشہ کو کیوں ساتھ لے کر جانا چاہتے ہو تم......؟

معیز: ......وہ اُس کے بغیر نہیں جائے گی...... میں جانتا ہوں......

ماں: ......وہ اُس کے ساتھ بھی نہیں جائے گی یہ میں جانتی ہوں۔ (تلخی سے کہتی ہے)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے جب کہ فرحان اُس کو چھوٹی موٹی help کرواتے ہوئے اُس کے ساتھ بات کر رہا ہے۔

عائشہ: (اُس سے برتن پکڑتے ہوئے)...... تمہیں تو بہت کام آتا ہے کچن کا......؟ (بے ساختہ)

فرحان: ...... ہاں وہاں UK میں پاپا کی help کرتا ہوں میں کچن میں......

عائشہ: ......تمہارے پاپا کچن میں کام کرتے ہیں......؟ (یک دم ٹھٹھکتی ہے کچھ حیرانی سے)

فرحان: ......ہاں......He cooks for me. (مدھم آواز میں دوبارہ کام کرتے ہوئے)

عائشہ: ......تمہاری ممی کے جانے کی وجہ سے کام کرنا پڑ رہا ہوگا اُنہیں......

فرحان: (بے ساختہ)...... No...... وہ تب بھی کرتے تھے جب ممی زندہ تھیں...... Mummy never cooked for me--- he did. You are surprised? (وہ یک دم نظریں چرا کر اپنا کام کرتی رہتی ہے۔)

عائشہ: (لہجے میں لڑکھڑاہٹ ہے)...... کبھی کچن میں کام کرتے دیکھا نہیں اس لیے...... اُنہیں کچن میں کام کرنا کبھی پسند نہیں تھا...... لیکن اب اتنے سال ہو گئے ہیں...... بہت کچھ بدل جاتا ہے......

فرحان: Have you also changed? (گڑبڑاتی ہے سوچتی ہے۔ پھر اُلجھتے ہوئے)

عائشہ: ......میں......؟ میں......؟ ہاں...... میں بھی بدل گئی ہوں...... (بے ساختہ)

فرحان: Do you have any pictures of your younger days? ----- I mean yours ---- and Noor Apa's and Papa's -----

عائشہ: ......پکچرز......؟ پتہ نہیں...... شاید کہیں ہوں...... میں دیکھوں گی...... تم کیا کرو گے دیکھ کر......؟

فرحان: (کندھے اُچکا کر)......ایسے ہی......out of curiosity......

فرحان: (یک دم بات بدلتا ہے)...... آپ نے وہ ڈریس کیوں نہیں پہنا...... جو میں آپ کے لیے لایا تھا......

عائشہ: (اٹک کر)...... وہ...... وہ میں پہن لوں گی...... نیا ڈریس ہے...... اتنا کام ہوتا ہے سارا دن...... وہ خراب ہو جائے گا......

فرحان: (بے ساختہ) Then I will buy you another dress. (عائشہ اُس کے روانی سے بولے ہوئے جملے پر ٹھٹھک کر اُس کا چہرہ بے یقینی سے دیکھنے لگتی ہے۔ وہ مسکرا دیتا ہے۔ وہ بے ساختہ نظریں ہٹا کر کام کرنے لگتی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اور اضطراب ہے۔)

//Cut//

Scene No # 20-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز اپنے بیڈ پر بیٹھا TV چینل سرفنگ کر رہا ہے۔ جب ایک چینل پر آتے ہوئے ایک پرانے پاکستانی فلمی گانے پر وہ رُک جاتا ہے۔ سکرین پر نظریں جمائے اُسے کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 21

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ سکرین پر نظر آنے والی ہیروئن کے ساتھ گانا گا رہی ہے۔ معیز مسکراتا ہوا اُسے دیکھ کر کہتا ہے۔

معیز: ...... ہیروئن سے زیادہ اچھا گا رہی ہو تم گانا......

عائشہ: (بیچ میں بولتی ہے) ...... ہیروئن نے تو گایا بھی نہیں ...... ناہید اختر نے گایا ہے......

معیز: (گانا سنتے ہوئے) ...... گانا گا لو پھر کچھ بتاتا ہے میں نے تمہیں......

عائشہ: (یک دم رُک کر کہتی ہے) ...... اچھی خبر ہے یا بُری

معیز: ...... بہت اچھی

عائشہ: (جلدی سے) ...... پھر ابھی سنا دو گانا بعد میں گا لوں گی۔

معیز: (مسکرا کر) ...... چچا حبیب نے سپانسر شپ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے مجھ سے......

عائشہ: ...... کیا مطلب ...... ؟ کیسی سپانسر شپ ...... ؟ (چونک کر)

معیز: ...... انگلینڈ بلا لیں گے ...... اپنے ہوٹل میں نوکری کا بھی کہہ رہے ہیں

عائشہ: ...... یہ تمہیں بیٹھے بٹھائے کیا دورہ پڑ جاتا ہے بار بار باہر کا ...... (کچھ جھنجھلا کر)

معیز: (سنجیدہ) ...... کاروبار کی حالت اچھی نہیں ہے عائشہ ...... اس لیے سوچنا پڑ رہا ہے مجھے......

عائشہ: (بے ساختہ) ...... میں کسی سکول میں ٹیچنگ کر لوں...... ؟

معیز: (ناراض ہو کر) ...... دماغ خراب ہے تمہارا اپنا بوجھ تمہارے کندھوں پر کیوں ڈالوں میں ...... ؟ ویسے بھی ایک گریجویٹ ہو تم بس ...... کون سی 50 ہزار والی نوکری ملنے والی ہے تمہیں......

عائشہ: (دو بدو) ...... تم ماسٹرز ہو 50 ہزار کی تو تمہیں بھی کبھی نہ ملتی۔

معیز: (سنجیدہ) ...... اسی لیے تو میں نے نوکری ڈھونڈی ہی نہیں ...... سوچا تھا اپنا بزنس ہوگا ...... لیکن پتہ نہیں پچھلے دو سال سے کام بہت خراب ہو رہا ہے۔

عائشہ: (کچھ بُرا مان کر) ...... اب یہ مت کہنا میری اور نور کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب کچھ......

معیز: ...... میں نے کب کہا ہے...... ؟

عائشہ: (سنجیدہ) ...... تو دو سال میں ہم دونوں ہی تو آئے ہیں تمہاری زندگی میں ......
(بے ساختہ)

معیز: ...... ہاں ...... پر میں نے یہ نہیں کہا کہ تم لوگوں کی وجہ سے بزنس خراب ہوا ہے...... اخراجات ضرور بڑھے ہیں ...... لیکن زیادہ مسئلہ مہنگائی کی وجہ سے ہو رہا ہے...... کیوں دیکھ رہی ہو اس طرح ...... ؟ (غور سے اُسے دیکھ کر)

عائشہ: ...... تمہارے منہ سے اس طرح کی سیریس باتیں سن کر بعض دفعہ حیرت ہوتی ہے......

معیز: (مسکرا کر) ...... ہر بات پر قہقہے تو نہیں لگا سکتا میں......

عائشہ: (بے ساختہ) ...... پہلے تو ہر بات پر ہی لگاتے تھے ...... (مسکراتا ہے)

معیز: ...... محبوبہ تھیں تب تم میری ...... محبوبہ اور فرسٹ کزن ...... محبوبہ کو کیا مسئلے سناتا میں...... ؟

عائشہ: (مسکرا کر) ...... تو پھر اب بھی بس محبوبہ ہی سمجھو مجھے ...... اور مسئلے مت سناؤ مجھے......

معیز: ...... اب تو مسئلے نہیں سنا رہا حل بتا رہا ہوں تمہیں......

عائشہ: (ناراض ہو کر) ...... یہ حل ہے ...... ؟ مجھ سے دور جانے کی بات کر رہے ہو ...... یہ حل ہے...... ؟

معیز: (بے ساختہ) ...... تو کون سا ہمیشہ کے لیے جا رہا ہوں ...... ؟ بلا لوں گا تمہیں وہاں......

عائشہ: (سنجیدہ ہو کر) ...... تم نہیں محنت کرو ...... کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں پردیس کی خواری کاٹنے کی ...... سردی تم سے برداشت ہوتی نہیں اور پتہ ہے وہاں کتنی سردی ہے...... ؟

معیز: ...... عائشہ میں مذاق نہیں کر رہا ......

عائشہ: (سنجیدہ) ...... میں بھی مذاق نہیں کر رہی ...... کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی......

معیز: (بے ساختہ) ...... امی نے تو اجازت دے دی ہے مجھے......

عائشہ: (برا مان کر) ...... لیکن میں تو کبھی نہیں دوں گی ...... مجھ سے پوچھے بغیر چلے جاؤ گے...... ؟

معیز: ...... اسی لیے تو پوچھ رہا ہوں ...... تمہیں منا لوں گا۔

عائشہ: (بے ساختہ) ...... اس بات پر نہیں مان سکتی میں ...... سمجھے تم

معیز: (بات گول مول کرتے ہوئے) ...... اچھا وہ گانا تو سناؤ تم......

عائشہ: (برا مان کر) ...... موڈ خراب کر دیا ہے تم نے میرا...... (خود گنگنانے لگتا ہے)

معیز: ......پھر میں سناؤں۔

//Cut//

Scene No # 20-B

وقت: رات
جگہ: معیز کا بیڈروم
کردار: معیز

معیز یک دم حال میں واپس آتا ہے سکرین پر ابھی بھی وہی گانا لگا ہوا ہے۔ وہ کچھ اَپ سیٹ انداز میں چینل تبدیل کر دیتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن
جگہ: ماں کا کمرہ
کردار: حبیب، ماں

ماں اپنے کمرے میں بیٹھی فون پر ملیحہ سے بات کر رہی ہے۔ وہ بے حد پریشان نظر آ رہی ہے جب حبیب بھی کچھ بوکھلایا سا اندر آتا ہے۔

ماں: ......بس تم کل آ جاؤ یہاں...... میں نے مدیحہ کو بھی بلوایا ہے...... بڑا مسئلہ ہو گیا ہے یہاں......

حبیب: (پریشان اندر ہوئے)...... امی...... آپ کو کچھ پتہ چلا ہے......؟ (ملیحہ سے فون پر بات کر کے بعد میں فون رکھتی ہے)

ماں: ......حبیب آیا ہے...... تم سے بعد میں بات کروں گی...... خدا حافظ...... کیا ہوا......؟

حبیب: (بیٹھتے ہوئے)...... بھائی جان نور اور عائشہ کو UK لے کر جانے کی پلاننگ کر رہے ہیں......

ماں: (بے ساختہ) پتہ ہے مجھے...... اسی لیے تو بلایا ہے میں نے ملیحہ اور مدیحہ کو...... پتہ نہیں کیا دماغ خراب ہو گیا ہے اس لڑکے کا......

حبیب: (بے ساختہ)...... مجھے ان دونوں کے پاسپورٹس بنوانے کے لیے کہہ کر گئے ہیں تھوڑی دیر پہلے...... آخر انہیں ہوا کیا ہے......؟ کیا کریں گے یہ ان دونوں کو ساتھ لے جا کر......؟ (سخت پریشان)

ماں: ......یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا...... دورہ پڑ گیا ہے اسے بیٹھے بٹھائے بیٹی سے محبت کا...... اُس کی تربیت کا......

حبیب: (بے ساختہ)...... میں اسی لیے آپ سے کہتا تھا...... بھائی کے سامنے مت لڑیں بار بار نور سے......

ماں: (غصے سے)...... میں لڑتی ہوں...... ارے وہ بدزبان اور بے لحاظ ہے

حبیب: (جھنجھلا کر)...... وہ جو بھی ہے...... نتیجہ دیکھ لیں آپ......

ماں: (بے ساختہ)...... کان کھول کر سن لو تم...... کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں پاسپورٹس بنوانے کی...... کوئی مسئلے ڈال دینا...... کہہ دینا اتنی جلدی پاسپورٹ نہیں بن سکتا......

حبیب: (بے حد اَپ سیٹ)...... دو دن میں بن جاتا ہے پاسپورٹ...... کیا مسئلے ڈالوں میں...... وہ خود لے گئے ان دونوں کو پاسپورٹ آفس تو......؟ آپ سمجھائیں انہیں......

(ماں بھی کچھ پریشان نظر آنے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن
جگہ: منصور کا گھر
کردار: منصور، معیز

منصور فون پر معیز سے بات کر رہا ہے۔

منصور: ......بہت اچھا فیصلہ ہے تمہارا...... بہت دیر سے کیا ہے تم نے...... لیکن چلو عقل آ گئی تمہیں......

معیز: (سنجیدہ)...... ابھی وزٹ ویزہ پر ساتھ لے آؤں گا دونوں کو...... پھر بعد میں امیگریشن کے لیے کوشش کروں گا...... نور تب تک کسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لے گی وہاں......

منصور: (بے ساختہ)...... یہ سارے مسئلے اسی طرح حل ہو سکتے ہیں......

معیز: (بے حد پریشان)...... نور نے مجھے بے حد پریشان کر دیا ہے منصور...... اتنی خودسر اتنی اکھڑ اتنی بدتمیز...... میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس طرح کی ہے...... مجھے کبھی فون پر اُس سے بات کر کے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ اُس کے دل میں میرے لیے اتنی نفرت اتنا غصہ ہے......

منصور: (سنجیدہ)...... چند منٹ کی گفتگو سے تم کو کیا اندازہ ہوتا...... اب پاس رہے ہو تو پتہ چل رہا ہے نا تمہیں...... ٹھیک ہو جائے گی وہ...... تمہارے پاس آ کر رہے گی تو آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی......

معیز: (بے ساختہ)...... پتہ نہیں...... I doubt it. (بے ساختہ تسلی دیتا ہے)

منصور: ...... اتنا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے...... بھابھی کے یہاں آنے سے فرحان کو بھی بڑی سپورٹ ملے گی...... گھر کی ذمہ داری بٹ جائے گی تمہاری......

معیز: (بے ساختہ تلخی سے)...... ساری عمر گھر کی ذمہ داری اُٹھائی ہے میں نے...... باقی کی عمر بھی اُٹھا سکتا ہوں...... اُسے نور کے لیے لا رہا ہوں اپنے گھر کے لیے نہیں لا رہا۔

منصور: (سمجھاتا ہے)...... اچھا اب ختم کرو اس جھگڑے کو...... پرانی بات ہے...... بھول جاؤ سب کچھ

معیز: (بات بدلتا ہے)...... تمہاری فیملی کیسی ہے......؟

منصور: ...... میں تم سے کچھ کہہ رہا تھا معیز......

معیز: (کچھ تلخی سے)...... سن لیا ہے میں نے...... (وہ بیٹھا رہتا ہے)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: فرحان، نور

نور کسی گہری سوچ میں ڈوبی لان میں ٹہل رہی ہے۔ جب فرحان اچانک اُس کے پاس آ کر کہتا ہے۔ (مسکرا کر)

فرحان: ...... ہیلو

نور: (بے حد اکھڑ انداز میں)...... I greated you.

نور: (گھور کر)...... تو......؟ (بے ساختہ)

فرحان: ...... ایسے ہی آپ سے بات کرنے کو دل چاہ رہا تھا......

نور: (جھڑک کر)...... بات کر لی نا...... اب جاؤ......

فرحان: (سنجیدہ ہو کر)...... آپ کو میں بہت بُرا لگتا ہوں نور آپا......؟

نور: (بے ساختہ)...... نور کہو مجھے...... آپا نہیں ہوں میں تمہاری......

فرحان: (بے ساختہ)...... اوکے نور...... Is that ok?

نور: (یک دم) ایک بات بتاؤ......؟

فرحان: (بے ساختہ)...... yes......

نور: (دھڑلے سے)...... تم لوگ واپس کب جاؤ گے......؟

فرحان: (کچھ سوچ کر)...... Probably next month

نور: (کچھ مایوس ہو کر)...... Next month?...... ابھی بھی next month......

فرحان: (اُسے کہتا ہے)...... قریب ہے next month

نور: (اپنے لفظوں پر زور دے کر)...... بہت دور ہے...... آخر تم اتنے دن کرو گے کیا یہاں......؟ تمہارا دل نہیں گھبراتا یہاں......

فرحان: ...... نہیں...... (آرام سے)

نور: ...... تمہیں انگلینڈ یاد نہیں آتا......؟ تمہارے فرینڈز......؟ تمہارا اسکول......؟ تمہارا گھر......؟

فرحان: (کندھے اُچکا کر)...... No......

نور: (بے ساختہ کچھ جھنجھلا کر)...... تمہیں مِس کرنا چاہیے وہ سب کچھ......؟ یہاں کتنی گرمی ہے...... گندگی ہے...... لوڈ شیڈنگ ہے...... ٹریفک ہے...... Pollution ہے...... I think you should go back soon.

فرحان: ...... مجھے کچھ بھی بُرا نہیں لگتا۔ (آرام سے)

نور: ...... کیوں......؟ (جھنجھلا کر)

فرحان: ...... Beacuse I am with my Dad. (ایک لمحے کے لیے اُس کے جواب پر نور کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ وہ کچھ بول نہیں پاتی۔)

نور: (کچھ لمحوں کے بعد بے حد طنزیہ انداز میں)...... oh...... یہ تو میں بھول ہی گئی...... After all you are with "your" Dad. (مسکرا کر)

فرحان: ...... ویسے بھی جب ہم جائیں گے تو آپ کو ساتھ لے کر جائیں گے...... آپ کو اور عائشہ آنٹی کو......

نور: (چونکتی ہے)...... کیا مطلب ہے تمہارا......؟ (بے ساختہ)

فرحان: ...... پاپا آپ دونوں کو ساتھ لے کر جائیں گے......

نور: (تلخی سے) In his wildest dream...... ہم دونوں کبھی تم لوگوں کے ساتھ نہیں

جائیں گے...... سنا تم نے ...... بتا دینا اپنے پاپا کو ...... (بے حد تلخی سے کہہ کر وہاں سے جاتی ہے۔ فرحان کھڑا اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: معیز کی ماں کا کمرہ

کردار: ماں، مدیحہ، ملیحہ، حسیب، فرح

سب بیٹھے قدرے پریشان انداز میں بات کر رہے ہیں۔

ملیحہ: ......دیکھا جس کا ڈر تھا مجھے وہی ہوا...... کیسے نظریں پھیری ہیں معیز نے ......

حسیب: (پریشان) ...... لیکن اب سوچیں کہ کرنا کیا ہے ...... اُن دونوں کو باہر لے گئے تو بہن بھائی اور ماں کو بھول گئے وہ......

فرح: (بے ساختہ) ......اور کیا......؟

حسیب: (بے ساختہ) ......بس اپنا ہی گھر چلائیں گے وہ UK میں......

مدیحہ: (سنجیدہ اور پریشان) ...... میرا شوہر تو پہلے ہی مجھے بھائیوں کی بے اعتنائی کے طعنے دیتا رہتا ہے ہر وقت ...... تھوڑی بہت مدد جو کرتے ہیں معیز بھائی اُس سے بھی اگر ہاتھ کھینچا تو میری تو زندگی اجیرن ہو جائے گی اُس گھر میں......

ماں: (بے ساختہ) ...... مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ بیٹھے بٹھائے اُسے یہ سوجھی کیا ہے......؟

ملیحہ: (بے ساختہ) ......اور اب عائشہ بھی قابلِ قبول ہو گئی...... تو ہم کیا جھک مارتے رہے اتنے سال......

فرح: (بے ساختہ) ...... یہ ساری عائشہ کی چالاکی ہے...... دیکھا نہیں کیسے 24 گھنٹے فرحان کو ساتھ چپکائے رکھتی ہے...... معیز بھائی نے سوچا ہوگا اُسے ماں کی ضرورت ہے اور عائشہ پال لے گی اُسے......

ماں: (سنجیدہ فرح سے کہتی ہے) ...... مجھے کیا پتہ تھا وہ اس نیت سے اُس کو ساتھ لے کر پھرتی ہے...... کل سے تم کرنا سارے کام اُس کے ...... پاس بھی نہ پھٹکے وہ عائشہ کے......

فرح: (منہ بنا کر) ......امی اب میں اپنے بچوں کے کام کروں یا اُس کو دیکھوں ...... سو سو تو

فرمائشیں ہوتی ہیں اُس کی ...... عائشہ تو فارغ ہوتی ہے اس لیے کر لیتی ہے سب کچھ ......میرے تو دو چھوٹے بچے ہیں......

ملیحہ: ......اس وقت صرف یہ سوچیں کہ معیز سے کہنا کیا ہے...... کیسے روکنا ہے اُسے......

حسیب: (فرح سے) ......ایک دفعہ باہر لے گئے نا وہ دونوں کو...... تو یہ رشتہ بھی ختم سمجھیں آپ......

ملیحہ: (بے ساختہ) ...... جانتی ہوں میں ...... پر اس رشتہ سے زیادہ مجھے اس گھر کی فکر ہے......

حسیب: (پریشان) ......مجھ پر گھر کی ذمہ داری آ گئی تو میں کیسے اُٹھاؤں گا ...... ابھی نیا نیا تو کاروبار سیٹ ہوا ہے میرا......

مدیحہ: (تلخی سے) ......عائشہ سے سیدھی سیدھی بات کریں آپ ...... کہہ دیں اُس سے کہ وہ نہیں جائے گی یہاں سے ...... میری زندگی تباہ کر کے اب وہ چڑیل خود عیش کرنے اپنے میاں کے ساتھ باہر جانا چاہتی ہے۔ میں بتا رہی ہوں بڑا ہنگامہ کرنا ہے میں نے اگر وہ ساتھ گئی تو......

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: کالج کی پارکنگ

کردار: نور، معیز

نور سارہ کے ساتھ باتیں کرتی کالج کے گیٹ سے باہر آتی ہے اور معیز کو دیکھ کر کچھ ٹھٹھک جاتی ہے۔ اُس کے چہرے کے تاثرات یک دم بدل جاتے ہیں۔

نور: ......کیا مصیبت ہے......؟

سارہ: (چونک کر) ......کیا ہوا......؟

نور: (بے حد خفا) ...... پاپا لینے آ گئے ہیں مجھے ...... پتہ نہیں کیوں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے ہیں میرے......؟

سارہ: ......تمہارے پاپا......؟ کدھر ہیں......؟ دکھاؤ مجھے......؟ (اشتیاق سے)

نور: (تلخی سے کہتی ہوئی جاتی ہے) ......ایسی کوئی چیز نہیں ہے اُن میں کہ تمہیں دکھاؤں ...... جا رہی ہوں میں ...... (معیز اُسے آتا دیکھتا ہوا گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے وہ آ کر

کچھ خفگی کے عالم میں گاڑی میں بیٹھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: نور، معیز

معیز گاڑی چلا رہا ہے۔ نور بے حد خفگی کے عالم میں گاڑی سے باہر دیکھ رہی ہے۔
معیز چند بار اُسے دیکھتا ہے پھر کہتا ہے۔

معیز: ......سلام کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہوتا...... (وہ جواب دیئے بغیر باہر دیکھتی رہتی ہے۔)

معیز: ......میں سوچ رہا تھا آج ہم دونوں لنچ کرتے ہیں کہیں باہر......

نور: (بے ساختہ)...... مجھے بھوک ہے نہ دلچسپی......

معیز: (مدھم آواز)......کھانا اس کے بغیر بھی کھایا جا سکتا ہے......

نور: (بے ساختہ)......آپ کھا سکتے ہوں گے میں نہیں

معیز: (بات بدل کر)......کون سا فیورٹ ریسٹورنٹ ہے تمہارا یہاں......؟

نور: (طنزیہ)...... کتنے ریسٹورنٹس میں لے کر گئے ہیں آپ مجھے......؟ (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)

معیز: ......چلو...... آج سے شروع کر لیتے ہیں۔

نور: (طنزیہ) اگر آپ اپنے guilt کو ختم کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہے ہیں...... تو اُس کی ضرورت نہیں...... آپ کا guilt ختم ہو سکتا ہے میرا loss نہیں...... (بے ساختہ کچھ رنج سے)

معیز: guilt......اس کے ساتھ جینے کی عادت ہے مجھے......(رنج سے)

نور: ......آپ ہمیں ساتھ لے کر جانے کا سوچ رہے ہیں......؟ (یک دم blunt انداز میں)

معیز: ......تمہیں کس نے کہا......؟ (حیران ہو کر)

نور: ......آپ کے بیٹے نے......(blunt انداز)

معیز: ......ہاں...... (گہرا سانس)

نور: ......میں نہیں جاؤں گی۔ (دوٹوک انداز)

معیز: ......کیوں......؟

نور: (بے ساختہ)......میری مرضی...... (کندھے اُچکا کر)

معیز: ...... مرضی کرنے کے لیے بھی کوئی reason ہونی چاہیے......

نور: (آرام سے)...... بہت reasons ہیں میرے پاس......آپ کو بتانا ضروری نہیں ہے......

معیز: (مدھم آواز)......تمہیں یہی شکایت تھی نا مجھ سے کہ میں نے کبھی تمہیں پاس نہیں رکھا......تو اب رکھوں گا......

نور: (بے ساختہ)......میں 18 سال کی ہو چکی ہوں...... اب مجھے ضرورت نہیں رہی آپ کی......

معیز: (مسکراتا ہے۔)......لیکن مجھے ہے......بوڑھا ہو رہا ہوں شاید اس لیے......

نور: (طنزیہ)......بعض parents کو اولاد صرف بڑھاپے میں کیوں یاد آتی ہے......؟ (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)

معیز: ......میرے پاس تمہارے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے......تم جانتی ہو یہ...... شرمندہ کرنا چاہتی ہو تو میں بہت شرمندہ ہوں......

نور: (عجیب سے انداز میں)......آپ کو شرمندہ کر کے مجھے کیا ملے گا......؟ میں تو آپ کو hurt کرنا چاہتی ہوں۔ اتنا hurt جتنا آپ نے مجھے کیا ہے......(عجیب سے انداز میں)

معیز: اسی لیے تو ساتھ رکھنا چاہتا ہوں تمہیں تا کہ تم جی بھر کر مجھے hurt کر سکو......(مدھم انداز میں ہلکی رنجیدگی کے ساتھ مسکرا کر) (نور قدرے تیکھی نظروں سے اُسے دیکھتی ہے مگر اس بار کچھ کہتی نہیں دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: لانڈری

کردار: فرح، عائشہ

عائشہ لانڈری میں کپڑے دھو رہی ہے۔ جب فرح کچھ کپڑے دینے آتی ہے اور کپڑے دیتے ہوئے کچھ تیکھے انداز میں اُس سے کہتی ہے۔

فرح: ......آج میرے کمرے سے کپڑے بھی نہیں لے کر آئیں تم......

عائشہ: (بے ساختہ)...... وہ ابھی کچھ دیر میں لانے والی تھی میں......

فرح: (طنزیہ)...... میں نے سوچا شاید اب یہ کام نہیں کرو گی تم...... دن پھرنے کے ساتھ دماغ بھی پھر جاتا ہے بہت سے لوگوں کا۔

عائشہ: (بے ساختہ سمجھے بغیر)...... نہیں میں تو بس یہ کپڑے دھو کر آنے والی تھی کپڑے لینے...... (کچھ دیر بعد)

فرح: ......تو پھر معیز بھائی کے ساتھ کیا طے کیا ہے......؟

عائشہ: (چونک کر)......کیا......؟

فرح: (بے ساختہ)...... یہی تو پوچھ رہی ہوں میں......

عائشہ: (اُلجھ کر)...... مجھے سمجھ نہیں آیا......

فرح: (طنزیہ اور تیکھا انداز)...... سمجھ تو خیر تمہیں سب آتی ہے اور خوب آتی ہے......لیکن امی نے جانے نہیں دینا تمہیں معیز بھائی کے ساتھ......

عائشہ: (حیران ہو کر)...... میں نے کہاں جانا ہے......؟ (بے ساختہ)

فرح: ......جہاں کا تم خواب دیکھ رہی ہو......انگلینڈ......

عائشہ: ......میں کوئی خواب نہیں دیکھ رہی...... (حیران)

فرح: ......اچھا......؟ تو پھر کیا معیز بھائی کو الہام ہوا ہے خود بہ خود تم کو اور نور کو ساتھ لے جانے کا......؟

عائشہ: (بے یقینی سے)......ایسی کوئی بات نہیں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے فرح

فرح: ......اچھا......تم چھپانا کیوں چاہتی ہو یہ سب کچھ......؟ تمہارے نہ بتانے سے کچھ پتہ نہیں چلے گا ہمیں......؟ (وہ کچھ تلخ انداز میں کہتے ہوئے وہاں سے چلی جاتی ہے۔ وہ دیکھتی رہتی ہے کچھ حیرانی سے)

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، نور

نور بے حد خفگی کے عالم میں ریسٹورنٹ کی ٹیبل پر بیٹھی ہے۔ معیز مینو کارڈ دیکھتے ہوئے اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ......کون سی فوڈ پسند ہے تمہیں......؟ چائنیز، کانٹی نینٹل؟ تھائی......؟ پاکستانی......؟ (بے ساختہ)

نور: ......میں بتا چکی ہوں آپ کو...... مجھے نہ بھوک نہ کھانے میں دلچسپی۔ (معیز اُس کے جواب پر کچھ کہنے کی بجائے ویٹر کو آرڈر دینے لگتا ہے۔ نور بے حد بے زاری سے ریسٹورنٹ کو دیکھتی رہتی ہے کسی دلچسپی کے بغیر۔ ویٹر آرڈر لے کر جاتا ہے تو معیز نور کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔)

معیز: ......یہ میری فیورٹ ڈشز ہیں...... (نور کچھ کہے بغیر بے حد سرد آنکھوں کے ساتھ باپ کو دیکھتی ہے۔)

معیز: ......آگے کیا سٹڈی کرنا چاہتی ہو تم......؟ انگلینڈ میں بہت اچھی یونیورسٹیز ہیں......تم جس یونیورسٹی میں بھی (بات کاٹ کر)

نور: ......میں آگے پڑھنا ہی نہیں چاہتی...... (ایک لمحے کے لیے اُس کے جواب پر خاموش ہو جاتا ہے پھر کہتا ہے۔)

معیز: ......ٹھیک ہے...... Even that suits me fine......جیسا تم چاہو (نور اُس کے جواب پر جیسے کچھ ناخوش ہوتی ہے اور پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگتی ہے۔ معیز بے حد شفقت سے اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے پھر کہتا ہے۔)

معیز: تمہیں پتہ ہے تمہاری شکل مجھ سے ملتی ہے......؟

نور: ......بدقسمتی سے...... (وہ ایک لمحہ کے لیے ٹھٹھکتا ہے پھر سر جھکا کر قدرے رنجیدگی سے ہنس پڑتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30-A

وقت: دن

جگہ: بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ اپنے بیڈروم میں کھڑی آئینے کے سامنے اپنا عکس دیکھ رہی ہے۔ وہ اُس نئے فیروزی لباس میں ہے۔ جو فرحان اُس کے لیے لے کر آیا تھا۔ اُسے جیسے اپنا حلیہ بے حد عجیب لگ رہا ہے۔ اُسے کچھ یاد آ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 31

وقت: دن

جگہ: بازار

کردار: معیز، عائشہ

دونوں ایک بازار میں ایک دُکان کے باہر لٹکے ہوئے کپڑے دیکھ رہے ہیں ......
(منہ بنا کر ایک کپڑا اٹھاتے ہوئے)

عائشہ: ......زہر لگتا ہے مجھے فیروزی رنگ ......

معیز: (بے ساختہ) ......حالانکہ تم پر اچھا لگتا ہے ......

عائشہ: (چونک کر) ......تم نے کب دیکھ لیا مجھے فیروزی رنگ پہنے ......

معیز: (مسکرا کر) ......ایسے ہی تصور میں ...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......میں مر کر بھی فیروزی رنگ نہ پہنوں ......

معیز: (بے ساختہ) ...... پتہ ہے مجھے یار کچھ اور بتاؤ ......

عائشہ: ......وہاں دیکھتے ہیں۔ (ایک اگلی دکان کے باہر لٹکا کپڑا دیکھ کر)

//Cut//

Scene No # 30-B

وقت: دن

جگہ: بیڈروم

کردار: عائشہ

وہ بے اختیار ایک گہری سانس لیتی ہے اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی رنجیدگی ہے۔ پھر وہ بال سمیٹنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 32

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، نور، جمال

کھانا ٹیبل پر رکھا ہے معیز نور سے کہتا ہے۔

معیز: ......کھانا شروع کرو۔

نور: ......آپ نے منگوایا ہے آپ کھائیں ......

معیز: (بے ساختہ) ......صرف اپنے لیے نہیں منگوایا...... تمہارے لیے بھی منگوایا ہے ......

نور: (دوٹوک انداز) ......میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا...... کہ مجھے نہیں کھانا ......

معیز: (مدھم آواز) ......تم سے request کروں گا پھر بھی نہیں کھاؤ گی ......؟

نور: ......نہیں ...... (معیز بے حد اُلجھی نظروں سے اُسے دیکھتا ہے اور اُس کے چہرے کے تاثرات سے جیسے نور کو خوشی ملتی ہے۔ تبھی معیز کے پاس ایک آدمی آتا ہے۔ (خوشی سے)

جمال: ......ارے معیز یہ تم ہو......؟ (اُٹھ کر ملتا ہے)

معیز: ......اوہ جمال ......

جمال: (خوشی سے) ......کہاں تھے تم......؟ کب آئے پاکستان......؟ (مسکرا کر پھر تعارف کرواتا ہے۔ نور سرد مہری سے جمال کو دیکھتی ہے۔)

معیز: ......کچھ ہنستے ہوئے ہیں ...... وہیں تھا UK میں ...... یہ نور العین ہے ...... میری بیٹی ......

جمال: (بے حد ایکسائیٹڈ انداز میں نور کو دیکھ کر ہنس کر کہتا ہے) ......ارے اتنی بڑی ہوگئی یہ ......آخری بار جب ہم تمہارے گھر گئے تھے تو یہ تین سال کی تھی ......اور بڑی باتیں کرتی تھی ...... (معنی خیز انداز میں نور کو دیکھ کر کہتا ہے)

معیز: ......ابھی بھی کرتی ہے۔

جمال: (مسکرا کر) ......اور عائشہ بھابھی کیسی ہیں......؟ (نظریں چرا کر)

معیز: ......ٹھیک ہے وہ ......

جمال: (بے ساختہ) ...... UK لے گئے انہیں ......؟ (نور تیکھی نظروں سے معیز کو دیکھتی ہے)

معیز: ......اب لے کر جا رہا ہوں۔

جمال: (مسکراتے ہوئے) ......چلو...... اچھا ہے...... لیکن جانے سے پہلے ہماری طرف آنا تم سب لوگ ...... میں بھی دو مہینے تک فیملی کے ساتھ واپس امریکہ جا رہا ہوں ...... میں تو تبھی لے گیا تھا اپنی وائف کو ساتھ ...... فیملی کے بغیر باہر رہنا بڑا مشکل ہے یار ......تمہارا حوصلہ ہے ...... (نور عجیب نظروں سے باپ کو دیکھتی ہے وہ نظریں چرا لیتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 33

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

فرحان کچن میں اپنے سامنے کھڑی عائشہ کو دیکھتے ہوئے ستائشی انداز میں کہتا ہے۔

فرحان: ......oh you look pretty in it ......میری چوائس اچھی ہے نا......؟

عائشہ: (مسکرا کر اور کچھ جھینپ کر) ...... بہت اچھی ...... اب میں بدل لوں اسے......؟

(حیران ہو کر)

فرحان: ......کیوں......؟ keep wearing it ......یہ اسی لیے تو لے کر دیا ہے......

عائشہ: (ٹالتے ہوئے)...... مجھے کام کرنا ہے ...... نئے کپڑوں میں عجیب لگ رہا ہے مجھے...... (ٹالتے ہوئے)

فرحان: ......نہیں کوئی عجیب نہیں لگ رہا...... ابھی تو پاپا کو دکھانا ہے میں نے آپ کو...... (آرام سے) (عائشہ چند لمحوں کے لیے اس کی بات پر بول نہیں پاتی تبھی معیز کی ماں کچن میں آتی ہے اور بے حد خفگی کے عالم میں عائشہ سے کہتی ہے۔

ماں: (تلخی سے)......تم 24 گھنٹے اس بچے کو کیوں ساتھ چپکائے رکھتی ہو......؟ کام نہ کرنے کا ایک طریقہ مل گیا ہے تمہیں ...... جاؤ تم یہاں سے ...... باہر جا کر کھیلو......؟

فرحان: (سنجیدہ اور کچھ حیران)...... مجھے یہاں بیٹھنا اچھا لگتا ہے...... (جھجکتے ہوئے)

ماں: ......لیکن مجھے نہیں لگتا...... تمہیں کہا ہے نا...... جاؤ یہاں سے...... (فرحان کچھ حیران نظروں سے دادی اور عائشہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے باہر نکل جاتا ہے۔

ماں: (ڈانٹتی ہے)...... خبردار اب اگر میں نے تمہیں اس بچے کے ساتھ دیکھا ...... انگلیوں پر نچانا شروع کر دیا ہے تم نے اسے ...... رشتہ کیا ہے تمہارا اس کے ساتھ......؟ (تلخی سے)

ماں: ......اتنا کچھ ہو گیا تمہارے ساتھ ...... پھر بھی عقل نہیں آئی تمہیں......؟

عائشہ: ......میں تو اس کے کام اس لیے

ماں: (بات کاٹ کر)...... بہت اچھی طرح جانتی ہوں میں ...... کیوں آگے پیچھے پھرتی ہو تم اُس کے ...... آئندہ کوئی کام نہیں کرو گی تم اس کا ...... ملازمہ کرے گی ...... سمجھیں تم...... (جھڑکتے ہوئے کچن سے نکل جاتی ہے۔ عائشہ وہیں کھڑی حیرانی سے اُسے

دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 34

وقت: دن

جگہ: پورچ

کردار: معیز، نور، فرحان

معیز گاڑی پورچ میں لا کر کھڑی کرتا ہے۔ فرحان دور سے بھاگتا ہوا آتا ہے۔ نور گاڑی سے نکل رہی ہے۔ فرحان معیز کے پاس آتے ہوئے بے حد ایکسائٹمنٹ کے انداز میں معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......آپ نور آپا کے ساتھ کہاں گئے تھے......؟

معیز: ......کالج سے لایا ہوں اُسے......؟ (گاڑی سے نکلتے ہوئے)

فرحان: ......مجھے بھی لے کر جاتے میں نے بھی اُن کا کالج دیکھنا ہے...... (اشتیاق سے)

معیز: ......اگلی بار تمہیں لے کر جاؤں گا۔

نور: ...... اُسے لے کر آئیں گے تو میں ساتھ بیٹھ کر نہیں آؤں گی۔ (کہہ کر جاتی ہے)(معیز اور فرحان کچھ دیر کے لیے چپ ہو جاتے ہیں پھر معیز ٹالنے والے انداز میں فرحان سے کہتا ہے۔)

معیز: ......کیا کر رہے تھے تم......؟

// Freeze //

قسط نمبر 6

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، ماں، فرحان، ملیحہ، مدیحہ، فرح

سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے ہیں جب معیز فرحان کو ساتھ لیے لاؤنج میں داخل ہوتا ہے اور کچھ خوشگوار انداز میں سب کو اکٹھا دیکھ کر کہتا ہے۔

معیز: (بیٹھتے ہوئے)......اوہ آج تو سب اکٹھے ہیں...... مجھے پتہ ہی نہیں تھا......

ماں: (سنجیدہ)......تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے کھانے پر......تم کہاں تھے......؟

معیز: ......کھانا تو میں کھا آیا......آج نور کو کالج لینے چلا گیا تھا......آرام سے......(اُس کی بات پر سب ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہیں)......اُسی کے ساتھ کھانا کھانے چلا گیا......آپ لوگ کھانا کھالیں پھر چائے اکٹھے پی لیتے ہیں

ماں: ......نہیں......کھانا بعد میں کھالیں گے ہم

فرحان: (جلدی سے معیز سے کہتا ہے)......میں آنٹی کو چائے کا کہہ کر آتا ہوں......(جلدی سے معیز سے کہتا ہے)

ماں: ......ملازمہ کو کہتی ہوں میں......(روکنے کی کوشش)

معیز: ......کوئی بات نہیں......یہی کہہ دیتا ہے......(ماں اُس کی اس حرکت پر بے حد خفا نظر آتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں کام کر رہی ہے۔ جب فرحان آ کر کہتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی پاپا چائے مانگ رہے ہیں۔

عائشہ: ......اوہ آ گئے وہ......پہلے کھانا لگا دیتی ہوں......کھانے کے بعد چائے پی لیں......(چونک کر)

فرحان: ......کھانا تو کھا آئے وہ نور آپا کے ساتھ (آرام سے)

عائشہ: ......نور کے ساتھ......؟ (شاکڈ)

فرحان: ......ہاں......اُن کو لینے کالج گئے تھے......پھر کھانا بھی کھایا دونوں نے......(تبھی نور اندر آتی ہے اور اُسے اندر آتے دیکھ کر فرحان کچھ گھبرائے ہوئے انداز میں وہاں سے جاتا ہے وہ اُسے گھورتے ہوئے ماں سے کہتی ہے۔ بے زاری سے)

نور: ......کھانا دیں مجھے......

عائشہ: ......کھانا......؟ لیکن فرحان تو کہہ رہا تھا تم اپنے پاپا کے ساتھ کھا کر آئی ہو......؟ (چونکتی ہے) (کہتے ہوئے ٹیبل پر بیٹھتی ہے)

نور: ......وہ کھا کر آئے ہیں میں نہیں......خوامخواہ منہ اُٹھا کر کالج پہنچ گئے......کھانا دیں مجھے......(عائشہ کچھ مایوس ہوتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، فرحان، ماں، حسیب، فرح، ملیحہ، مدیحہ، عائشہ

سب لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ معیز اور فرحان کے علاوہ سب کی باڈی لینگویج بے حد stiff ہے۔

معیز: ......اتنے سیریس کیوں ہیں سب لوگ......؟ سب کچھ ٹھیک تو ہے......؟

مدیحہ: ......ٹھیک ہوتا تو ہم یہاں ہوتے بھائی......(تلخی سے)

معیز: ......کیا ہوا......؟ تمہارے husband نے کچھ کہا ہے پھر......؟ (پریشان ہو کر)

ماں: ......تم جاؤ یہاں سے......(فرحان سے)

فرحان: ......why?......(اُلجھ کر)

ماں: ......بڑوں کی باتوں میں چھوٹے نہیں بیٹھتے......(سنجیدہ)

معیز: ......ایسی کیا بات ہے امی......؟ (تبھی عائشہ چائے کی ٹرے لے کر اندر داخل ہوتی ہے۔ اُسے دیکھتے ہی فرحان بڑی خوشی سے کہتا ہے۔)

فرحان: ...... Look at Aunty Papa ......وہ کتنی اچھی لگ رہی ہیں اس ڈریس میں جو ہم نے لیا ہے اُن کے لیے...... (معیز کے ساتھ سب کی نظریں عائشہ پر اُٹھتی ہیں۔ عائشہ کچھ کنفیوزڈ ہوتی ہے اور معیز بے ساختہ اُس پر سے اپنی نظریں ہٹا لیتا ہے کمرے میں بیٹھے تمام افراد ایک دوسرے کے ساتھ نظروں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ اور سب کے چہروں کے بل کچھ اور نمایاں ہو جاتے ہیں۔ عائشہ بے حد نروس ہو کر ٹرے رکھتی ہے اور چائے بنانے لگتی ہے جب ماں بے حد تلخی سے اُس سے کہتی ہے۔)

ماں: ......تم جاؤ...... ملیحہ بنا دے گی چائے...... (عائشہ کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ ملیحہ چائے بنانے لگتی ہے۔)

ماں: ......تم بھی جاؤ...... جا کر بچوں کے ساتھ کھیلو...... (ماں فرحان سے کہتی ہے)

معیز: ......جاؤ فرحان کھانا کھالو جا کر...... (فرحان قدرے ناخوش وہاں سے اُٹھ کر جاتا ہے ملیحہ معیز کے سامنے جا کر کپ رکھتی ہے اور ساتھ ہی معیز سے کہتی ہے)

ملیحہ: ......یہ آپ نے امی سے کیا کہا ہے......؟

معیز: ......کیا کہا ہے......؟ (چونکتا ہے)

ماں: ......بڑے ناخوش ہوئے ہیں تمہارے بہن بھائی تمہارے اس فیصلے سے

معیز: (بے ساختہ)...... کس فیصلے سے......؟ نور کو ساتھ لے جانے کے فیصلے سے......؟ (اپنے لفظوں پر زور دے کر)

مدیحہ: ......"نور" اور "عائشہ" کو ساتھ لے جانے کے فیصلے سے (سنجیدہ چائے رکھ دیتا ہے)

معیز: ......کیا غلط کر رہا ہوں میں......

ملیحہ: (تلخی سے)...... صحیح بھی کیا ہے......؟ بجائے یہ کہ آپ بیٹی کی شادی کرتے آپ سب کچھ سمیٹ سمات کر اُس کو ساتھ لے کر جا رہے ہیں...... میری فیملی کے سامنے جو رسوائی ہوئی ہے میری اس رشتے کے ختم ہونے سے اُس کی پرواہ ہی نہیں آپ کو......

معیز: (سنجیدہ)...... تم پریشان مت ہو اُس کے بارے میں...... میں ظفر سے خود بات کر لوں گا...... بچوں کی مرضی کے بغیر تو کچھ نہیں ہو سکتا......

مدیحہ: ......بیٹی کی مرضی کا بڑا خیال ہے آپ کو...... ہم لوگوں کی کیا مرضی ہے اُس کی پرواہ نہیں آپ کو......؟ (تلخی سے)

معیز: ......کیا مرضی ہے تم لوگوں کی......؟ یہ کہ میں زبردستی اُس کی شادی کر دوں...... اور اُس کے چار دن بعد ملیحہ شکائتوں کا انبار لے کر میرے سامنے بیٹھی ہو...... (بے ساختہ)

ملیحہ: ......میں کوئی شکائت نہیں کروں گی آپ کے سامنے......

معیز: (بات کاٹتا ہے)...... میں پھر بھی اُس کی شادی نہیں کروں گا...... وہ بہت کم عمر ہے بہت امیچور ہے...... ابھی تربیت کی ضرورت ہے اسے......

حبیب: (یک دم کہتا ہے)...... ٹھیک ہے بھائی آپ اُس کو لے کر جانا چاہتے ہیں تو لے جائیں...... لیکن عائشہ کو کیوں لے کر جا رہے ہیں......؟

معیز: (سنجیدہ)...... اُس کی ضرورت ہو گی وہاں ...... نور اور فرحان کی look after کرے گی وہ...... (سنجیدہ)

ماں: (تلخی سے)...... یہاں وہ بیٹی کی تربیت نہیں کر سکی...... وہاں جا کر خاک کرے گی ......تمہارے بیٹے کو بھی تباہ کر کے رکھ دے گی......

معیز: ......فرحان پسند کرتا ہے اُسے......

ماں: (بے ساختہ کچھ معنی خیز انداز میں)...... یہی تو مکاری ہے اُس کی...... دو منٹ میں کس طرح لوگوں کو انگلیوں پر نچانے لگتی ہے وہ...... اس کا تجربہ تو ہے تمہیں...... (چہرے کا رنگ بدلتا ہے)

معیز: ......امی اس وقت پیچھے کی کوئی بات نہ کریں......

ماں: (تلخی سے)......کیوں......؟ کیوں بات نہ کروں......؟

حبیب: (بے ساختہ)...... آپ کو اگر شادی ہی کرنا ہے تو انگلینڈ میں کر لیں جیسے پہلے کی تھی آپ نے......

ماں: (بے ساختہ)...... میں نے تو کہا ہے اس سے...... آتے ہی کہا تھا...... لیکن نور اور عائشہ ساتھ نہیں جائیں گے تمہارے...... (دوٹوک انداز)

معیز: ......کیوں نہیں جائیں گے......؟

ماں: ......کہاں گئی ہے تمہاری غیرت......؟ ایسی بیوی کو ساتھ لے جا کر رکھو گے جس کو کوئی اور مرد جان سے مار دیتا...... تھوک کے چاٹو گے......؟ (رنگ بدلتا ہے)

معیز: ......بس یا کچھ اور بھی کہنا ہے آپ لوگوں کو......؟ (رنگ بدلتا ہے)

مدیحہ: ......میری زندگی برباد ہوئی ہے بھائی آپ کی بیوی کی وجہ سے...... یہ یاد رکھیں آپ ......میں دوزخ میں ہوں اور آپ اُسے جنت میں جا کر رکھیں گے......؟

معیز: (تلخی سے)...... میں اُن دونوں کو ساتھ لے کر جاؤں گا...... یہ آپ میں سے کسی کو اچھا لگے یا برا...... میں یہی کروں گا...... (بے حد مضبوط انداز میں)

حسیب: ......لیکن عائشہ......(بات کاٹتا ہے بے حد سرد لہجے میں)

معیز: ......بھابھی...... بھابھی ہے وہ تمہاری......جو کچھ اُس نے کیا میرے ساتھ کیا......تم لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے یہ......

ماں: (تلخی سے) خاندان کی عزت ڈبو دی اُس نے......

معیز: (بات کاٹ کر)......ہاں...... خاندان کی عزت ڈبو دی اُس نے......اسی لیے اب لے کر جا رہا ہوں اُسے......

ماں: ......اب لے کر جا رہے ہو تو پہلے لے جاتے......(طنزیہ)

معیز: ......ہاں پہلے ہی لے جانا چاہیے تھا......غلطی کی میں نے......نہ کی ہوتی تو اتنی بڑی سزا نہ بھگت رہا ہوتا میں......(اُٹھ کر چلا جاتا ہے سب ساکت بیٹھے رہتے ہیں)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ اب دوسرے لباس میں ہے اور فرحان کچھ حیرت کے عالم میں اُس سے کہتا ہے۔

فرحان: آپ نے change کیوں کر لیا......؟

عائشہ: ......وہ......کام بہت ہے......کپڑے خراب ہو جاتے......(نظریں چرا کر کام میں مصروف)

فرحان: Even papa liked your dress......اور آپ نے اتنی جلدی change کر لیا......

عائشہ: (بات بدلتی ہے)......تم بچوں کے ساتھ جا کر کھیلو......امی آئیں گی تو ناراض ہوں گی پھر تمہیں یہاں دیکھ کر......

فرحان: (سنجیدہ ہو کر)......آپ مجھ سے تنگ آ گئی ہیں کیا......؟ (سنجیدہ ہو کر)

عائشہ: ......نہیں بیٹا......ایسا تو نہیں کہا میں نے......میں کیسے تنگ آ سکتی ہوں تم سے......؟

فرحان: (سنجیدہ)......پھر ایسا کیوں کہہ رہی ہیں آپ مجھ سے......؟

عائشہ: ......امی ناراض ہوتی ہیں جب تم یہاں آ کر بیٹھتے ہو تو......(تھکے ہوئے انداز میں)

فرحان: ......کیوں......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......پتہ نہیں......

فرحان: (بے ساختہ)......She does not like me. (بے ساختہ)

عائشہ: ......ایسا نہیں ہے......(ٹالتی ہے)

فرحان: ......ایسا ہی ہے......And even I don't like her.--- Do you like her. (اپنے لفظوں پر زور دے کر)

عائشہ: ......بڑوں کی respect کرنی چاہیے......(بات بدلتی ہے)

فرحان: ......I respect you......

عائشہ: (بے ساختہ)......وہ دادی ہیں تمہاری تم سے پیار کرتی ہیں......غصہ کچھ زیادہ آتا ہے اُنہیں......لیکن دل کی بری نہیں

فرحان: (یک دم)......جب آپ ہمارے ساتھ UK آ جائیں گی نا تو آپ کو اتنا زیادہ کام نہیں کرنا پڑے گا......

عائشہ: (لمبی خاموشی کے بعد)......مجھے اچھا لگتا ہے کام کرنا......

فرحان: (بے ساختہ)......مجھے بھی اچھا لگتا ہے کام کرنا......But you work too much......آپ چلیں گی نا ہمارے ساتھ......؟

عائشہ: ......تمہیں سینڈوچ بنا دوں......؟ (بات بدل دیتی ہے)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: حسیب، فرح، ملیحہ، مدیحہ، ماں

سب بیٹھے ہوئے ہیں اور بے حد سنجیدہ اور اَپ سیٹ لگ رہے ہیں۔

حسیب: ......دیکھا آپ نے......میں نے کہا تھا نا بھائی جان بدل رہے ہیں......خود غرض ہو رہے ہیں......

ملیحہ: (بے ساختہ)......ساری عمر کبھی اتنی سختی سے بات نہیں کی جتنی اب کر رہے ہیں......آخر ہوا کیا ہے انہیں......؟

فرح: (بے ساختہ)......یہ سب عائشہ کی چالاکیاں ہیں......بیٹے کی خدمت کر کر کے مٹھی میں کر لیا ہے اُس نے انہیں......

ماں: (سنجیدہ اور تیز آواز)...... عائشہ کو تو میں دیکھ لوں گی...... مجال ہے اُس کی اب فرحان پاس بھی پھٹکے اُس کے......

مدیحہ: (جھنجلا کر)...... آپ کو فرحان کی پڑی ہے آپ یہ نہیں سوچ رہیں کہ مسئلہ حل نہیں ہوا بھائی جان سے بات کرنے سے...... وہ ان دونوں کو ساتھ لے گئے تو کیا ہوگا......؟

ماں: (فیصلہ کن انداز میں)...... نہیں لے کر جائے گا...... کم از کم عائشہ کو تو نہیں لے کر جانے دوں گی میں......

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور اپنے ناخنوں پر بیٹھی کیوٹکس لگا رہی ہے جب عائشہ اُس سے پوچھتی ہے۔

عائشہ: ......کیا بات کی تم نے اپنے پاپا سے......؟

نور: ......وہی باتیں جو ہمیشہ کرتی ہوں...... (سرد مہری سے)

عائشہ: ......کتنے پیار سے لے کر گئے ہوں گے وہ تمہیں کھانا کھلانے...... (متاثر ہوئے بغیر)

نور: ......مجبوری ہے اُن کی...... اُن کا خیال ہے پاکستان میں لوگوں کا دل اسی طرح جیتا جاتا ہے......

عائشہ: (سنجیدہ)...... تمہیں کھا لینا چاہیے تھا کھانا...... انہوں نے کتنی بے عزتی محسوس کی ہوگی...... (سنجیدہ)

نور: ......زیادہ بے عزتی محسوس کی ہوگی تو دوبارہ ساتھ نہیں لے جائیں گے مجھے...... (مزے سے)

عائشہ: ......تمہارا دل نرم کیوں نہیں ہو جاتا اُن کے لیے......؟

نور: (بے ساختہ)...... آپ کا دل سخت کیوں نہیں ہو جاتا اُن کے لیے......؟

عائشہ: (مدھم آواز میں سر جھکا کر)...... نہیں ہو سکتا...... ہم نے بہت اچھا وقت گزارا ہے ساتھ...... جو بھی ہوا وہ......

نور: (بات کاٹ کر بے زاری سے)...... مجھے مت بتایئے بار بار کہ جو بھی کچھ ہوا وہ آپ

کی غلطی ہے...... تنگ آ چکی ہوں میں یہ بات سن سن کر...... آپ کو پتہ ہے اب وہ کیا پلان کر رہے ہیں......؟

عائشہ: (چونک کر)...... کیا......؟ (بے ساختہ)

نور: ......ہم لوگوں کو ساتھ انگلینڈ لے کر جانا چاہتے ہیں...... (عائشہ کے چہرے پر حیرت نہ آنے پر وہ پوچھتی ہے)...... آپ کو حیرانی نہیں ہوئی......؟ (مدھم آواز)

عائشہ: ......فرحان نے بتایا تھا مجھے......

نور: (طنزیہ)...... اوہ...... ہر خبر تو پہلے ہی ہوتی ہے آپ کے پاس میری انفارمیشن کی تو ضرورت ہی نہیں......

عائشہ: (سنجیدہ)...... اگر تمہیں ساتھ لے جائیں تو بہت اچھا ہے...... (بے ساختہ)

نور: ......میں اُن کے ساتھ نہیں جاؤں گی......؟ آپ کیا جانا چاہتی ہیں......؟ (جواب دینے کی بجائے کچھ اور کہتی ہے)

عائشہ: ......تم کیوں نہیں جاؤ گی......؟ ہمیشہ تو جانا چاہتی تھی اُن کے ساتھ...... (سنجیدہ)

نور: ......پہلے بھی جانا چاہتی ہوں گی...... اب نہیں چاہتی...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......کیوں......؟ (سنجیدہ)

نور: ......میں اُنہیں یہاں برداشت نہیں کر سکتی...... وہاں کیسے کروں گی......؟

عائشہ: (مدھم آواز)...... بہت پیار کرتے ہیں وہ تم سے...... (بے ساختہ)

نور: ......پھر بھی نہیں جاؤں گی...... اُن کو اپنی بیوی کے مرنے کے بعد ایک maid اور اپنے بیٹے کے لیے ایک نینی کی ضرورت ہے اور اس کے لیے اُنہیں آپ کی services کی ضرورت پڑ گئی ہے...... اور ان services کے معاوضے کے طور پر وہ مجھے بھی ساتھ رکھ لیں گے...... (کچھ تلخ انداز میں کہہ کر جاتی ہے۔ عائشہ بیٹھی اُسے دیکھتی رہ جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

فرحان معیز سے بات کر رہا ہے۔

فرحان: ......دادی نے آج مجھے ڈانٹا ہے۔

معیز: ......کیوں......؟ (چونک کر)

فرحان: I don't know ---- But she was very rude to me.......انہوں نے عائشہ آنٹی کو منع کیا ہے کہ وہ مجھے اپنے پاس نہ آنے دیں......(معیز اُس کے جملے پر نظر چراتا ہے۔) your mother is a weird character. (سنجیدہ)

معیز: ......میں بات کروں گا اُن سے......(سنجیدہ)

فرحان: ......ہم واپس کب جائیں گے......؟ (یکدم)

معیز: ......تم بور ہونے لگے ہو......؟ (بے ساختہ)

فرحان: I don't know......یہ بڑی strange جگہ ہے......(بے ساختہ)

معیز: ......پاکستان......؟ (سمجھے بغیر)

فرحان: your home......

معیز: (کچھ دیر بول نہیں پاتا)......کیوں......؟

فرحان: ......آپ کو نہیں لگتا......؟

معیز: (مدھم آواز)......نہیں......(کچھ دیر بعد)

فرحان: Why does everyone misbehave with Ayesha Aunty? (ٹالتا ہے)

معیز: ......No one misbehaves with her. (بے ساختہ)

فرحان: ......Yes, they do Even you.......(معیز اُس کی بات پر بات بدلتا ہے)

معیز: ......تمہیں عائشہ کے علاوہ کسی اور سے بھی دوستی کرنی چاہیے......

فرحان: ......مجھے کوئی اور اچھا نہیں لگتا یہاں پر......ہم کب جا رہے ہیں واپس......؟ (بے زاری سے)

معیز: ......جلدی چلے جائیں گے۔ (مدھم آواز)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: معیز کی ماں کا بیڈروم

کردار: ماں، عائشہ

عائشہ کمرے میں کھڑی ہے جبکہ معیز کی ماں اُس سے بے حد سرد اور تلخ لہجے میں بات کر رہی ہے۔

ماں: ......معیز نے تم سے کیا بات کی ہے......؟

عائشہ: ......مجھ سے......؟ مجھ سے تو کوئی بات نہیں کی انہوں نے......؟ (اٹک کر کہتی ہے)

ماں: ......بات نہیں کی اور کپڑے لے لے کر دے رہا ہے......

عائشہ: ......یہ تو فرحان نے......(کچھ نادم)

ماں: ......سب جانتی ہوں میں......اندھی نہیں ہوں......ایک بار بے وقوف بن گئی تھی......ہر بار نہیں بن سکتی......معیز نے تمہیں باہر لے جانے کے بارے میں کچھ نہیں کہا......؟ (بات کاٹ کر)

عائشہ: ......نہیں انہوں نے کچھ نہیں کہا......انہوں نے نور سے کہا......

ماں: (تلخی سے)......تم اور تمہاری بیٹی......فساد کی جڑ ہے وہ......یہ فرمائش تم نے اُس کے ذریعے باپ تک پہنچائی ہوگی......(تلخی سے)

عائشہ: ......نہیں......میں نے ایسا کچھ نہیں کیا......نہ ہی نور نے......معیز خود......(صفائی دینے لگتی ہے)

ماں: ......معیز خود کبھی یہ سب کچھ نہیں کر سکتا......کبھی نہیں......تمہاری شکل تک دیکھنا نہیں چاہتا وہ......کہاں یہ کہ تمہیں ساتھ لے کر جانے کا سوچے......کہاں یہ کہ تمہارے لیے ہم لوگوں سے......(بات اُدھوری چھوڑ کر اس سے کہتی ہے)......اُسے کہہ دو کہ تم اُس کے ساتھ نہیں جاؤ گی......

عائشہ: (مدھم آواز)......میں تو ویسے بھی اُن کے ساتھ جانا نہیں چاہتی......

ماں: ......یہی بات کہو اُس سے......(عائشہ چپ اُن کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: کالج

کردار: سارہ، نور

دونوں کوریڈور کی سیڑھیوں میں بیٹھی ہوئی ہیں نور بے حد پریشان لگ رہی ہے۔

سارہ: ......تو پھر کیا سوچا ہے تم نے......؟ جاؤ گی......؟

نور: ......نہیں ...... کبھی نہیں ...... میں اور امی دونوں نہیں جائیں گے ...... (دوٹوک انداز)

سارہ: ......میں تمہاری جگہ ہوتی تو ضرور چلی جاتی ...... (بے ساختہ)

نور: ......تم خوش قسمت ہو میری جگہ نہیں ہو ...... (بے ساختہ تلخی سے)

سارہ: ......جان چھوٹ جائے گی تمہاری اور تمہاری امی کی تمہارے ددھیال سے ...... سوچو ذرا

نور: (بے ساختہ) ان سے جان چھوٹ کر ایک بڑی مصیبت گلے میں پڑ جائے گی ...... آگے کنواں اور پیچھے کھائی والی بات ہے ...... (بے ساختہ)

سارہ: ......وہاں تم یونیورسٹی جانے لگو تو ہاسٹل میں شفٹ ہو جانا ...... (بے ساختہ)

نور: ......اور امی وہ خدمت کرتی رہیں ان دونوں کی ......

سارہ: (سنجیدہ) ...... وہاں دو کی خدمت ہوگی ...... یہاں سو کی خدمت ہے ...... بے عزتی الگ ......

نور: (تلخی سے) ......اور وہاں جا کر کون سا تاج اور تخت ملنے والا ہے انہیں ...... اتنے سال انہوں نے پرواہ نہیں کی امی کی ...... عیش کرتے رہے اپنی دوسری بیوی کے ساتھ ......تو اب بھی یہی کریں گے ...... پاکستان سے maid لے جا کر رکھنے پر پیسے لگتے ہیں ...... بیوی پر نہیں ......

سارہ: (بے ساختہ) ...... تمہاری امی کیا کہتی ہیں ......؟

نور: (بے ساختہ) ...... وہ چاہتی ہیں میں چلی جاؤں لیکن یہ میں کبھی نہیں کروں گی ...... (قدرے نرم انداز میں) ...... میں انہیں اکیلا کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی ......

سارہ: ...... پرواہ ہے تمہیں آنٹی کی ......؟ (کچھ حیران ہو کر)

نور: ...... میں بھی پرواہ نہیں کروں گی ...... تو اور کون ہے اُن کا پرواہ کرنے والا ......؟ (کچھ شکست خوردہ انداز)

سارہ: ...... پھر اتنا غصہ کیوں کرتی تھی اُن پر ......؟ (حیران)

نور: ......اُن پر نہیں ہے غصہ ...... اپنی زندگی پر غصہ ہے ......اُن پر تو غصہ کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ...... وہ کچھ محسوس نہیں کرتیں۔ رنج، تکلیف، بے عزتی، غم، غصہ، کچھ نہیں ...... ایک robot like existance ہے اُن کی ...... (تھکے ہوئے انداز میں کہتی ہے) ......I still feel for that robot ---- still. (سارہ اُس کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور اپنے بستر میں سو رہی ہے۔ عائشہ اپنے بستر میں بیٹھی جاگ رہی ہے اور کسی گہری سوچ میں ہے۔ معیز کی ماں کی آواز اُس کے کانوں میں آنے لگتی ہے۔ اُس کے چہرے پر رنج ہے پھر جیسے اُسے کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: ظفر کا گھر

کردار: عائشہ، ماں، ملیحہ، ظفر

عائشہ بڑی بے تکلفی سے اپنی ماں کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ ماں کچھ پریشان

ماں: ...... میں اسی لیے منع کرتی تھی تمہیں معیز سے شادی سے ...... مجھے پتہ تھا عالیہ کے مزاج کا ...... مگر تم نے ایک نہیں سنی میری ...... ایک ملیحہ کی صورت میں پھندا پہلے ہی گردن کو لگایا ہوا تھا ...... اوپر سے تم نے ......

عائشہ: (اطمینان سے) ...... لیکن امی خالہ جو بھی کہیں ...... معیز نے کبھی کچھ نہیں کہا مجھے ...... میں بڑی خوش ہوں اُس کے ساتھ ......

ماں: (بے ساختہ) ...... لیکن وہ جو ہر وقت تمہارا خون خشک کرتی رہتی ہے وہ ......

عائشہ: (کندھے اُچکا کر مسکرا کر) ...... میں پرواہ بھی نہیں کرتی اُن کی ...... کبھی کبھار سنا بھی دیتی ہوں انہیں ...... لیکن میں خوش ہوں اس گھر میں ...... (تبھی ملیحہ چائے کی ٹرے اُٹھائے آتی ہے تو عائشہ اُسے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔)

عائشہ: ...... ارے ملیحہ آپا آپ کیوں لے کر آئی ہیں چائے ......؟ میں کوئی مہمان تھوڑی ہوں ...... جب دل چاہتا خود ہی بنا کر پی لیتی ......

ماں: ...... کیوں خود بنا کر پی لیتی ...... گھر میں کام کر کر کے حشر ہو جاتا ہے تمہارا ...... اب یہاں بھی دو گھڑی کو سکون کا سانس نہ ملے تمہیں ...... (بے ساختہ جتانے والا انداز)

ملیحہ: ...... ایسے بھی کون سے پہاڑ توڑنے پڑتے ہیں عائشہ کو ہمارے گھر میں ...... گھر کا

کام ہوتا ہے وہ تو سب ہی کرتے ہیں...... میں نہیں کرتی کیا......؟ (بے ساختہ)

ماں: ......تمہارے ساتھ 24 گھنٹے میں لگی ہوتی ہوں...... اور وہاں مجال ہے تمہاری ماں اُسے سانس بھی لینے دے۔

ملیحہ: (طنزیہ)...... پوچھوں گی اماں سے ایسے بھی کون سے کام کرواتی ہیں وہ بہو سے کہ پورے زمانے میں شور مچاتی پھر رہی ہے اُن کی بہو......

عائشہ: (حیران ہو کر)...... ملیحہ آپا...... میں نے کون سا شور مچایا ہے......؟

ملیحہ: (تلخ لہجہ)...... اور شور کس طرح مچاتے ہیں......؟ میں نے تو کبھی اپنی ماں کے سامنے جا جا کر اپنے دُکھڑے نہیں کہے...... حالانکہ میں بھی یہاں سارا دن کولہو کے بیل کی طرح جتی ہوتی ہوں......

ماں: (ناراض)...... کولہو کا بیل......؟ ...... خدا کا خوف کرو ملیحہ تم...... رات کا کھانا میں بناتی ہوں تمہارے ساتھ...... دوپہر کا کھانا میں بناتی ہوں تمہارے ساتھ...... صفائی اور برتنوں کے لیے ماسی آتی ہے...... اپنے بچوں کو دیکھتی ہو تم...... پھر کون سا کولہو کا بیل بنایا ہے میں نے تمہیں یہاں......

ملیحہ: (بلند آواز)...... تو کہہ دیں جھوٹ بول رہی ہوں میں...... جھوٹی ہوں میں...... بیٹی کے ساتھ مل کر گالیاں تو دیتی ہی ہوتی ہیں آپ نے مجھے...... (تبھی ظفر اندر آتا ہے)

ظفر: ......کیا ہنگامہ ہو رہا ہے یہاں......؟ اتنا شور کس بات پر ہو رہا ہے......؟

ملیحہ: (غصے سے)...... جس دن سے اس گھر میں آئی ہوں اسی طرح پورا گھر اکٹھا ہو جاتا ہے میری بے عزتی کے لیے...... پتہ نہیں میری ماں نے کیا دیکھ کر بیاہا تھا مجھے اس گھر میں

ماں: (ہاتھ جوڑ کر)...... معاف کر دو ہمیں جو تمہیں بہو بنانے کی غلطی ہوئی ہم سے...... (ہاتھ جوڑ کر)

عائشہ: ......امی چپ ہو جائیں آپ (ماں کو روک کر)

ملیحہ: ......نہیں نہیں وہ کیوں چپ ہوں...... مل کر گالیاں دو مجھے سب لوگ...... (غصے سے عائشہ سے)

ظفر: ......تم جاؤ یہاں سے...... چھوٹی سی بات پر چیخ چیخ کر بولنے لگتی ہو تم...... (غصے سے)

ملیحہ: ...... ہاں سارے عیب تو مجھ میں ہی ہیں...... ساری خوبیاں تو آپ کی ماں میں یا آپ کی بہن میں......

ظفر: (غصے سے)...... میں نے تمہیں کہا ہے جاؤ یہاں سے...... (دبنگ انداز میں)

ملیحہ: ......اس کمرے سے نہ نکالیں...... گھر سے نکالیں مجھے...... دھکے دے کر نکالیں مجھے گھر سے...... تبھی تو چین آئے گا آپ سب لوگوں کو......

ظفر: (بڑبڑاتے ہوئے)...... شاید یہ بھی کرنا پڑے مجھے......

ملیحہ: (غصے سے کہہ کر جاتی ہے)...... ہاں...... ہاں...... کرو تم یہ بھی...... لیکن پھر دھکے کھاتی ہوئی ہی تمہاری بہن آئے گی یہاں......

عائشہ: (جیسے پریشان)...... میرے خدایا...... ان کو تو جیسے دورہ پڑتا ہے...... (پریشان)

ظفر: ...... یہ سب امی کا قصور ہے...... انہیں پتہ تھا کتنی بدزبان ہے ان کی بھانجی...... پھر بھی زندگی خراب کر دی میری انہوں نے...... (ناراض)

عائشہ: ......سارا قصور میرا ہے...... میری معیز کے ساتھ منگنی نہ ہوئی ہوتی تو یہ قربانی نہ دینی پڑتی آپ کو...... (بے چین)

ظفر: ......اور یہ اگر اس طرح کی حرکتوں کے باوجود اس گھر میں ہے تو اس کی وجہ بھی تم ہی ہو...... تمہارا خیال نہ ہو مجھے تو میں دو منٹ میں اس طرح کی بدزبان عورت کو فارغ کر کے گھر بھیج دوں...... ہر دس منٹ کے بعد کسی نہ کسی بات پر چلانا ہوتا ہے اس نے...... (وہ بے حد خفگی سے کہتا ہوا کمرے سے چلا جاتا ہے۔ عائشہ بیٹھی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: شام

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، معیز، ملیحہ، ماں، ظفر

معیز عائشہ کے گھر کھڑا ہے۔ عائشہ اور عائشہ کی ماں پاس کھڑی ہیں۔

ماں: ...... بیٹا کھانا تو کھا لو...... ایسی جلدی کیا ہے......؟

معیز: (مسکرا کر)...... خالہ ہر بار کھانا کھا کر ہی جاتا ہوں لیکن اس بار کچھ کام ہے بس عائشہ کو لینا تھا اس لیے آ گیا...... عائشہ تم تیار ہو جاؤ...... (عائشہ اندر جاتی ہے اپنا بیگ لینے۔ تبھی ملیحہ آتی ہے۔ بہن کو دیکھ کر)

معیز: ......السلام علیکم کیا حال ہے......؟

...... میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی بھائی...... (خراب موڈ)

معیز: ...... کیوں کیا ہوا......؟ (چونکتا ہے)

ملیحہ: ......بس اب ہر حد پار کرلی ہے ان لوگوں نے ...... مجھے ساتھ گھر لے چلیں ......
(تلخی سے)

معیز: ......کیا ہوا......؟ (حیران ہوکر)

ملیحہ: ......گھر چل کر ہی بتاؤں گی میں آپ کو...... (بے ساختہ)

معیز: ......لیکن ہوا کیا......؟ (پریشان)

ماں: ......بیٹا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرلیتی ہے یہ...... (ناراض ہوکر)

ملیحہ: ......آپ کے لیے تو ہر بات چھوٹی بات ہی ہے...... بڑی بات تو تب بنتی ہے جب کوئی آپ کی بیٹی کو کچھ کہے......بس میں نے نہیں رہنا اس گھر میں...... (تبھی عائشہ نور کو اُٹھائے آتی ہے اور اندر کا سین دیکھ کر ٹھٹھک جاتی ہے۔)...... اپنے بچے سنبھالیں آپ......اور اپنی بیٹی بھی یہاں رکھیں...... (غصے سے)

معیز: ......ملیحہ میں اس طرح نہیں لے کر جا رہا تمہیں......اگر کوئی بات ہوئی ہے تو وہ بتاؤ ......تا کہ میں...... (غصے سے)

ملیحہ: ...... صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ بہن کا احساس نہیں ہے تمہیں ......بس بیوی کی پرواہ ہے...... (زوزور سے)

معیز: ...... ہے مجھے احساس ...... کیوں احساس نہیں ہوگا ...... لیکن اس طرح ہر دوسرے چوتھے دن جھگڑا کر کے گھر آنا...... (کچھ جھنجھلا کر)

ملیحہ: ...... میں جھگڑا کرتی ہوں ......؟ میں جھگڑا نہیں کرتی ...... یہ لوگ ظلم کرتے ہیں مجھ پر ......ساس جان کھاتی رہتی ہے......شوہر ہے تو وہ دوسری عورتوں کے چکر میں......

ماں: (ناراض ہوکر بے ساختہ)...... اب ایسی تہمت تو مت لگاؤ ...... کون سی دوسری عورتوں کا چکر ہے......

عائشہ: ......امی چپ کر جائیں آپ...... بعد میں بات کرلیں...... (روکتی ہے ماں کو)

ملیحہ: ......اب کوئی بعد نہیں ہوگا...... جو کچھ ہوگا اب ہی ہوگا...... (تلخی سے)

معیز: ......میں ساتھ نہیں لے کر جاؤں گا تمہیں...... عائشہ چلو تم...... (دوٹوک انداز میں)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز ماں

معیز ماں کے پاس بیٹھا بات کر رہا ہے۔

معیز: ......آپ ملیحہ کو سمجھائیں۔

ماں: (غصے سے)...... کیا سمجھاؤں ملیحہ کو میں......؟ ہر عیب تمہیں بہن میں ہی نظر آتا جو کچھ تمہاری ساس اُس کے ساتھ کر رہی ہے اُس کی پرواہ نہیں ہے تمہیں (بے ساختہ)

معیز: ......وہ صرف میری ساس نہیں ہے آپ کی بہن بھی ہے...... (بے ساختہ)

ماں: ......مرگئی میری بہن میرے لیے...... جو میری اولاد کے ساتھ یہ سلوک کرے اُس کی تو میں شکل بھی نہ دیکھوں......بس تو اسی وقت عائشہ کو چھوڑ کر آ وہاں اور ملیحہ کو لے کر آ ......(تلخی سے)

معیز: ......یہ میں کبھی نہیں کروں گا......کوئی جھگڑا ہے تو وہاں جا کر بیٹھ کر سلجھا لیتے ہیں...... لیکن یہ نہیں کروں گا میں کہ اپنی بیوی کو صرف اس لیے اُس کے میکے بھیج دوں کہ میری بہن اپنے گھر خوش نہیں ہے...... (بے ساختہ)

ماں: ......اُس کا شوہر دوسری عورتوں کے ساتھ......

معیز: (بات کاٹ کر خفگی سے)...... خدا کا خوف کریں امی ......ظفر نہیں ہے ایسا......ایک لڑکی پسند تھی اُسے جس سے شادی کرنا چاہتا تھا وہ ......لیکن آپ لوگوں نے زبردستی ملیحہ سے شادی کروادی اُس کی ......اب وہ چھ سال پرانی بات ملیحہ کے دماغ سے ہی نہیں جا رہی...... سمجھائیں اُسے......

ماں: (غصے سے)...... یہ تو نہیں بول رہا تیری بیوی کی زبان ہے یہ......

معیز: (تلخی سے)...... یہ میں ہی ہوں امی...... میں ہی ہوں یہ...... (غصے سے)

ماں: ......اُس کا باپ زندہ ہوتا تو کبھی اپنی بچی کو اس حالت میں وہاں نہ رہنے دیتا...... (یک دم روتی ہے)

معیز: ......ابا ہوتے تو دو جوتے مار کر آتے وہ ملیحہ کو......اُس کی مجال نہیں ہوتی کہ اس طرح کا ہنگامہ کرتی...... (ناراض ہوکر)

ماں: ......تو ایسا کر...... ماں بہن بھائی سب کو گھر سے نکال دے......اور خود اپنی بیوی کے ساتھ عیش کر یہاں...... (یک دم غصے میں)

معیز: (تلخی سے)...... اسی لیے منع کرتا تھا میں آپ کو ملیحہ کی شادی ظفر سے کرنے سے ...... مجھے پتہ تھا یہی ہونا ہے آخر میں...... لیکن اُس وقت آپ نے میری ایک نہیں

سنی ......اب ہر دوسرے دن نیا مسئلہ کھڑا ہوتا ہے۔ (وہ بولتا ہوا وہاں سے اُٹھ کر اندر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ بے حد اَپ سیٹ بیٹھی ہوئی ہے جب معیز بے حد خفگی کے عالم میں اندر کمرے میں آتا ہے۔ کچھ کہے بغیر وہ جا کر بستر پر لیٹ جاتا ہے۔ عائشہ کچھ اَپ سیٹ انداز میں اُسے دیکھتی ہے لیکن بیٹھی رہتی ہے معیز کچھ دیر آنکھیں بند کیے رہنے کے بعد یک دم آنکھیں کھول کر اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ......اب تم اسی طرح بیٹھی رہو گی ...... یا سوؤ گی بھی......؟

عائشہ: ......نہیں سو سکتی میں ...... پتہ نہیں تمہیں کیسے نیند آ جاتی ہے......؟ (سنجیدہ)

معیز: ...... میں پاگل ہو چکا ہوں اس لیے ...... پتہ نہیں یہ سب لوگ کیا چاہتے ہیں......اوپر سے تمہارے گھر والے...... (تھکا ہوا)

عائشہ: ......معیز اس میں میرے گھر والوں کا کوئی قصور نہیں ہے......تم جانتے ہو...... (کچھ خفا ہو کر)

عائشہ: ......ملیحہ آپا......ضرورت سے زیادہ بے لحاظ ہیں...... (بے ساختہ)

معیز: ......اچھا اب میری بہن کی برائیاں بند کر دو...... (کچھ برا مان کر)

عائشہ: ...... تمہیں اندازہ ہے کہ ظفر بھائی کتنی ٹینشن میں ہوتے ہوں گے ہر وقت ...... (بے ساختہ)

معیز: ......اور جو میں ٹینشن میں ہوتا ہوں وہ کچھ نہیں...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......تمہیں میں ٹینشن دیتی ہوں...... (کچھ ناراض ہو کر)

معیز: ......عائشہ اب تم مت لڑو مجھ سے...... (تبھی باہر سے معیز کی ماں کی آواز آتی ہے۔)

ماں: ......معیز......معیز......

معیز: ......امی میں صبح جاؤں گا آپ کو ساتھ لے کر ملیحہ کی طرف ......آپ آرام سے سو جائیں اب...... (اُسی طرح لیٹے لیٹے)

ماں: ......کوئی ضرورت نہیں اب جانے کی ......ملیحہ کا فون آیا ہے...... کہہ رہی ہے ظفر نے معافی مانگ لی ہے اُس سے ......خوامخواہ میری بیٹی کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے......

معیز: (کچھ جھنجھلا کر لیکن relax ہوتے ہوئے)......چلیں آخر میں یہ ہونا ہوتا ہے تو پھر پہلے اتنا ہنگامہ کرنے کی کیا تُک بنتی ہے......تم نے ظفر کو فون کیا تھا......؟

عائشہ: ......اور کیا کرتی ......؟ ورنہ ملیحہ اور خالہ نے تو پورا گھر اسی طرح سر پر اُٹھائے رکھنا تھا ...... یہ تو ظفر بھائی کا حوصلہ ہے کہ وہ ہر بار میرے کہنے پر غلطی نہ ہوتے ہوئے بھی تمہاری بہن سے ایکسکیوز کرتے ہیں...... (جھنجھلاتے ہوئے بستر پر آتی ہے)

معیز: ......I am sorry (اُس کا ہاتھ پکڑ کر)

عائشہ: ......اس میں تمہارا کیا قصور ہے......؟ (مدھم آواز)

معیز: ......میرا ہی قصور ہے......خود کو کم ملامت نہیں کرتا میں ...... (لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کرتی ہے۔)

عائشہ: ......سو جاؤ اب ......صبح آفس جانا ہے......

معیز: ......ناراض تو نہیں ہو......؟ (پیار سے)

عائشہ: ......ہوں بھی تو تمہیں کیا فرق پڑتا ہے......؟ (جتانے والے انداز)

معیز: ......کوئی فرق نہیں پڑتا......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......نہیں کوئی فرق نہیں پڑتا...... (سنجیدہ)

معیز: ......تم واقعی ایسا سمجھتی ہو......؟

عائشہ: (ہنس پڑتی ہے)......نہیں ...... مذاق کر رہی تھی ......تمہیں فرق نہ پڑتا ہوتا تو میں یہاں بیٹھی ہوتی ...... چلی گئی ہوتی اب تک سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے...... پتہ ہے تمہیں......

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: ماں، عائشہ

عائشہ سبزی بنا رہی ہے جب معیز کی ماں بے حد خفگی کے عالم میں آ کر اُس کے پاس بیٹھتی ہے اور کہتی ہے۔

ماں: ......تم کیوں معیز کو باہر جانے سے روک رہی ہو......؟

عائشہ: ......میں......؟ وہ خود بھی باہر جانا نہیں چاہتے۔ (جھوٹ بولتے ہوئے)

ماں: ......جھوٹ مت بولو......مگر وہ مجھے کہہ رہا ہے کہ عائشہ نہیں مان رہی......(بات کاٹ کر)

عائشہ: ......امی یہاں بھی تو محنت کی جا سکتی ہے......سارے لوگ باہر جا کر تو امیر نہیں ہوتے......(مدھم آواز)

ماں: ......تمہیں اس لیے اس طرح کی باتیں آتی ہیں کیونکہ تمہارے ماں باپ کی جیب میں پیسہ ہے......تم چاہتیں ہی نہیں کہ شوہر کی بھی ایسی حیثیت ہو کہ وہ آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کر سکے اُن کی......

عائشہ: ......آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں امی......؟ میں کیوں ایسا چاہوں گی......؟

ماں: (تلخی سے)......یہ تو تم اچھی طرح جانتی ہو کہ تم کیوں ایسا چاہتی ہو......تمہارے بھائی کے ماتھے کے بل اس پیسے کی وجہ سے ہیں......میرے بیٹے کے پاس بھی پیسہ ہوتا تو میں دیکھتی تمہارا بھائی میری بیٹی کے سامنے کیسے اس طرح اکڑتا پھرتا......؟ (سنجیدہ)

عائشہ: ......ظفر بھائی پیسے کی وجہ سے تھوڑی اکڑتے پھرتے ہیں......آپ کو پتہ ہے اُن کی عادت ہی ایسی ہے......امی اسی لیے تو ملیحہ آپا سے رشتے کے حق میں نہیں تھیں لیکن وہ بھی آپ کی خواہش تھی......

ماں: ......تو میری خواہش میں کیا خرابی تھی......؟ اگر تمہاری ماں کی یہ خواہش ہو سکتی ہے کہ اُس کی بیٹی میرے بیٹے سے بیاہی جائے تو میں نے کون سا گناہ کر لیا......اپنی بیٹی کی شادی اُس کے بیٹے سے کر کے......(بھڑک کر)

عائشہ: ......میں کب کہہ رہی ہوں کہ کوئی گناہ کیا ہے آپ نے......میں تو ویسے ہی ایک بات کہہ رہی تھی......(بات بدلنے کی کوشش)......اچھا چھوڑیں......مجھے یہ بتا دیں کہ کھانے میں کیا بنانا ہے آج......؟ (وہ اُس کے سوال کا جواب دیئے بغیر کہتے ہوئے اُٹھ جاتی ہے)

ماں: ......میں اب دوبارہ نہ سنوں کہ تم نے معیز کو باہر جانے سے روکنے کی کوشش کی ہے......(عائشہ کچھ کہے بغیر کچھ اَپ سیٹ بیٹھی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، عائشہ، نور

معیز چند ماہ کی عائشہ کے ساتھ بستر پر بیٹھا کھیل رہا ہے۔ جب عائشہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کچھ سنجیدگی سے اُسے کہتی ہے۔

عائشہ: ......امی سے یہ کیوں کہتے رہتے ہو ہر وقت کہ میں تمہیں روکتی ہوں باہر جانے سے......؟ (ناراض)

معیز: ......تو اور کیا کہوں......؟ تم روکتی نہیں ہو کیا......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......روکتی ہوں پھر بھی اس کا اشتہار بنا کر لگانے کا کیا مطلب ہے......امی مجھ سے ناراض ہوتی ہیں......(وہ مسلسل بیٹی کی طرف متوجہ رہتا ہے)......تم اُن سے یہ کیوں نہیں کہتے صاف صاف کہ تمہارا اپنا دل نہیں چاہتا باہر جانے کو......معیز میں تم سے بات کر رہی ہوں......

معیز: (بے ساختہ)......سن رہا ہوں یار......

عائشہ: (جھنجھلا کر)......سن رہے ہو تو جواب دو......

معیز: (بے ساختہ)......کیا جواب دوں......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......جو پوچھ رہی ہوں میں......(کچھ سنجیدہ ہو کر)

معیز: ......دیکھو مجھے کوئی ایشو نہیں ہے باہر جانے سے......بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے میرے باہر جانے سے......(سنجیدہ ہو کر)

عائشہ: ......اور بہت سے نئے مسئلے پیدا ہو جائیں گے......(بات کاٹ کر)

معیز: ......مثلاً......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......اس گھر میں مَیں صرف تمہاری وجہ سے ہوں معیز......اگر تم بھی نہیں ہو گے یہاں تو میں نہیں رہ سکتی یہاں......(سنجیدہ)

معیز: ......دیکھو آج جھگڑے اس لیے ہو رہے ہیں کیونکہ پیسہ نہیں ہے......پیسہ آئے گا تو آدھے جھگڑے تو ویسے ہی ختم ہو جائیں گے (سمجھاتا ہے)

عائشہ: ......یہ خوش فہمی ہے تمہاری......(طنزیہ)

معیز: ......تم دیکھ لینا......(بے ساختہ)

عائشہ: ......دیکھ لینا......؟ یعنی تم اب بھی کوشش کر رہے ہو باہر جانے کی......؟ تم مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو......؟ کچھ چھپا رہے ہو......؟ (پریشان ہو کر)

معیز: ......کچھ نہیں چھپا رہا یار......جو بھی ہوگا تمہارے سامنے ہوگا......(بے ساختہ)

عائشہ: ......معیز مجھ سے جھوٹ مت بولنا...... جو کچھ ہے وہ سامنے ہونا چاہیے...... (اُلجھ کر)

معیز: ......سامنے ہی ہوگا لیکن ایسا کچھ ہے ہی نہیں...... trust me......(تسلی دیتا ہے تو عائشہ کچھ اُلجھی نظروں سے اُسے دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: صحن (معیز کا پرانا گھر)

کردار: عائشہ، مدیحہ، معیز کی ماں، رشتے والی

معیز کی ماں صحن میں رشتے والی کے پاس بیٹھی ہے اور اُس سے باتیں کر رہی ہے۔

معیز کی ماں: ......شکل وصورت کا اچار ڈالنا ہے ہم نے......تم کھاتے پیتے لوگوں میں رشتہ کراؤ میری بچی کا......(بے ساختہ)

رشتے والی: ......کھاتے پیتے لوگ بھی پھر اپنی طرح کے کھاتے پیتے لوگ ہی مانگتے ہیں...... (بے ساختہ)

معیز کی ماں: ......بس......تو ہم کون سے کنگلے ہیں...... ماشاءاللہ اپنا گھر ہے ہمارا...... بیٹا بھی باہر جانے والا ہے میرا......بہن کو کوئی خالی ہاتھ نہیں بھیج دیتا اُس نے......(سنجیدہ)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، مدیحہ

عائشہ کچن میں کھڑکی کے سامنے کھڑی صحن میں ہونے والی گفتگو سن رہی ہے اور وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔ تبھی مدیحہ بے حد ناخوش اندر آتی ہے اور کہتی ہے۔

مدیحہ: ......ایک تو امی کو 24 گھنٹے اس رشتے والی کے علاوہ کوئی اور نظر نہیں آتا...... ہر وقت اُسے بلایا ہوتا ہے۔

عائشہ: (سنجیدہ تسلی دیتی ہے)......ایسا ہی ہوتا ہے جب رشتے کی تلاش ہو رہی ہو...... (سنجیدہ تسلی دیتی ہے)

مدیحہ: ......رشتے کی تلاش میں جانور بنا کر رکھ دیا ہے مجھے...... ہر آئے گئے کے سامنے بٹھا

دیتی ہیں مجھے......(تلخی سے)

عائشہ: ......اب آنا تو پڑتا ہے لوگوں کے سامنے...... ہر لڑکی آتی ہے......اس کے بغیر شادی کہاں ہوتی ہے۔

مدیحہ: (جتانے والا انداز)......ہو جاتی ہے اگر کسی کو قریب کی چیزیں نظر آتی ہوں...... (چونک کر)

عائشہ: (چونک کر)......کیا مطلب......؟

مدیحہ: ......جواد کیوں نہیں نظر آتا امی کو......؟ (کچھ دیر بعد)

عائشہ: ......جواد......مطلب یہ جواد......

مدیحہ: (مسکراتی ہے)......اور کون سا جواد ہے......ایک ہی جواد ہے......اُس کی امی بھی تو رشتہ ڈھونڈ رہی ہیں اُس کے لیے......

عائشہ: (کچھ شاکڈ کچھ خوش)......مجھے تو پتہ نہیں تھا تم دونوں آپس میں......(بے ساختہ)

مدیحہ: ......دونوں کی بات نہیں ہے......صرف مجھے اچھا لگتا ہے وہ......اُس کا مجھے پتہ نہیں......(مسکراتے ہوئے کہتی ہے)

عائشہ: ......اُسے بھی اچھی لگتی ہوگی تم...... اسی لیے تو اتنے چکر لگاتا ہے یہاں کے......اور میں سمجھتی تھی معیز کی وجہ سے آتا ہے......اچھا تو یہ بات ہے......

مدیحہ: (بے اختیار)......امی سے بات کریں آپ

عائشہ: (سوچ کر)......پہلے تو جواد سے بات ضروری ہے......پہلے اُس سے تو پوچھنا چاہیے......

مدیحہ: (بے ساختہ)......تو پوچھ لیں نا......بھائی کس لیے ہیں۔ (بے ساختہ)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ بے حد ایکسائیٹڈ انداز میں معیز سے بات کر رہی ہے وہ بے حد حیران اور شاکڈ نظر آ رہا ہے۔

معیز: ......کیا مطلب ہے......؟

عائشہ: ...... مطلب وہی ہے جو تمہاری سمجھ میں آ رہا ہے...... مدیحہ کے رشتے کے لیے جواد سے بات کیوں نہیں کرتے...... (ناراض ہو کر)

معیز: ...... تم کس طرح کی احمقانہ باتیں کرتی ہو......؟ وہ دوست ہے میرا...... بیسٹ فرینڈ...... میں اُس سے کہوں میری بہن سے شادی کر لو......

عائشہ: (بے ساختہ)...... نہیں اس طرح کہنے کو کب کہا ہے میں نے...... ڈھنگ سے بات کی جا سکتی ہے۔

معیز: (بے ساختہ)...... میں دوستی گنوانا نہیں چاہتا اُس سے ایسی کوئی بات کر کے...... (سنجیدہ)

عائشہ: ...... کیوں دوستی جائے گی......؟ اُس میں ایسی کون سی نا مناسب بات ہے......؟ (بے ساختہ)

معیز: ...... نا مناسب بات ہے نا تو کہہ رہا ہوں...... کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے جواد سے شادی کی بات کرنے کی......

عائشہ: (کچھ سوچ کر)...... مدیحہ کو اچھا لگتا ہے وہ...... (چونک کر)

معیز: ...... کیا......؟ (چونک کر)

عائشہ: ...... میں کہنا نہیں چاہتی تھی تم سے یہ...... لیکن وہ پسند کرتی ہے جواد کو...... اور خود میرا یہ خیال ہے کہ جواد بھی اُس کو پسند کرتا ہے...... دیکھو اسی لیے تو ہر وقت یہاں کے چکر لگاتا رہتا ہے...... ہر وقت مدیحہ کے کھانوں کی تعریفیں کرتا رہتا ہے۔

معیز: (جتاتے ہوئے)...... بچپن سے گھر آ رہا ہے وہ ہمارے...... صرف اب آنا نہیں شروع ہوا...... neighbour ہے وہ ہمارا......

عائشہ: (بے ساختہ)...... جو بھی ہے...... اچھا رشتہ ہے...... بزنس اچھا ہے...... گھر اچھا ہے...... شکل و صورت مزاج سب...... اور اوپر سے اکلوتا ہے...... کسی قسم کا کوئی جھنجھٹ نہیں......

معیز: (گھور کر اُسے)...... یہ کیا کوالیفیکشن ہے اکلوتا ہونا......

عائشہ: (ہنس کر)...... بہت بڑی کوالیفیکشن ہے...... مجھ سے پوچھو......

معیز: (اُلجھ کر)...... بہر حال جو بھی ہے...... میں یہ بات نہیں کر سکتا...... کوئی عزت ہے میری اُس کی نظروں میں......

عائشہ: ...... ٹھیک ہے تم مت کرو...... میں کر لیتی ہوں...... (معیز چونک کر اُسے دیکھتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: رات
جگہ: معیز کا بیڈروم
کردار: معیز، عائشہ، فرحان

فرحان سو رہا ہے۔ معیز اپنے بیڈروم میں بیٹھا بے مقصد TV دیکھ رہا ہے۔ جب دروازے پر دستک ہوتی ہے۔ وہ دروازے کی جانب متوجہ ہو کر کہتا ہے۔

معیز: ...... come in (دروازہ آہستہ سے کھول کر عائشہ اندر آتی ہے۔ بے حد جھجکتے ہوئے معیز غیر متوقع طور پر اُسے وہاں دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ اور TV بند کر دیتا ہے۔

عائشہ: ...... آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں مجھے......

معیز: ...... مجھے بھی کرنی ہیں...... لیکن یہاں نہیں...... باہر (وہ کہتا ہے اور بیڈ پر سوئے فرحان کو دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور پھر کمرے سے نکل جاتا ہے۔ عائشہ بھی اُس کے پیچھے کمرے سے نکل جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: رات
جگہ: لان
کردار: معیز، عائشہ

معیز برآمدے میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتے ہوئے اپنے پیچھے آتی ہوئی عائشہ کو دوسری کرسی پر بیٹھنے کے لیے کہتا ہے۔

معیز: ...... بیٹھو...... (وہ کچھ جھجکتی ہوئی کرسی پر بیٹھ جاتی ہے)

معیز: ...... بولو کیا کہنا ہے تمہیں......؟

عائشہ: ...... آپ کو کچھ بات کرنی تھی مجھ سے......

معیز: (سرد مہری سے)...... بعد میں کروں گا پہلے تم کہو...... (لمبی خاموشی کے بعد سر جھکائے کہتی ہے)

عائشہ: ...... مجھے نور نے بتایا تھا...... آپ...... آپ ہم دونوں کو انگلینڈ لے کر جانا چاہتے ہیں......؟

معیز: (سرد مہری سے)...... ہاں ٹھیک بتایا ہے نور نے...... مجھے بھی اسی بارے میں بات کرنی تھی تم سے...... (سرد مہری سے)

عائشہ: ......امی چاہتی ہیں کہ ہم دونوں نہ جائیں......

معیز: (بات کاٹ کر سرد مہری سے)......تم کیا چاہتی ہو......؟ (لمبی خاموشی کے بعد)

عائشہ: ......آپ......آپ نور کو لے جائیں...... وہ آگے پڑھ لے گی وہاں...... امی کے پاس بھی کسی کو ہونا چاہیے وہ چاہتی ہیں میں اُن کے پاس رہوں...... (یک دم بات کاٹتا ہے۔)

معیز: ......تم نہیں جانا چاہتیں......؟ (لمبی خاموشی کے بعد بولتی رہتی ہے)

عائشہ: ......نہیں...... مجھے وہاں جا کر کیا کرنا ہے......؟ (معیز یک ٹک اُس کو دیکھتا رہتا ہے)...... یہاں پورا گھر چلتا ہے میری وجہ سے......اور اتنے کام ہوتے ہیں...... وہاں نور آپ کا اور فرحان کا خیال رکھے گی۔

معیز: ......کچھ اور......؟ (تلخی سے)

عائشہ: ......نہیں......بس یہی کہنا تھا مجھے...... (سرد مہری سے)

معیز: ......تمہیں اگر ساتھ لے جانا چاہتا ہوں تو اُس کی وجہ "تم" نہیں ہو...... (مدھم آواز)

عائشہ: ......میں جانتی ہوں...... (مدھم آواز)

معیز: ......مجھے لگا شاید نہ جانتی ہو......شاید بھول گئی ہو...... (مدھم آواز)

عائشہ: ......بھولنے کی عادت کبھی نہیں رہی مجھے......

معیز: (سنجیدہ)......تمہیں صرف نور کی وجہ سے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں کیونکہ تمہیں چھوڑ کر وہ نہیں جائے گی...... اگر مجھے یقین ہوتا کہ وہ چلی جائے گی تو کبھی تمہیں ساتھ لے جانے کے بارے میں سوچتا بھی نہ......

عائشہ: (مدھم آواز)...... میں اُسے منالوں گی وہ چلی جائے گی......

معیز: (کچھ تلخی اور غصے سے)......تم نے اُس کے دل میں میرے لیے اتنی نفرت بھر دی ہے کہ میں ساری عمر کوشش کر کے بھی اُسے صاف نہیں کر پاؤں گا......

عائشہ: (شاکڈ)......میں نے......؟ (تلخی سے بولتا رہتا ہے)

معیز: ......یہ تمہارا revenge تھا...... اپنی بیٹی کو تمہارے پاس چھوڑے ہوئے مجھے کبھی ایک لمحے کے لیے بھی یہ خیال نہیں آیا کہ تم یہ کرو گی......؟ (وہ بالکل چپ سنتی رہتی ہے)......لیکن یہ توقع رکھنی چاہیے تھی مجھے تم سے...... جو کچھ تم نے کیا میرے ساتھ میری فیملی کے ساتھ......اُس کے بعد...... یہ تو ایک بہت معمولی چیز تھی تمہارے لیے ......تم نے اُسے ابنارمل کر دیا ہے......ایک نارمل زندگی گزارنے کے قابل نہیں چھوڑا

......اُس کی زبان میں اتنا زہر ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ ساتھ خود کو بھی ختم کر سکتی ہے......اور یہ سب تم نے کیا...... کیونکہ تم hurt کرنا تھیں مجھے...... بدلہ لینا چاہتی تھیں مجھ سے......اُس کا یہی راستہ نظر آیا تمہیں...... (وہ اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے یوں جیسے اُسے جواب کا انتظار ہو۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر کچھ دیر اُس کو دیکھتی رہتی ہے۔ یوں جیسے کچھ اور سننا چاہتی ہو۔ پھر بالآخر مدھم آواز میں کہتی ہے)

عائشہ: ......میں جاؤں اب......؟ (معیز بے اختیار ہونٹ بھینچ لیتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں آگ جیسی لپک ہے۔ پھر وہ کچھ بھی کہے بغیر وہاں سے اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔ دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھے وہ بت کی طرح وہاں بیٹھی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، نور

نور عائشہ کی سسکیوں کی آواز سے اُٹھتی ہے۔ کچھ دیر وہ بستر میں بیٹھی جیسے چویشن سمجھنے کی کوشش کرتی رہتی ہے پھر یک دم اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ بستر کی دوسری سمت عائشہ بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی ہے۔ وہ گھبرا کر اُٹھ کر پاس آتی ہے۔

نور: ......امی...... امی...... کیا ہوا......؟ بتائیں...... کیا ہوا......؟ کیوں رو رہی ہیں......؟

عائشہ: (سسکتے ہوئے)......کچھ نہیں

نور: (بے حد بے چین)......پھر رو کیوں رہی ہیں......؟ پلیز بتائیں...... (عائشہ کچھ کہے بغیر اُسی طرح سر جھکائے ہچکیوں سے روتی رہتی ہے۔ روہانسی ہو کر)

نور: That's not fair...... مجھے بتا کیوں نہیں رہیں آپ......؟ (وہ عائشہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی ہے)......امی......

عائشہ: ......ایک بات مانو گی......؟

نور: ......ہاں......کیا......؟

عائشہ: (روتے ہوئے)......اپنے پاپا کے ساتھ چلی جاؤ نور...... جس دوزخ میں مَیں نے زندگی گزاری ہے......ایسا کوئی دوزخ میں تمہارے لیے نہیں چاہتی...... (وہ بالکل شاک میں ماں کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔ عائشہ اُسی طرح ہچکیوں سے رو رہی ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 7

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر (لان)

کردار: معیز، نور

معیز صبح سویرے لان میں کھڑا کچھ پودوں کو دیکھ رہا ہے۔ جب قدموں کی آواز پر وہ پلٹ کر دیکھتا ہے۔ اُس کے عقب میں نور کھڑی ہے۔ وہ کچھ حیران کچھ مسکرا کر کہتا ہے۔

معیز: ......تم کالج نہیں گئیں......؟

نور: ......جا رہی ہوں......آپ سے کچھ کہنے آئی تھی......

معیز: ......پھر کسی چیز پر غصہ آ رہا ہے تمہیں......؟ (کچھ سنجیدہ ہو کر)

نور: ...... مجھے صرف یہ بتانا تھا کہ میں آپ کے ساتھ جاؤں گی ...... اگر امی جائیں گی تو...... (بے تاثر چہرے کے ساتھ)

معیز: ......اور تمہاری امی ساتھ جانا چاہتیں......

نور: (کندھے اُچکا کر)......وہ میرا مسئلہ نہیں ہے...... مجھے تو صرف آپ کو یہ بتانا تھا کہ میں امی کے ساتھ رہوں گی...... جہاں وہ رہیں گی...... (کہہ کر چلی جاتی ہے۔ معیز اُسے جاتا دیکھتے رہتا ہے اور کچھ سوچتا بھی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: ماں کا کمرہ

کردار: عائشہ، معیز کی ماں

عائشہ معیز کی ماں سے باتیں کر رہی ہے۔ جو ناشتہ کر رہی ہے۔ (سنجیدہ)

معیز کی ماں: ......بات کی تم نے معیز سے......؟

عائشہ: (سر جھکائے)......جی......

معیز کی ماں: (بے ساختہ)......بتایا اُسے کہ تم اُس کے ساتھ نہیں جانا چاہتیں......؟ (مدھم آواز)

عائشہ: ......جی......

ماں: ......پھر کیا کہا اُس نے......؟

عائشہ: (اُسے جیسے کچھ یاد آتا ہے پھر ہلکی آواز میں)......کچھ نہیں......

ماں: (حیران ہو کر کھانا کھاتے کھاتے رکتی ہے)......کیا مطلب......؟ کچھ نہیں......؟ کچھ تو کہا ہو گا اُس نے تمہاری بات کے جواب میں......؟

عائشہ: (مدھم آواز)......کچھ نہیں کہا......(ماں بے حد حیران ٹٹولتی نظروں سے اُسے دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: فرح، فرحان

فرح کچن میں کچھ کام کر رہی ہے جب فرحان اندر آتا ہے اور متلاشی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے فرح سے کہتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی عائشہ کہاں ہیں......؟

فرح: (بے ساختہ)......تمہیں کوئی کام ہے......؟

فرحان: (سنجیدہ) I wanted her to make my breakfast. (بے ساختہ)

فرح: ......تمہارا بریک فاسٹ میں بنا کر دوں گی......کیا لو گے تم......؟ کارن فلیکس......؟ فرائیڈ ایگ......؟ بوائلڈ ایگ......؟ آملیٹ......؟

فرحان: (بے ساختہ)......وہ porridge بنا کر دیتی ہیں مجھے......

فرح: ......اب porridge تو نہیں بنا کر دے سکتی میں...... کارن فلیکس لے لو...... یا ٹوسٹ لے لو...... (کندھے اُچکا کر)

فرحان: ......اوکے......وہ busy ہیں کیا......؟ (کچھ سوچ کر)

فرح: ......نہیں busy نہیں ہیں......لیکن تمہارے کام اب میں ہی کیا کروں گی......جو بھی کام ہو تو تم سیدھا میرے پاس آیا کرو......

فرحان: (بے ساختہ)......why?......

فرح: (کچھ جھنجھلا کر)......اس why کا جواب تم اپنی دادی سے مانگو......(فرحان اُس

کے انداز پر چپ ہو جاتا ہے مگر وہ کچھ بے چین ہے۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: معیز کی ماں کا کمرہ

کردار: معیز کی ماں، ملیحہ

عالیہ بڑے اطمینان سے ملیحہ کے ساتھ فون پر بات کر رہی ہے۔ ملیحہ بے چین نظر آ رہی ہے۔

عالیہ: ......ہاں...... ہاں...... انکار کر دیا عائشہ نے......

ملیحہ: ......تو معیز نے کیا کہا......؟

عالیہ: (بے ساختہ)...... کہہ رہی تھی کچھ نہیں کہا......

ملیحہ: (حیران ہو کر)...... یہ کیسے ہو سکتا ہے......؟ کچھ تو کہا ہوگا بھائی نے......

عالیہ: (بے ساختہ)...... مجھے تو کچھ نہیں بتایا اُس نے......

ملیحہ: (سنجیدہ)...... بھائی نے آپ سے بات کی......؟

عالیہ: (بے ساختہ)...... ابھی تو نہیں کی...... مگر کرے گا بہت جلدی

ملیحہ: (سنجیدہ)...... اُس نے عائشہ کو منانے یا زبردستی اپنے ساتھ لے جانے پر تیار کرنے کی کوشش نہیں کی......؟

عالیہ: ......ایسا کچھ کہا ہوتا تو عائشہ بتاتی مجھے......

ملیحہ: (طنزیہ)...... اتنا سیدھا نہ سمجھیں امی اپنی بہو کو...... بڑی چالاک ہے وہ...... پہلے بھی اتنا بڑا فیصلہ کر لیا تھا بھائی نے اور آپ کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی تھی...... اب پھر کوئی اور گل نہ کھلا دے...... (طنزیہ)

عالیہ: ......کوئی گل نہیں کھلاتی ایسی جرأت نہیں ہے اُس کی...... ویسے بھی معیز نے کہاں منانے کی کوشش کی ہوگی یہ تو نور کی وجہ سے وہ کچھ بے بس ہو گیا ہے ورنہ عائشہ کو کہاں منہ لگاتا وہ...... دو کوڑی جتنی عزت نہیں کرتا وہ عائشہ کی (اطمینان سے)

ملیحہ: ......پھر بھی...... بات کر لیں آپ اُس سے جلدی ہی......

عالیہ: (غرور سے مسکرا کر)...... میں کیا بات کروں گی وہ خود کرے گا مجھ سے بات۔ (غرور سے مسکرا کر)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ بے حد تھکے ہوئے انداز میں بستر کی چادر ٹھیک کر رہی ہے۔ جب دروازے پر دستک دے کر فرحان اندر آتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی......

عائشہ: (چونک کر)......اوہ فرحان......

فرحان: (سنجیدہ)......آپ آج کچن میں کیوں نہیں آئیں......؟

عائشہ: ......آنے والی تھی...... تم نے ناشتہ کر لیا......؟ (بے ساختہ کچھ نظر چرا کر)

فرحان: ......ہاں...... (سر ہلا کر)

عائشہ: ......کیا کھایا......؟

فرحان: (برا منہ بنا کر) سلائس egg کے ساتھ

عائشہ: (سنجیدہ)...... porridge بنوا لیتے فرح سے......

فرحان: (کندھے اُچکا کر) she didn't have time.

عائشہ: (بے ساختہ)...... میں کل سے کچن میں بنا کر رکھ دیا کروں گی...... ساتھ فرح کو بتا بھی دوں گی۔

فرحان: (ڈائریکٹ انداز) Why can't you serve me my breakfast?

عائشہ: ......دوسرے لوگ بھی کام کرنا چاہتے ہیں تمہارے لیے...... خیال رکھنا چاہتے ہیں تمہارا...... (نظریں چرا کر)

فرحان: (بے ساختہ) ایسا نہیں ہے I think you are the only one who cares for me. ......I know......

عائشہ: (نظریں چرا کر کام میں مصروف ہو جاتی ہے) ...... مجھے تو عادت ہو گئی ہے سب کا خیال رکھنے کی...... اگر تمہارا خیال رکھتی ہوں تو کیا خاص بات ہے...... تم مہمان ہو...... (فرحان بے حد گہری اور سنجیدہ نظروں سے اُسے دیکھتا رہتا ہے پھر یک دم کمرے سے چلا جاتا ہے۔ وہ کچھ بے چین ہوتی ہے اُس کے اس انداز پر)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ، معیز

معیز عالیہ سے کہہ رہا ہے۔

معیز: (جھنجھلا کر)...... چھ ماہ کے لیے لے کر جا رہا ہوں ...... ہمیشہ کے لیے نہیں لے کر جا رہا...... نور تھوڑی سیٹ ہو جائے تو آ جائے گی عائشہ آپ کے پاس واپس......

عالیہ: (بے ساختہ)...... جب عائشہ جانا ہی نہیں چاہتی تمہارے ساتھ تو کیوں لے کر جانا چاہتے ہو اُسے چھ ماہ کے لیے بھی......؟

معیز: (چونک کر)......آپ سے کس نے کہا وہ نہیں جانا چاہتی......؟

عالیہ: ......تمہیں نہیں کہا اُس نے......؟ (جتانے والا انداز)

معیز: ......آپ نے کہا ہوگا اُسے یہ کہنے کے لیے......؟

عالیہ: (تلخ اور طنزیہ)...... سب کچھ میرے کہنے پر ہی کرتی ہے وہ...... میرے کہنے پر تمہارے ساتھ جانے سے انکار کر رہی ہے...... میرے کہنے پر جواد

معیز: (بات کاٹتا ہے بھڑک کر)...... جواد کا نام نہ لیں......

عالیہ: (تلخی سے)...... اس لیے لے رہی ہوں یہ نام تا کہ تمہیں یاد رہے وہ کیا کر چکی ہے تمہارے ساتھ......؟ (معیز رنجیدہ اور کچھ طیش میں بیٹھا رہتا ہے)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: نور کا کالج

کردار: نور، سارہ

دونوں بیٹھی ہوئی ہیں۔ نور بے حد شکست خوردہ نظر آ رہی ہے اور سنجیدہ بھی۔

سارہ: ......اچھا فیصلہ ہے...... (بڑبڑاتی ہے)

نور: ...... پتہ نہیں...... But I have no choice......

سارہ: (سنجیدہ)...... آنٹی ہی کی وجہ سے لیکن تم نے صحیح step اُٹھایا ہے۔

نور: (رنجیدہ)...... میں نے ساری زندگی اُنہیں بہت دفعہ روتے دیکھا ہے اس طرح

......راتوں کو اکیلے...... کونوں کھدروں میں چھپ کر...... لیکن یہ پہلی بار ہے جب مجھے ترس آیا اُن پر...... پہلے ہمیشہ غصہ آتا تھا......

سارہ: (افسوس اور ہمدردی والا انداز) بہت suffer کیا ہے انہوں نے تمہارے ابو کی وجہ سے......

نور: (بے حد رنجیدہ)...... اور یہی خیال مجھے پاگل کر دیتا ہے...... میرے باپ کو حق تو نہیں تھا اس طرح میری امی کی زندگی خراب کرنے کا......

سارہ: ......اب وہ پچھتا رہے ہیں تو......

نور: (بات کاٹ کر کچھ تلخی سے)...... وہ پچھتا تو نہیں رہے...... وہ امی کے حوالے سے تو کسی regret کسی remorse کا شکار نہیں ہیں...... وہ اگر پریشان ہیں تو میری وجہ سے پریشان ہیں...... He has no feelings for my mother. ...... That makes me hate him.

سارہ: ......تم لوگ اُن کے پاس جا کر رہو گے تو آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک...... (سمجھاتی ہے)(بات کاٹ کر)

نور: ......آہستہ آہستہ......؟ کتنا آہستہ......؟ انہوں نے میرے اور میری ماں کی زندگی کے سب سے بہترین 18 سال ضائع کیے ہیں...... اُن سے اچھے سال بھی آ سکتے ہیں......؟ میرا بچپن......؟ ...... امی کی جوانی......؟ (سارہ کچھ نہیں کہہ پاتی نور کچھ تھکے ہوئے انداز میں بات بدل کر اُٹھ کھڑی ہوتی ہے)...... چھوڑو...... یہ سب پتہ نہیں تمہیں کیوں کہہ رہی ہوں میں......

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: معیز، فرحان

معیز فرحان کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک ملازمہ آ کر کچھ چیز ٹیبل پر رکھ کر جانے لگتی ہے تو معیز ملازمہ سے کہتا ہے۔

معیز: ......باقی سب لوگ کہاں ہیں......؟

ملازمہ: ......وہ تو جی...... کھا لیا انہوں نے کھانا...... اپنے اپنے کمرے میں...... (معیز چند

لمحے اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے اس کے چہرے کی رنگت بدلتی ہے۔)

معیز: ......ٹھیک ہے جاؤ تم

فرحان: (کچھ حیران)......انہوں نے اپنے اپنے کمرے میں کیوں کھایا کھانا......؟

معیز: ......پتہ نہیں......تم لو......کیا لو گے......؟ (نظریں چرا کر چاول اُسے دیتے ہوئے)

فرحان: ......کیا سب ناراض ہیں ہم سے......؟

معیز: (ٹالتا ہے)......کیوں ناراض ہوں گے......؟

فرحان: (کندھے اُچکا کر) I don't know......لیکن...... They didn't have lunch with us and now no one is here for the dinner too.

معیز: (ٹالتے ہوئے)......busy ہوتے ہیں سب......تم ان چیزوں پر اتنا غور مت کیا کرو......(یک دم کچھ ایکسائیٹڈ انداز میں)

فرحان: ......آنٹی عائشہ اور نور آپا کو بلا لیتے ہیں کھانے پر......

معیز: (کچھ خفا ہو کر)......کھانا شروع کرو تم......(یک دم)

فرحان: ......You know what? You are weird like your family. (ناراض ہو کر)

معیز: ......Shut up

فرحان: (کندھے اُچکا کر)......Ok......

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، حبیب، نور

عائشہ جائے نماز سے اُٹھ رہی ہے نور سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی ہے جب حبیب دروازے پر دستک دے کر اندر آتا ہے اور بے حد بےزاری سے کہتا ہے۔

حبیب: ......کل پاسپورٹ آفس چلنا ہے میرے ساتھ......بھائی نے پاسپورٹ بنوانے کے لیے کہا ہے......

عائشہ: ......لیکن میں نے تو انہیں بتا دیا تھا میں جانا نہیں چاہتی......(چونک کر)

حبیب، (بےزاری سے)......اب یہ بحث تو بھائی کے ساتھ ہی کریں آپ......مجھے جو کام

کہا ہے وہ کرنا ہے میں نے......کل نو بجے تیار ہو جائیں......(بات کاٹ کر بےزاری سے)

نور: ......آپ ہر ایک کو کیوں کہنے بیٹھ جاتی ہیں کہ آپ کو نہیں جانا......(عائشہ جواب دینے کی بجائے کھڑی رہتی ہے کچھ سوچتے ہوئے......)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: رات

جگہ: منصور کا گھر

کردار: منصور، معیز

معیز منصور کے ساتھ بےحد اپ سیٹ انداز میں بات کر رہا ہے۔

معیز: ......مجھے اندازہ نہیں تھا یہ لوگ اتنا oppose کریں گے میرے فیصلے کو......(بےساختہ)

منصور: ......تم نے ویزے تو اپلائی کر دیے ہیں نا......(سنجیدہ)

معیز: ......وہ کر دیے ہیں میں نے......

منصور: (سنجیدہ)......تمہیں پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ سب oppose کرتے ہیں or whatever......وہ تمہارے بیوی بچے ہیں تمہیں پورا حق ہے انہیں پاس رکھنے کا......(سنجیدہ)

معیز: ......جانتا ہوں میں (مدھم آواز)

منصور: ......جانتے ہو تو پھر اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے تمہیں......؟
......اتنا اندازہ تو ہونا چاہیے تھا تمہیں کہ وہ اتنی آسانی سے تمہیں ان دونوں کو ساتھ نہیں لے جانے دیں گے......

معیز: (کچھ دیر کی خاموشی کے بعد مدھم اور عجیب انداز میں)......عائشہ بھی انگلینڈ نہیں آنا چاہتی......

منصور: (چونک کر)......کیوں......؟ (عجیب سا لہجہ)

معیز: ......اُس کا خیال ہے یہاں سب کو اُس کی ضرورت ہے......(بےساختہ)

منصور: ......اور تم......تمہیں اُس کی ضرورت نہیں ہے......؟ (بےساختہ)

معیز: ......نہیں......(بےساختہ)

منصور: (ناراض ہو کر)......تم دونوں بے وقوف ہو......(معیز جواب نہیں دیتا۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا کمرہ

کردار: عائشہ، نور

عائشہ کپڑے تہہ کرتے ہوئے بستر پر رکھ رہی ہے جب نور اُس سے کہہ رہی ہے۔

نور: ......آپ اگر نہیں جائیں گی تو میں بھی نہیں جاؤں گی

عائشہ: (بے ساختہ)......یہاں رہ کر کیا کرو گی......؟ (بے ساختہ)

نور: ......جو آپ کریں گی......

عائشہ: (سنجیدہ)......میری طرح نوکرانی بن کر رہو گی......؟

نور: ......نہیں......جاب کروں گی اور یہاں سے چلی جاؤں گی......(دوٹوک انداز)

عائشہ: ......تو اپنے پاپا کے ساتھ ہی چلی جاؤ......

نور: (بے ساختہ)......وہ تبھی جاؤں گی اگر آپ جائیں گی......

عائشہ: (مدھم آواز)......میرے لیے جانا بہت مشکل ہے......

نور: (بے ساختہ طنزیہ انداز)......کیوں......؟ یہ گھر چھوڑنا مشکل ہے......؟

عائشہ: ......نہیں اُس گھر میں اُن کے ساتھ ہر روز کا سامنا مشکل ہے......(خاموشی کے وقفے کے بعد)

نور: ......اور آپ کے بغیر میں کیسے اُن کے ساتھ رہ سکوں گی......اُن کے اور اُن کے بیٹے کے ساتھ......(مدھم آواز)

عائشہ: ......تمہارے تو باپ ہیں وہ......تم سے کتنا پیار کرتے ہیں وہ......

نور: ......مجھے اُن کی محبت پر اعتبار نہیں ہے......

عائشہ: ......کیوں......؟

نور: ......پیار تو آپ سے بھی کرتے تھے کبھی......؟ (عائشہ اُس کی بات پر کچھ بول نہیں پاتی کچھ دیر ساکت کھڑی رہتی ہے پھر آنکھوں میں اُمڈتی نمی کو روکنے کے لیے کمرے سے چلی جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: معیز، عالیہ

معیز ماں کے پاس بیٹھا کچھ سنجیدہ اور ناراض انداز میں کہہ رہا ہے۔

معیز: ......سب لوگ اس طرح کیوں ری ایکٹ کر رہے ہیں......جیسے میرا بائیکاٹ کر دیا ہو سب نے......

عالیہ: ......کیا ضرورت ہے ہمیں تمہارا بائیکاٹ کرنے کی......؟ (سرد مہری سے)

معیز: ......تو پھر کھانا کھانا کیوں چھوڑ دیا ہے سب نے ٹیبل پر......؟

عالیہ: (سرد مہری سے اور طنزیہ انداز)......مرضی ہے سب کی......جیسے تمہاری مرضی ہے......جب تمہیں پرواہ نہیں ہے دوسروں کی تو دوسرے تمہاری کیوں پرواہ کریں......؟

عالیہ: ......تمہارے ہیں نا بیوی بچے تم عیش کرو اُن کے ساتھ......

معیز: (جھنجھلا کر)......ایک چھوٹے سے ایشو کو آپ اتنا بڑا......

عالیہ: (بات کاٹ کر)......چھوٹا سا ایشو......؟ یہ چھوٹا سا ایشو ہے تمہارے لیے......

معیز: ......میں کیوں اُسے ساتھ نہیں لے کر جا سکتا......؟ وہ میری بیوی ہے......(کچھ جھنجھلا کر)

عالیہ: (تلخ انداز)......تو پھر تبھی لے جاتے جب تمہارے اور اس خاندان کے منہ پر کالک مل رہی تھی وہ......تب کیوں نہیں خیال آیا تمہیں بیوی کا (تلخ انداز)......؟ (معیز یک دم کچھ کہے بغیر غصے میں اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، عائشہ

معیز اکیلا بیٹھا بے حد اَپ سیٹ انداز میں سگریٹ پی رہا ہے۔ یوں جیسے وہ اپنی کسی فرسٹریشن پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تبھی دروازے پر دستک دے کر عائشہ اندر آتی ہے۔ معیز اُسے دیکھ کر جیسے کچھ مزید اَپ سیٹ ہو جاتا ہے۔ وہ کچھ نادم انداز میں آگے آتے ہوئے دور

سوتے ہوئے فرحان کو دیکھ کر کچھ مدھم آواز میں کہتی ہے۔

عائشہ: ...... میں بار بار آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں لیکن ...... (بے ساختہ سرد لہجے میں کہہ دیتا ہے)

معیز: ...... تم ساری زندگی یہی کرتی رہی ہو...... I am used to it. (اُس کے ریمارکس عائشہ کو کچھ دیر کے لیے جیسے حیران کر دیتے ہیں۔ وہ اُس کا چہرہ دیکھتی ہے پلکیں جھپکائے بغیر)

معیز: ...... تو اب کیا کہنا ہے تمہیں...... ؟ یہی کہ تمہیں ساتھ نہیں جانا...... (تلخی سے)

عائشہ: ...... میں...... ؟

معیز: (بات کاٹ کر)...... تمہارا خیال ہے میں مر رہا ہوں تمہیں ساتھ لے جانے کے لیے ...... تمہارے بغیر میرا جینا مشکل ہو گیا ہے...... ؟

عائشہ: (وہ یک دم کہتی ہے)...... نہیں ...... میرے بغیر جینا آپ کے لیے ہمیشہ آسان تھا ...... اپنے حوالے سے کوئی خوش فہمی کوئی غلط فہمی نہیں ہے مجھے ...... میں جانتی ہوں آپ کا دل بہت بڑا ہے...... (وہ رُک کر کہتی ہے اُس کے لفظوں پر اُس کے چہرے کا تاثر بدلتا ہے) اور بہت سخت بھی ...... لیکن میں آپ سے صرف یہ کہنے آئی تھی کہ میں چلوں گی ساتھ...... چھ ماہ کی بات ہے تو ...... نور سیٹ ہو جائے تو ...... جانتی ہوں سب کچھ نور کے لیے کر رہے ہیں آپ ...... (وہ ایک لمحہ کے لیے سر جھکائے کپکپاتے ہونٹوں سے جیسے کچھ اور کہنا چاہتی ہے لیکن پھر کمرے سے چلی جاتی ہے۔ معیز بیٹھا رہ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: لاؤنج (معیز کا گھر)

کردار: عائشہ، عائشہ کی ماں

عائشہ لاؤنج میں ماں کے پاس بیٹھی ہے جو بے حد خوش اور مطمئن نظر آ رہی ہے۔

ماں: ...... تمہیں پتہ نہیں شکرانے کے کتنے نفل پڑھے ہیں میں نے ...... ؟ (عائشہ پتھر کے بت کی طرح سر جھکائے گہری سوچ میں ڈوبی ہے بے تاثر چہرے کے ساتھ) ...... باقی تب پڑھوں گی جب تم یہاں سے چلی جاؤ گی معیز کے ساتھ ...... اللہ نے دیر

سے سنی ہے پر سن لی ہے تمہاری ...... مجھے تو جب سے پتہ چلا ہے ظفر سے کہ ویزہ لگ گیا ہے تمہارا ...... میرے تو پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے ...... پورے خاندان کو بتایا ہے میں نے ...... تم چپ کیوں ہو...... ؟

عائشہ: ...... آ...... ہاں...... کیا...... ؟ (چونک کر)

ماں: ...... کچھ بولو......

عائشہ: (مدھم آواز)...... کیا بولوں...... ؟

ماں: (بے ساختہ)...... کچھ بھی ...... تمہیں خوشی نہیں ہوئی کیا...... ؟ معیز کے ساتھ جانے کی...... ؟

عائشہ: ...... مجھے اُس کے بغیر رہنے کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ اب سمجھ نہیں آ رہا میں اُس کے ساتھ کیسے رہوں گی ...... ؟ (ماں اُس کا چہرہ دیکھتی رہ جاتی ہے) (سر جھکائے کچھ بے بس اور حیران انداز میں)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، عالیہ

کمرے میں بیگ کھلے ہوئے پڑے ہیں اور کچھ کپڑے اور دوسرا سامان بکھرا ہوا ہے۔ عائشہ کچھ کپڑے تہہ کر رہی ہے جب عالیہ اندر آتی ہے ...... عائشہ کچھ ٹھٹھک جاتی ہے۔

عالیہ: (کچھ سرد مہری سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے) ...... کیا کیا لے کر جا رہی ہو...... ؟

عائشہ: ...... اپنے اور نور کے کپڑے اور......

عالیہ: ...... سب کچھ سمیٹنے کی ضرورت نہیں ہے ...... چھ ماہ بعد آ جانا ہے تمہیں

عائشہ: ...... جی......

عالیہ: (طنزیہ انداز)...... اپنی بیٹی پر وہاں نظر رکھنا ...... یہاں قابو میں نہیں ہے تو اُس ماحول میں تو پتہ نہیں کیا کر گزرے ...... پر خیر ہمیں کیا ...... اب جو بھی کرے گی باپ کے سامنے کرے گی ...... ہماری ذمہ داری ختم ہوئی ...... (تبھی فرحان اندر داخل ہوتا ہے۔ عالیہ اُس کو دیکھ کر کچھ اُکھڑے انداز میں کہتی ہے۔)

عالیہ: ...... تمہیں کوئی کام ہے...... ؟

فرحان: ......میں آنٹی کی help کے لیے آیا ہوں......

عالیہ: (ناراض)......آنٹی کو help کی ضرورت نہیں ہے کرلے گی وہ سب کچھ خود ہی...... تم چلو باہر (فرحان کچھ شرمندہ سا باہر چلا جاتا ہے۔ عالیہ بھی بڑبڑاتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے۔ عائشہ دوبارہ کام کرنے لگتی ہے۔ تبھی فرحان دوبارہ اندر آتا ہے۔ عائشہ اور وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور دونوں ہنس پڑتے ہیں۔)

عائشہ: ......تم سنتے کیوں نہیں امی کی......؟ وہ ناراض ہوں گی......؟ (آگے آتے ہوئے)

فرحان: But I want to help you. She should understand it. ...... (مسکرا دیتی ہے)

عائشہ: ......میں کرلوں گی خود ہی سب کچھ......اتنا زیادہ سامان تو نہیں ہے......ویسے بھی چھ ماہ کے بعد تو آجانا ہے مجھے......

فرحان: (بے ساختہ چونک کر)......کیوں......؟ I will not let you com.

عائشہ: (بات بدلتی ہے)......وہ باکس دے دو مجھے......(ایک چھوٹا باکس ٹیبل سے لا کر اُسے دیتا ہے تو پاس پڑی ایک میز پر کچھ پکچرز دیکھتا ہے۔)

فرحان: ......اوکے......یہ کیا ہے Album......؟ یہ بھی لے کر جا رہی ہیں......؟ (باکس بیگ میں رکھتے ہوئے)

عائشہ: نہیں......سامان نکالا تھا تو اُس کے ساتھ نکالی ابھی دوبارہ رکھ دوں گی......

فرحان: ......لیکن یہ بھی ساتھ لے کر جانی چاہیے...... Can I see it? (عائشہ سر ہلا دیتی ہے فرحان بڑے اشتیاق سے اُس البم کو کھولتا ہے۔)

فرحان: wow...... آپ کی اور پاپا کی wedding pics ...... You look so beautiful (عائشہ اُس کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے وہ شادی کی پکچرز بڑی خوشی سے دیکھ رہا ہے۔ وہ بھی عجیب سی اُداس مسکراہٹ کے ساتھ اُن پکچرز کو دیکھتی ہے۔)

فرحان: ......You look so good together. لو میرج تھی آپ کی......؟

عائشہ: ......تمہیں نور کی پکچرز دکھاتی ہوں......(بے ساختہ بات بدلتی ہے اور البم کا اگلا پیج کھول لیتی ہے جہاں نور کی بچپن کی تصویریں ہیں فرحان بے اختیار ہنسنے لگتا ہے۔)

فرحان: ......یہ نور آپا ہیں......؟ Oh she looks so silly. ......(عائشہ بھی ہنس پڑتی ہے دونوں تصویریں دیکھ رہے ہیں۔)

فرحان: یہ ساتھ لے کر چلیں نا......میں پاپا کو بھی دکھاؤں گا......

عائشہ: (مدھم آواز)......انہوں نے دیکھی ہوئی ہیں یہ پکچرز......

فرحان: ......میں پھر سے دکھاؤں گا......(تبھی نور اندر آجاتی ہے۔ اُسے دیکھ کر فرحان کچھ گڑبڑا جاتا ہے۔)

نور: ......یہ کیا ہو رہا ہے......؟ (آگے بڑھ کر غصے سے اُس سے البم کھینچ لیتی ہے)...... آپ بھی ہر چیز دکھانے بیٹھ جاتی ہیں اسے......(پھر اُسے ڈانٹنے لگتی ہے)......اِدھر دو میرا البم......اور تمہیں دادی نے منع کیا تھا نا یہاں آنے سے......تم بس ہر وقت میری ماں کی بے عزتی کرواتے رہنا......

عائشہ: ......ابھی آیا تھا وہ......چلا جاتا ہے......(روکتی ہے)

نور: ......ہمیشہ ابھی آتا ہے اور بڑی مشکل سے جاتا ہے......جاؤ......کوئی کام نہیں ہے تمہیں......؟ (فرحان عائشہ کو دیکھتے ہوئے کمرے سے چلا جاتا ہے۔ سمجھاتی ہے کچھ ناخوش ہو کر)

عائشہ: ......اب تو اُس کے گھر میں اُس کے ساتھ رہنا ہے 24 گھنٹے تم نے......اب تو اس طرح بات نہ کیا کرو......(بے ساختہ)

نور: ......جتنا اُس کا گھر ہے وہ......اتنا ہی میرا بھی گھر ہے......اور وہ نہیں لے کر جا رہا مجھے......(عائشہ چپ ہو جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، فرحان

معیز کوئی کتاب پڑھ رہا ہے جب فرحان اُس سے کہتا ہے۔

فرحان: ......آج میں نے آپ کی اور عائشہ آنٹی کی ویڈنگ pics دیکھیں......؟ (چونک کر اُس کا چہرہ دیکھتا ہے لیکن پھر نظر ہٹا لیتا ہے)

فرحان: ......اور نور آپا کی childhood کی بھی......(اس بار معیز مسکرا دیتا ہے)

معیز: She looked pretty.

فرحان: She looked silly. (ہنس کر)

معیز: No way......(بے ساختہ)

فرحان: I bet...... (بے ساختہ)

معیز: You dare not (بے ساختہ)

فرحان: ......آنٹی عائشہ pretty لگ رہی تھیں...... (یک دم) (اس بار معیز کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے وہ دوبارہ کتاب پڑھنے لگتا ہے۔ تجسس سے پوچھتا ہے)

فرحان: Isn't she?

معیز: ......I don't know. (کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر)

فرحان: But you married her.---- Didn't you know that she was lovely? (بے ساختہ)

معیز: ......She was my cousin.

فرحان: ......تو ارینج میرج تھی یہ......؟ (سوچ کر)

معیز: ......yes...... (بے ساختہ)

فرحان: Poor Aunty Ayesha ---- She derserved someone better than you. ......(بڑبڑاتا ہے معیز دیکھتا ہے) ---- I am going to sleep. Good night. (وہ جلدی سے سونے کے لیے لیٹ جاتا ہے)

//Cut//

Scene No #17

وقت: دن

جگہ: معیز کا نیا گھر

کردار: معیز، عالیہ، حبیب

معیز عالیہ اور حبیب کے پاس بیٹھا ہوا ہے جو بڑی رعونت کے عالم میں اُس سے کہہ رہی ہے۔ (جتاتے ہوئے)

عالیہ: ......اب بیوی اور بیٹی کو لے جا رہے ہو تو یہ نہ ہو گھر کا خرچہ ہی بھول جاؤ...... پیچھے ماں اور بہن بھائی بھی ہیں سب کچھ بیوی اور بیٹی ہی نہیں...... یاد رکھنا یہ......

معیز: ......میں نے کب کہا میں گھر بھیجی جانے والی رقم بند کر دوں گا...... کچھ کمی شاید کر دوں لیکن...... (سنجیدہ)

عالیہ: ......کمی کس لیے...... آگے کون سا تم لاکھوں روپیہ بھیجتے ہو...... (چونک کر)

حبیب: ......بڑے اخراجات ہیں بھائی جان گھر کے...... پاکستان میں بڑی مہنگائی ہو گئی ہے

......میں اپنے لیے تو کچھ نہیں مانگ رہا آپ سے...... لیکن امی اور بہنوں کے چھوٹے موٹے اخراجات تو آپ نے ہی اُٹھانے ہیں...... آپ بڑے ہیں گھر کے...... میں بمشکل اپنی فیملی کی ضروریات پوری کر لوں تو ہی بہت ہے......

عالیہ: (بے ساختہ)......اسی لیے تمہیں کہہ رہی تھی ساتھ نہ لے کر جاؤ...... چھ ماہ کے لیے لے کر جا رہے ہو تو ساتھ ہی ماں کی روٹی پانی بھاری لگنے لگی تمہیں......

معیز: (سنجیدہ)...... میں نے ایسا کچھ نہیں کیا صرف یہ کہا ہے کہ جو رقم آپ کے بھیجے ہوئے پیسوں سے عائشہ اور نور کو دیتی تھیں وہ کم کر دوں گا میں......

عالیہ: (حبیب کو دیکھ کر)......وہ ایسی کون سی بڑی رقم ہے...... (بے ساختہ)

معیز: ......پندرہ ہزار بھی ہر مہینے بچاؤں گا تو بڑی ہی رقم ہے...... (چند لمحے بعد)

عالیہ: ......پندرہ کہاں دیتی تھی میں عائشہ کو......

معیز: (چونک کر)......لیکن آپ نے مجھے کہا تھا کہ آپ پندرہ ہزار دیتی ہیں عائشہ کو......

عالیہ: (بے ساختہ)......شروع میں دیئے تھے...... پھر اُس کو کیا ضرورت تھی...... اُس نے کون سا گھر سے جانا ہوتا تھا کہیں...... جو ضرورت کی چیزیں ہوتی تھیں وہ لا دیتی تھی میں...... کبھی پانچ سو ہزار دے دیئے...... نور کو البتہ دو ہزار دیتی تھی میں ہر مہینے...... پر دو ہزار کاٹو گے اب تم کیا......؟

معیز: (شاکڈ ماں کو دیکھتا ہے)......آپ عائشہ کو ہر مہینے کچھ نہیں دیتی تھیں......؟

عالیہ: (کچھ گڑبڑا کر)......اُس کو ضرورت پڑتی تھی تو دے دیتی تھی میں...... لیکن اُس نے کرنا کیا ہوتا تھا پیسے کو......؟ روٹی کپڑا تو مل ہی رہا تھا اُسے یہاں سے......

معیز: ......اتنے سال آپ نے مجھے یہ بتایا نہیں......؟ (بے حد اَپ سیٹ)

عالیہ: ......تم نے پوچھا کب......؟ (کچھ دیر بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے)

معیز: ......میں نے پوچھا نہیں لیکن یہ تو کہا تھا آپ سے کہ اُس کو ہر ماہ کچھ رقم دے دیا کریں...... (یک دم)

عالیہ: ......پہلے بھی پیسہ دے دے کر خراب کیا تھا تم نے اُسے (یک دم)

معیز: ......پہلے کی بات چھوڑ دیں...... (بات کاٹ کر)

عالیہ: ......اب جانے سے پہلے تو ماں سے ایک ایک روپے کا حساب لے گا......؟ (معیز کچھ کہے بغیر اُٹھ کر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم / باتھ روم

کردار: عائشہ، نور

نور باتھ روم میں اپنے دانت برش کر رہی ہے۔ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر جب عائشہ اندر آتی ہے اور چہرہ دھونے لگتی ہے پھر سیدھا ہوتے ہوئے اپنے بال سمیٹتی ہے۔ نور اس سارے عمل کے دوران اُسے تنقیدی نظروں سے دیکھ رہی ہے پھر وہ یک دم برش اپنے منہ سے نکال کر اُسے کہتی ہے۔

نور: ......اب باہر جا رہی ہیں تو بال ہی dye کرا لیں امی......

عائشہ: ......بال......؟ (شیشے میں خود کو دیکھ کر چونک کر)

نور: ......سارا سر سفید ہو گیا ہے...... کتنی بوڑھی لگ رہی ہیں آپ......

عائشہ: (بڑبڑاتی ہے)...... بوڑھی لگ نہیں رہی...... بوڑھی ہو گئی ہوں میں......

نور: (بے ساختہ)...... دادی زیادہ جوان لگتی ہیں آپ سے...... بس بال dye کرا لیں آپ بھی......

عائشہ: ......کیا فائدہ ہے اُس کا......؟

نور: (بے ساختہ)...... نقصان کیا ہے......؟

عائشہ: (مدھم آواز)...... میں ایسے ہی ٹھیک ہوں......

نور: ......کبھی تو آپ میری بات بھی مانا کریں...... ہمیشہ اپنی ضد کیوں کرتی ہیں......؟ (ناراض ہو کر)

عائشہ: (بڑبڑاتی ہے)...... ضد......؟ میں ضد کرتی ہوں......؟ ضد کرنا تو ایک مدت سے چھوڑ دیا میں نے۔

// InterCut //

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، فرحان

دونوں ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ جب فرحان معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......پاپا آج beach پر چلیں......

معیز: ......چلتے ہیں......

فرحان: ......آنٹی عائشہ اور نور آپا کو بھی ساتھ لے لیں......؟ (معیز ایک لمحہ کے لیے اُسے دیکھ کر رہ جاتا ہے پھر کہتا ہے)

معیز: ......پوچھ لو...... لیکن پہلے کھانا ختم کرو۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، فرحان، نور

عائشہ اپنی وارڈ روب کھولے کھڑی ہے اور نور کتابیں سمیٹ رہی ہے۔ جب فرحان دستک دے کر اندر داخل ہوتا ہے۔

فرحان: ......آنٹی پاپا کہہ رہے ہیں ہم باہر جا رہے ہیں آپ اور نور آپا بھی چلیں......

نور: (بات کاٹتی ہے)...... کتنی دفعہ کہا ہے مجھے آپا مت کہا کرو......

فرحان: (بے ساختہ)...... sorry...... (بے ساختہ)

نور: ......ہم نہیں جا رہے ہیں (جاتے ہوئے اُسے کہہ کر عائشہ سے مخاطب ہوتا ہے)

فرحان: Means "you" don't want to go...... اور آنٹی آپ......؟

عائشہ: (اٹکتی ہے)...... میں...... ابھی مجھے کچن......

فرحان: (بے حد سنجیدہ)...... میں پاپا سے یہ کہوں کہ آنٹی اور نور کہہ رہی ہیں وہ نہیں جائیں گی......

نور: ......ہاں کہہ دو جا کے...... (دھڑلے سے)

عائشہ: ......نہیں...... اگر تھوڑی دیر کے لیے جانا ہے تو...... کہاں جانا ہے......؟ (جھجک کر بے اختیار کہتی ہے)

فرحان: ......beach پر...... (مسکرا کر)

نور: ......امی کیا کرنا ہے ہم لوگوں نے وہاں......؟ کوئی ضرورت نہیں جانے کی۔

فرحان: You can stay if you don't want to go. لیکن آنٹی کو جانا ہے (نور کی بات کاٹ کر تحکمانہ انداز سے جس پر نور کچھ حیران ہوتی ہے) ویسے دادی پہلے ہی

کہہ رہی تھی نور نہیں جائے گی۔ (کچھ اٹک کر نور کو دیکھ کر)

عائشہ: ......میں......

نور: (یک دم اُس کے لفظوں پر کہتی ہے)......تم جاؤ آتے ہیں ہم...... (یک دم اُس کے لفظوں پر کہتی ہے)(فرحان اپنی مسکراہٹ چھپاتا چلا جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: پورچ

کردار: معیز، فرحان، عائشہ، نور

معیز گاڑی میں بیٹھا ہے اور فرحان کو آتے دیکھ کر گاڑی سٹارٹ کر لیتا ہے۔فرحان پچھلا دروازہ کھول رہا ہے۔معیز اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ......میں نے پہلے ہی کہا تھا تمہیں ٹائم ویسٹ کرو گے تم...... پیچھے کیوں بیٹھ رہے ہو......؟ (تبھی وہ عائشہ اور نور کو آتا دیکھتا ہے اور بات کرتے کرتے ٹھٹھکتا ہے پھر پلٹ کر فرحان کو دیکھتا ہے جو کندھے اُچکا کر مسکراتا ہے۔نور بے حد بے زار جبکہ عائشہ بے حد نروس نظر آرہی ہے۔دونوں قریب آتے ہیں تو عائشہ پچھلا دروازہ کھولنے لگتی ہے۔)

فرحان: ......آنٹی آپ پاپا کے ساتھ آگے بیٹھیں

نور: (کچھ غرا کر)......نہیں امی میرے ساتھ پیچھے بیٹھیں گی (کچھ غرا کر)...... (فرحان سے)

معیز: ......فرحان آگے آؤ تم......(فرحان آگے چلا جاتا ہے۔دونوں پیچھے بیٹھ جاتی ہیں)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر

کردار: نور، فرحان

نور ساحل پر چلتے ہوئے بے حد خفگی کے عالم میں فرحان سے کہتی ہے۔

نور: ......تم نے جھوٹ بولا تھا......؟

فرحان: (بے ساختہ)About what?

نور: (بے ساختہ)......دادی نے کچھ نہیں کہا میرے بارے میں......

فرحان: (بے ساختہ)How do you know?

نور: ......میں بتا کر آئی ہوں اُنہیں کہ ہم جا رہے ہیں اور اُنہیں ہمارے جانے کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا......(غصے سے)

فرحان: ......Oh poor she بہت غصہ آرہا ہوگا اب اُنہیں......(ہنس کر)

نور: ......آئندہ تم نے اس طرح کی حرکت کی تو......(غصے سے)

فرحان: ......Sorry......(بے ساختہ)

نور: ......Shut up(کندھے اُچکا کر)

فرحان: ......Ok......

نور: ......idiot......(غصے سے)

فرحان: thank you.(نور پلٹ کر دور بیٹھے ماں باپ کو دیکھتی ہے اور اس سے کہتی ہے)

نور: (دانت پیس کر)......اگر پاپا یہاں نہ ہوتے تو میں تمہاری اتنی پٹائی کرتی اتنی پٹائی کرتی کہ تمہاری عقل ٹھکانے آجاتی......

فرحان: (معصومیت سے)What does that mean?......بڑی مشکل اُردو ہے آپ کی......(نور غصے سے اُسے دیکھتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ اور معیز ساحل سمندر پر ایک پتھر پر ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر بے حد st اور uncomfortable انداز میں بیٹھے دور نور اور فرحان کو دیکھ رہے ہیں۔وہ دونوں بھی ۔دوسرے سے بہت فاصلے پر بات کیے بغیر چل رہے ہیں۔اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے وہاں ے اُنہیں کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

معیز جیسے چونک جاتا ہے۔اور خالی الذہنی کے عالم میں بڑبڑاتا ہے۔

: ......آخری بار یہاں کب آئے تھے......(اُس کے جملے پر چونکتی ہے پھر اٹک کر کسی ٹرانس میں کہہ دیتی ہے)

عائشہ: آ...... ہاں ...... ہفتہ تھا تب ...... (وہ اس کے جملے پر گردن موڑ کر اُسے دیکھتا ہے۔ ایک لمحے کے لیے جیسے وہ بے چین ہوتا ہے پھر یک دم اُٹھ جاتا ہے۔)

معیز: ......دیر ہو رہی ہے۔

عائشہ: ......دیر ہو چکی ہے......(وہ اُٹھتے ہوئے ایک گہرا سانس لے کر بڑبڑاتی ہے چلتے ہوئے اُس کا جملہ سن کر ایک لحہ کے لیے معیز کے قدم ٹھٹھکتے ہیں لیکن وہ پلٹ کر نہیں دیکھتا۔)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: لاؤنج (معیز کا گھر)

کردار: معیز، ملازم، نور، فرحان

معیز، فرحان کے ساتھ اپنے بیگز کھینچتا ہوا لاؤنج میں آتا ہے اور ملازم سے کہتا ہے۔

معیز: ......گاڑی میں رکھ دو...... (تبھی نور بھی اپنا بیگ کھینچتے ہوئے باہر آتی ہے۔ پاس جا کر)

فرحان: Can I help you Miss? (پاس جا کر)

نور: No thanks...... ہاتھ ٹوٹے نہیں ہیں میرے...... (بڑبڑاتی ہے)

فرحان: ......تو پھر میں آنٹی کی help کر دیتا ہوں۔

نور: (جتاتے ہوئے)......امی کا بیگ رکھوا دیا ہے میں نے......

فرحان: (بے ساختہ)...... آنٹی کہاں ہیں......؟

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عائشہ، عالیہ

عالیہ اپنے دراز میں کچھ ڈھونڈ رہی ہے۔ جب عائشہ اندر آتی ہے۔

عائشہ: ......امی میں خدا حافظ کہنے آئی ہوں...... (عالیہ ایک لحہ کے لیے اُسے دیکھتی ہے پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاتی ہے)

عالیہ: ...... ہاں ...... ہاں...... ٹھیک ہے......

عائشہ: ......ہم لوگ جا رہے ہیں...... (اسی انداز میں کہہ کر اپنے کام میں لگی رہتی ہے)

عالیہ: ...... پتہ ہے مجھے ...... خدا حافظ ...... (عائشہ جیسے کچھ دیر انتظار میں ہے کہ وہ کچھ کہیں گی) ...... پتہ نہیں عینک کہاں رکھ دی......؟

عائشہ: ......خدا حافظ ......(عائشہ ایک لحہ کے لیے ایک تپائی پر دیکھتی ہے جہاں عینک پڑی ہے پھر وہ عینک لا کر عالیہ کو دیتی ہے جو عینک لے لیتی ہے لیکن مزید کچھ کہنے کی بجائے دراز میں کچھ اور ڈھونڈنے لگتی ہے۔ کچھ نادم انداز میں کہہ کر جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: لاؤنج

کردار: معیز، عائشہ، حسیب، فرحان، عالیہ

عائشہ معیز فرحان اور نور لاؤنج میں کھڑے ہیں معیز حسیب سے کہہ رہا ہے۔

معیز: ......فرح کہاں ہے......؟

حسیب: ......وہ تو سو رہی ہے...... آپ کی فلائٹ اتنی صبح نہ ہوتی تو خدا حافظ کہنے آتی آپ کو ...... (بے ساختہ جمائی لیتے ہوئے)

معیز: (بے ساختہ کچھ نادم ہو کر)......کوئی بات نہیں ...... میری طرف سے خدا حافظ کہہ دینا اُسے......

حسیب: ......ٹھیک ہے...... (سر ہلا کر)

معیز: ......امی کہاں ہیں......؟ (اُسی وقت عالیہ آتی ہے)

حسیب: ......آ گئیں ......

معیز: ......آپ کا ہی پوچھ رہا تھا...... (ماں سے)

عالیہ: ...... میں نے سوچا شاید ماں سے ملے بغیر ہی چلا جائے گا......

معیز: (مسکرا کر)......ایسا کیسے ہو سکتا ہے......؟

عالیہ: (جتانے والا انداز)...... بیوی بچے ساتھ ہیں اب تیرے اس لیے کہہ رہی ہوں......

معیز: (مسکرا کر)...... پہلے کبھی آپ سے ملے بغیر گیا......؟

عالیہ: ...... پہلے آیا کتنی بار ہے......؟ (معیز جواب نہیں دے پاتا اُسے گلے لگاتی ہے)...... اچھا پھر اللہ نگہبان...... پہنچ کر فون کر دینا......

معیز: (کہتا ہے)...... جی...... (ساتھ ہی وہ فرحان کی طرف بڑھ جاتی ہے)

عالیہ: ......اور میرا فرحان بیٹا......دوبارہ کب آئے گا دادی کے پاس......(کندھے اُچکا کر)

فرحان: ......پتہ نہیں......

معیز: (مسکرا کر)......جلدی آئے گا ملنے آپ سے......

عالیہ: (کچھ پیسے دیتی ہے)......یہ لے......(چونک کر)

فرحان: ......یہ کیا ہے......؟(چونک کر)

عالیہ: ......پیسے ہیں......دادی کی طرف سے تحفہ ہے......چاکلیٹ لے کر کھانا اس سے......

فرحان: ......thank you......(دادی سے کہتا ہے)

دادی: ......اچھا میں بس قرآن پڑھتے پڑھتے آئی ہوں......خدا حافظ......(کہتے ہوئے نور کو مکمل طور پر اگنور کر کے واپس چلی جاتی ہے۔ معیز یہ محسوس کرتا ہے نور کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ آتی ہے اور وہ کچھ کہے بغیر بیرونی دروازے کی طرف جاتے ہوئے عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے)

نور: ......آئیں امی......

عائشہ: ......دادی سے مل لیتیں تم......

نور: ......مل لیا ہے......بس اتنا ہی ملنا تھا......(کہہ کر وہ عائشہ کو لیے باہر جاتی ہے حسیب بھی اُن کے پیچھے جاتا ہے فرحان معیز سے کہتا ہے۔)

فرحان: Dadi should have given some money to Noor Apa as well. She is so unfair. (وہ پیسے باپ کو دے دیتا ہے)

معیز: ......تم جاؤ گاڑی میں بیٹھو میں آتا ہوں۔(فرحان اُس کے کہنے پر چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ، معیز

عالیہ اپنے بستر پر بیٹھی رہی ہے جب معیز اندر آتا ہے۔

عالیہ: ......ارے تم دوبارہ آ گئے کوئی کام تھا کیا......؟(چونک کر)

معیز: ......کوئی کام نہیں......بس کچھ دینا تھا آپ کو

عالیہ: (چونک کر)......کیا......؟

معیز: (کچھ پیسے دیتا ہے)......یہ......

عالیہ: (حیران ہو کر)......یہ کیا ہے......؟

معیز: (بے ساختہ)......وہ پیسے جو آپ نے فرحان کو دیئے ہیں......

عالیہ: (بے ساختہ)......ارے وہ تو میں نے اُسے اس لیے دیئے کہ وہ خرچ کرے تو کیوں لوٹا رہا ہے......؟

معیز: (مدھم آواز)......اگر آپ نور کو بھی دے دیتیں تو نہ لوٹاتا......یہ میں نے نہیں لوٹائے فرحان نے لوٹائے ہیں......

عالیہ: (بے ساختہ)......نور......تم نے دیکھا نہیں کیسے اکڑ کر کھڑی تھی مجال ہے میرے پاس آئی ہو......

معیز: (مدھم آواز)......وہ آپ کے پاس نہیں آئی......تو آپ بھی تو اُس کے پاس نہیں گئیں......اگر چھوٹے نہ جھکیں تو بڑوں کو جھک جانا چاہیے......اس سے اُن کی عزت کم نہیں ہوتی چھوٹوں کو جھکنا آ جاتا ہے......چلتا ہوں......خدا حافظ......(کہہ کر چلا جاتا ہے۔ عالیہ کھڑی کی کھڑی رہ جاتی ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 8

Scene No # 1

وقت:

جگہ:

کردار:

ایک plane کے انگلینڈ میں land کرنے کا شاٹ ہے۔

//Cut//

Scene No # 2-A

وقت:

جگہ:

کردار:

انگلینڈ کے ایئر پورٹ کے بیرونی حصے اور پارکنگ کا منظر/ ایئر پورٹ ٹرمنل سے باہر آتے ہوئے لوگ۔

//Cut//

Scene No # 2-B

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ، نور، فرحان، منصور

منصور گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے باتیں کر رہا ہے۔ معیز ساتھ بیٹھا ہے۔ باقی تینوں پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہیں۔ نور اور عائشہ باہر دیکھ رہے ہیں۔ دونوں کے بیچ میں فرحان بیٹھا ہے۔

منصور: ......شبانہ بھی کہہ رہی تھی کہ اُس نے آنا ہے بھابھی کو لینے ......لیکن میں نے سوچا پھر گاڑی میں جگہ کا مسئلہ ہو جائے گا ......اب رات کا کھانا آپ لوگوں نے ہماری طرف کھانا ہے......شبانہ اور بچوں سے ملاقات کرنی ہے بھابھی ......

عائشہ: (مدھم آواز)......جی......

منصور: (نور کو مخاطب کرتا ہے)......اور بیٹا کیسا لگ رہا ہے انگلینڈ......؟

نور: (دو بہ دو)......جیسا ہے......

منصور: (مسکرا کر معیز کو دیکھتا ہے)......نہیں میں اچھے یا برے کا پوچھ رہا تھا......؟

نور: ......پتہ نہیں......(دلچسپی کے بغیر)

منصور: ......بھئی نور اور بھابھی کو خوب سیر کرانا ...... بلکہ میں شبانہ سے کہوں گا وہ ساتھ لے جایا کرے گی ہر جگہ......

فرحان: ......میں سیر کراؤں گا......(وہ عائشہ کا ہاتھ تھپک کر کہتا ہے)

معیز: ......کیوں......؟ تمہیں سکول نہیں جانا کیا......؟

فرحان: (مسکرا کر عائشہ کو دیکھتا ہے)......سکول سے آ کر...... We have plenty of time. (نور باہر دیکھ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: معیز کا نیا گھر

کردار: معیز، فرحان، عائشہ، نور، منصور

معیز کے گھر کے سامنے گاڑی رُکتی ہے اور اُس میں سے منصور اور معیز اُتر کر سامان اُتارنے لگتے ہیں۔ عائشہ اور فرحان اور نور بھی باہر نکل آتے ہیں۔ عائشہ خاموشی سے اُس گھر کو دیکھتی ہے۔ فرحان پچھا یکسائیٹڈ اُس سے کہتا ہے۔

فرحان: This is our home. --- Do you like it?......

عائشہ: ......Yes......(منصور اور معیز سامان لے کر اندر جا رہے ہیں۔ وہ سب اُن کے پیچھے جانے لگتے ہیں۔)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، منصور، عائشہ، نور، فرحان

عائشہ نور کے ساتھ فرحان کے پیچھے گھر میں داخل ہوتی ہے۔ وہ لاؤنج میں آتی ہے۔ معیز منصور کے ساتھ دو بیگز اندر رکھنے کے بعد دوسرے بیگز لینے باہر نکل جاتا ہے۔ لاؤنج میں

آتے ہی عائشہ کی نظر دیوار پر معیز کے ساتھ انیلا کی تصویروں پر پڑتی ہے وہ ٹھٹھک جاتی ہے۔ اُس کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے۔ نور بھی تنقیدی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہے۔ تبھی منصور معیز کے ساتھ دوسرا بیگ لے کر آجاتا ہے اور دروازے میں ہی کہہ رہا ہے۔

منصور: ......اچھا......اب اجازت دو......رات آٹھ بجے ڈنر پر ملاقات ہوگی......اچھا بھابھی خدا حافظ...... (عائشہ دور سے مسکرانے کی کوشش کرتی ہے۔ فرحان اپنا بیگ کھینچ کر اپنے بیڈروم میں لے گیا ہے۔ نور اور عائشہ اسی طرح کچھ uncomfortable انداز میں کھڑی ہیں معیز بیگ اندر لاتے ہوئے اُن سے کہتا ہے۔)

معیز: ......بیٹھو بیٹا......کھڑی کیوں ہو......؟ تمہارا گھر ہے یہ......؟ (تبھی فرحان اندر سے باہر آتا ہے اور عائشہ سے کہتا ہے)

فرحان: ......اپنا کوٹ اُتار کر دے دیں...... (وہ کچھ چونک کر کوٹ اُتارنے لگتی ہے۔ نور بھی کوٹ اُتارنے لگتی ہے فرحان عائشہ کا کوٹ لے جا کر بیرونی دروازے کے پیچھے ہی ایک closet میں لٹکا دیتا ہے اور پھر آکر نور کا کوٹ مانگتا ہے۔ نور بھی کچھ بے دلی سے اپنا کوٹ اُسے دے دیتی ہے۔ وہ کوٹ لے کر جا کر رکھتا ہے۔ معیز تب تک دونوں بیگ رکھ چکا ہے اور کچن میں جا کر heating چیک کر رہا ہے۔ نور عائشہ سے کہتی ہے۔)

نور: ......بیٹھ جائیں امی......کب تک کھڑی رہیں گی......؟ (عائشہ چونک کر اُسے دیکھتی ہے۔ وہ پہلے معیز کو دیکھ رہی ہے جو بے حد میکانکی انداز میں کام کر رہا ہے۔ وہ چائے کا پانی کیتلی میں رکھ رہا ہے۔ heating آن کرنے کے بعد پھر وہ فون اُٹھا کر چیک کرتا ہے۔ پھر وہ فریج آن کرتا ہے۔ تبھی فرحان عائشہ کے پاس آکر کہتا ہے)

فرحان: ......آپ کو گھر دکھاؤں......؟

عائشہ: (مسکرانے کی کوشش کرتی ہے)......ہاں...... (اور کھڑی ہوتی ہے)

عائشہ: ......تم بھی آؤ نور......

نور: ......مجھے دلچسپی نہیں ہے......جب یہیں رہنا ہے......تو دیکھ لوں گی گھر بھی......میرا گھر تھوڑی ہے یہ کہ یہاں آتے ہی پاگل ہو جاؤں۔ (کچن میں کام کرتا معیز اُس کی بڑبڑاہٹ سن لیتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، فرحان

معیز کے بیڈروم کا دروازہ کھول کر فرحان اندر آتا ہے عائشہ اُس کے پیچھے ہے وہ بہت گہری نظروں سے ہر چیز کو دیکھ رہی ہے۔

فرحان: This is papa's bedroom. (عائشہ ایک لمحہ کے لیے کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھتی ہے۔ پھر کمرے پر ایک طائرانہ نظر ڈالتی ہے۔)

فرحان: ......Let me show you my room now. (وہ اُسی روانی سے کہتا ہوا کمرے سے نکل جاتا ہے۔ عائشہ کمرے میں معیز اور انیلا کی چند تصویروں پر نظر ڈالتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: فرحان، عائشہ

گیسٹ روم کا دروازہ کھول کر فرحان عائشہ کے ساتھ اندر آتا ہے اور کہتا ہے۔

فرحان: And this is the guest room. ......نور آپا اب یہاں رہیں گی......

عائشہ: (بے ساختہ سوچے سمجھے بغیر کہتی ہے)......اور میں......؟ (بے ساختہ سوچے سمجھے بغیر کہتی ہے)

فرحان: (حیرانی سے)......آپ تو پاپا کے بیڈروم میں رہیں گی نا......؟ (وہ اُس کی بات پر چونکتی ہے پھر مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھتی ہے)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، نور

نور بے مقصد سٹنگ ایریا کے صوفہ پر بیٹھے کسی سوچ میں اپنے ناخن کاٹ رہی ہے۔

کچن میں چائے بناتا معیز چند بار اُسے دیکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔

معیز: ......ناخن کاٹنا بُری عادت ہے...... (وہ اُس کی آواز پر چونکتی ہے۔ ناخن کترنا بند کر دیتی ہے۔ معنی خیز انداز میں)

نور: ......مجھ میں اور بھی بہت ساری بُری عادتیں ہیں...... جو ہیں اُن میں یہ سب سے کم بُری ہے......

معیز: (بات بدل دیتا ہے)...... میری help نہیں کراؤ گی......؟

نور: (صاف انکار)......نہیں......

معیز: (مسکرا دیتا ہے)......کیوں......؟

نور: You can help yourself......

معیز: ......آؤ تمہارا بیڈروم دکھاؤں تمہیں...... (اُس کی بات پر دھیان دیے بغیر اوپر سیڑھیوں کی طرف ایک بیگ لیے جاتا ہے۔ نور کچھ سوچتے ہوئے اُس کے پیچھے جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: فرحان کا بیڈروم

کردار: فرحان، عائشہ

عائشہ فرحان کے ساتھ اُس کے بیڈروم میں کھڑی اِدھر اُدھر دیکھ رہی ہے۔

فرحان: ......آپ کو اچھا لگا......؟

عائشہ: ......بہت اچھا...... (وہ کمرے میں چلتے ہوئے کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھتی ہے۔ فرحان اُسے بڑے غور سے دیکھ رہا ہے۔ فرحان اُس سے کہتا ہے۔)

فرحان: ......آپ ونڈو سے باہر کیا دیکھتی ہیں......؟

عائشہ: ......آ......

فرحان: ......I noticed ......آپ ہر بار سب سے پہلے ونڈو سے باہر دیکھتی ہیں...... why? (عائشہ ساکت کھڑی اُس کا چہرہ دیکھتی ہے یوں جیسے اُس کا جواب اُس کے پاس نہ ہو۔ پھر وہ دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھتی ہے۔ بڑبڑاتی ہے)

عائشہ: ......کھڑکی سے دنیا نظر آتی ہے...... (فرحان کچھ نہ سمجھتے اُسے دیکھتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، معیز

معیز بیگ لیے اندر آتا ہے۔ نور اُس کے پیچھے آتی ہے۔

معیز: ......یہ تمہارا بیڈروم ہے......

نور: (اِدھر اُدھر دیکھ کر)......کتنے بیڈروم ہیں اس گھر میں......؟

معیز: ......تین......

نور: (عجیب سا لہجہ مسکرا کر)......اوہ تو یہ گیسٹ روم ہوگا...... (وہ اُس کے تبصرے اور انداز کو نظر انداز کرتا ہے)

معیز: ......یہ وارڈ روب ہے......اپنا بیگ unpack کر سکتی ہو وہاں...... واش روم تمہارا اور فرحان کا ایک ہی ہے...... بیڈروم میں اور کچھ change کرنا ہو تو بتا دینا......کلر سکیم curtains......کچھ بھی......

نور: (ٹھنڈا لہجہ)......کچھ بھی change نہیں کرنا مجھے......سب کچھ ویسے ہی رکھنا چاہتی ہوں میں......

معیز: ......change اچھا ہوتا ہے......

نور: ......مجھے اچھی چیزیں بُری لگتی ہیں...... (کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بڑبڑاتی ہے۔ وہ اُسے بس دیکھ کر رہ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان، عائشہ

عائشہ اور فرحان گھر کے پچھلے لان میں کھڑے ہیں۔ (بے حد relaxed)

رحان: ......یہ میری فیورٹ place ہے......آپ کو فٹ بال کھیلنا آتا ہے......؟

ائشہ: ......فٹ بال......؟ (چونک کر)

رحان: ......ہاں......That's my favorite sport. I play it here......

عائشہ: (مدھم آواز)......نہیں......

فرحان: ......میں سکھا دوں گا......Let's go inside--- it`s cold here.(عائشہ سے کہتے ہوئے اندر جاتا ہے۔ وہ اُس کے پیچھے جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: فرحان، عائشہ، نور

چائے اور کچھ دوسری چیزیں ٹیبل پر لگی ہیں۔ عائشہ فرحان سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......تمہارے پاپا کہاں ہیں......؟

نور: ......وہ چائے نہیں پیئں گے...... باہر گئے ہیں۔ (لاپرواہی سے فرحان کی بجائے جواب دیتی ہے)

فرحان: ......گیراج میں کار نکال رہے ہوں گے...... میں پاپا کو دیکھ کر آتا ہوں......(وہ بھی چلا جاتا ہے۔ نور کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے)

نور: اب آپ تو پلیز بیٹھ کر...... کتنی دیر اسی طرح کھڑی رہیں گی......(عائشہ بیٹھ جاتی ہے)

عائشہ: ......انتظار کر لیتے ہیں وہ آجائیں تو......

نور: ......آپ کو کرنا ہے تو کریں...... مجھے دلچسپی نہیں ہے مجھے سونا ہے......(کہتے ہوئے چائے پینے اور بسکٹ کھانے لگتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ سٹنگ ایریا کے ایک صوفہ پر چپ چاپ بیٹھی ہے یوں جیسے انتظار کر رہی ہو۔
تبھی معیز دروازہ کھول کر فرحان کو لیے اندر آتا ہے۔

معیز: You go into your room and have some sleep. We ---- have to go to Uncle Mansoor's place in the evening.

فرحان: ......ok......(کہتا ہوا عائشہ کو ایک سمائل دے کر اوپر چلا جاتا ہے۔ معیز تب عائشہ کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے)

معیز: ......تمہیں آرام کرنا ہے تو کر لو......

عائشہ: (بے حد مدھم آواز میں ہچکچاتے ہوئے)......میں پوچھنا چاہتی تھی کہ میں کہاں رہوں گی......(معیز اُسے چند لمحوں کے لیے پلکیں جھپکائے بغیر دیکھتا ہے پھر خاموشی سے اپنے بیڈروم کی طرف چل پڑتا ہے۔ عائشہ بھی اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 13-A

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

معیز ایک وارڈروب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس سے کہہ رہا ہے۔

معیز: ......یہ حصہ خالی ہے جو تھوڑے بہت کپڑے ہیں وہ نکال دینا تم......اور اپنے کپڑے وغیرہ رکھ لینا......(وہ مزید کچھ کہے بغیر کمرے سے چلا جاتا ہے۔ وہ کچھ دیر دروازے کو بند ہوتا دیکھتی رہتی ہے۔ پھر کمرے میں نظر ڈالتے آہستہ آہستہ وارڈروب کی طرف جا کر اُسے کھولتی ہے۔ اندر ہینگرز پر انیلا کے کچھ کپڑے لٹکے ہوئے ہیں۔ چند لمحوں کے لیے وہ ساکت رہ جاتی ہے۔ پھر اُسی خاموشی کے ساتھ وارڈروب بند کر کے بیڈ کی طرف آجاتی ہے۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑی چیزوں پر وہ ایک نظر ڈالتی ہے۔ پھر بیڈ پر...... پھر بیڈ سائیڈ پر پڑی انیلا اور معیز کی تصویر پر پھر اُٹھا کر اُسے دیکھتی ہے۔

// InterCut //

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: کچن (معیز کا پرانا گھر)

کردار: عائشہ، مدیحہ

عائشہ کھانا پکا رہی ہے۔ مدیحہ ایک پلیٹ میں کچھ کھاتے ہوئے قدرے بے تابی سے
ئشہ سے پوچھ رہی ہے۔

مدیحہ: ...... بھائی نے کیا کہا......؟

عائشہ: (سنجیدہ)...... وہ تو بات نہیں کر سکتے...... دوست ہے اس لیے......

مدیحہ: (جھنجھلا کر)...... دوست ہے تو کیا فرق پڑتا ہے...... اس کے لیے زمین آسمان ایک کر سکتے ہیں تو بہن کے لیے اتنا نہیں کر سکتے...... (جھنجھلا کر)

عائشہ: ...... بڑی نازک باتیں ہوتی ہیں یہ...... مردوں کو ہتک محسوس ہوتی ہے اس سے...... اتنا ہی بہت ہے کہ انہوں نے سیدھا سیدھا انکار نہیں کر دیا......

مدیحہ: (پریشان)...... پھر اب کیا ہوگا......؟

عائشہ: (بے ساختہ)...... ہوگا کیا......؟ میں بات کروں گی......

مدیحہ: (چونک کر)...... تم......؟

عائشہ: ...... ہاں...... نہ کروں......؟ (مسکرا کر)

مدیحہ: ...... میں نے یہ کہا ہے کیا......؟ (تبھی باہر جواد کی آواز آتی ہے وہ عالیہ سے کچھ کہہ رہا ہے۔)

جواد: ...... خالہ یہ عائشہ کہاں ہے......؟

مدیحہ: ...... آ گیا وہ...... (کھڑکی سے دیکھ کر)

عائشہ: ...... شیطان ہے نام لیتے ہی آ جاتا ہے......

مدیحہ: (ہنس کر کہتی ہے)...... ابھی بات کرو گی کیا......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ...... پاگل ہوں کیا......؟ (بے ساختہ)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، جواد، عائشہ، مدیحہ

جواد عالیہ کے پاس صحن کی چارپائی پر بیٹھا اُس سبزی میں سے وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ اُٹھا رہا ہے اور کھا رہا ہے جو عالیہ بنا رہی ہے۔ تبھی عائشہ دوپٹے سے ہاتھ خشک کرتے ہوئے باہر آتی ہے۔ جواد اُسے دیکھتے ہی عالیہ سے کہتا ہے۔

جواد: ...... ایک تو خالہ آپ کی بہو کو آوازیں دیتے دیتے بندہ پاگل ہو جاتا ہے...... بہو بدل لیں آپ فوراً

عائشہ: ...... اچھا فضول باتیں نہ کرو تم امی کے پاس بیٹھ کر...... کام کر رہی تھی اس لیے دیر ہو گئی...... (خفا ہو کر)

عالیہ: ...... کب سے آ کر بیٹھا ہے ٹھیک کہہ رہا ہے...... کتنی تو آوازیں دے بیٹھا ہے وہ...... (عائشہ سے)

عائشہ: (وضاحت دیتی ہے)...... امی کھانا بنا رہی تھی...... کیا کام ہے......؟

جواد: ...... معیز نے کچھ پیسے رکھوائے تھے......؟

عائشہ: ...... ہاں......

جواد: ...... وہی منگوائے ہیں......

عائشہ: (جاتے ہوئے)...... لاتی ہوں...... چائے پیو گے......؟

جواد: (دور سے چائے لاتی مدیحہ کو دیکھ کر)...... تم صرف پوچھنا...... وہ دیکھو جنہوں نے پلانی ہوتی ہے وہ پوچھے بغیر لے آتے ہیں...... (مدیحہ کو دیکھ کر معنی خیز انداز میں جواد کو کہتے ہوئے مدیحہ کے پاس سے گزر جاتی ہے۔)

عائشہ: ...... اوہ ہاں...... میں تو بھول ہی گئی تھی...... تمہیں چائے پلانے والوں کی کمی تھوڑی ہے اس گھر میں......

جواد: (مدیحہ اُسے چائے دیتی ہے وہ عالیہ سے کہتا ہے)...... خالہ دنیا کی سب سے اچھی چائے بناتی ہے آپ کی بیٹی......

مدیحہ: (بے ساختہ) ہاں بتائیں انہیں...... یہ تو گھاس ہی نہیں ڈالتے مجھے...... (چھیڑتا ہے)

جواد: ...... تو مجھے بتاتیں میں آتے ہوئے لے آتا...... ویسے کون سی کھاتی ہو تم......؟ پاکستانی یا امریکن......؟

عالیہ: (تبھی عالیہ کہتی ہے)...... اماں نہیں آئی کتنے دن سے تمہاری......؟ کرتی کیا رہتی ہے آج کل......؟

جواد: (مسکراتے ہوئے)...... لوگوں کی بددعائیں لیتی پھر رہی ہیں......

عالیہ: (بے اختیار)...... آئے ہائے وہ کیوں......؟

جواد: ...... رشتے دیکھتی پھر رہی ہیں پورے شہر میں...... (منہ بنا کر مدیحہ کے چہرہ کا رنگ بدلتا ہے)

عالیہ: ...... ہاں بھئی بیٹے کی ماں ہے...... وہ بھی کماؤ پوت (بات کاٹ کر)

جواد: ......لاکھوں میں ایک چندے آفتاب چندے ماہتاب...... ایسے بیٹے کے لیے شہر کے ہر گھر جا کر کچھ نہ کچھ کھانا فرض ہے...... اسی لیے کہہ رہا ہوں شہر بھر کی بددعائیں لے رہی ہیں......

جواد: ......ہر لڑکی دیکھنے کے بعد گھبرا کر اپنے رشتے کی کسی بھانجی کی تعریفیں شروع کر دیتی ہیں...... (مدیحہ اپ سیٹ ہوتی ہے) لگتا ہے آخر میں وہاں ہی پھنسائیں گی مجھے......

عالیہ: ......کون رشتے کی بھانجی......؟ مجھ سے تو کبھی تذکرہ نہیں کیا انہوں نے......؟ (چونک کر)

عائشہ: (تبھی عائشہ ایک ٹفن کیریر اور ایک لفافہ لا کر اُسے دیتی ہے)...... یہ لو 20 ہزار ہیں ......اور یہ اب جا رہے ہو تو دوپہر کا کھانا بھی لے جاؤ......

جواد: (ناراض ہو کر صرف لفافہ لیتا ہے)......نوکر ہوں کیا تمہارے شوہر کا......؟ ایک کام وہ بتاتا ہے دوسرا اُس کی بیوی...... (ناراض ہوتی ہے)

عائشہ: ......اچھا مت کرو......اور آئندہ اس سے بھی کوئی کام نہ کروانا...... (سنجیدہ)

جواد: ......دھمکی مت دو مجھے......ورنہ......

عائشہ: (اُسی انداز میں)......ورنہ کیا......؟

جواد: (ہنس کر ٹفن کیریر پکڑتا ہے)......ورنہ لے جاؤں گا یہ...... ویسے ایسے ہی لا کر پیسے پکڑا دیئے ہیں...... میں لے کر بھاگ گیا تو......؟ بندہ شوہر سے تصدیق ہی کر لیتا ہے۔

عائشہ: (ہنس کر)...... بھاگ گئے تو وہ ڈھونڈ لے گا تمہیں...... (دونوں دروازے کی طرف جا رہے ہیں)

جواد: ......اور نہ ڈھونڈ سکا تو......؟

عائشہ: (اطمینان سے)......تو تم خود آ جاؤ گے...... چین تھوڑی ہے تمہیں اُس کے بغیر...... (بے ساختہ)

جواد: ......حسد کرو تم...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......ضرورت نہیں مجھے......اور کچھ بات کرنی ہے مجھے تم سے......

جواد: (رُک کر)...... ہاں کرو......

عائشہ: (دور خالہ کو دیکھ کر)...... ابھی نہیں...... چند دنوں میں۔ (جواد کچھ حیران ہوتا ہے)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر (ڈرائنگ روم)

کردار: عائشہ، جواد

عائشہ جواد کے پاس بیٹھی بے حد سنجیدگی سے اُس سے بات کر رہی ہے۔ جواد جیسے کچھ شاکڈ نظر آ رہا ہے۔

جواد: ......تم کیسی باتیں کر رہی ہو میں نے تو ایسا کبھی سوچا بھی نہیں......

عائشہ: (بے ساختہ)......جھوٹ مت بولو......تم مدیحہ کو پسند کرتے ہو......اُس کے لیے چکر کاٹتے رہتے ہو دن رات یہاں اور کہہ رہے ہو کہ تم نے ایسا کبھی سوچا تک نہیں......

جواد: ......قسم لے لو مجھ سے اگر کبھی ایسا خیال بھی میرے ذہن میں آیا ہو...... (کانوں کو ہاتھ لگا کر)

عائشہ: ......اچھا نہیں آیا تو اب سوچو اس کے بارے میں...... (بے ساختہ)

جواد: ......کیسے سوچوں......وہ بہن ہے میرے دوست کی...... (سنجیدہ)

عائشہ: ......تو......تم دونوں بچپن کے دوست ہو...... یہ رشتہ اور پکا ہو جائے گا...... (بے ساختہ)

جواد: ......اور یہ رشتہ ہمیشہ کے لیے ٹوٹ بھی سکتا ہے

عائشہ: (مسکرا کر)......تم ایسے داماد مت بننا...... اچھے والے داماد بننا اپنے دوست کی طرح......

جواد: ......عائشہ تمہیں کس نے کہا ہے مجھ سے یہ سب کہنے کے لیے......؟ (کچھ سوچ کر)

عائشہ: ......معیز نے نہیں کہا...... مجھے خود خیال آیا ہے...... تمہاری اماں بھی رشتہ ڈھونڈ رہی ہیں اور امی بھی...... ہمسائے ہو کر بھی دونوں کو ایک دوسرے کے بچے نظر نہیں آ رہے......

جواد: (کچھ سوچ کر)...... اماں یہاں نہیں کریں گی رشتہ تمہیں پتہ ہے کتنی لالچی ہیں وہ ......وہ کوئی امیر گھرانہ ڈھونڈ رہی ہیں۔

عائشہ: ......اور تم یہ سب مجھے سنا رہے ہو......شرم نہیں آتی تمہیں (ڈانٹتی ہے)

جواد: ......آتی ہے پر میں کیا کروں......اماں کو شوق ہے تو......

عائشہ: (بے ساختہ)...... بات کرو اماں سے تم......اور مجھے پتہ ہے جو کچھ تم نے اماں سے

منوانا ہوتا ہے منوا لیتے ہو تم......

جواد: ......منوا لیتا ہوں ......لیکن یہ سب کچھ...... مجھے ابھی بھی عجیب لگ رہا ہے میں نے کبھی مدیحہ کے بارے میں اس طرح سوچا نہیں ہے اور...... (اٹک کر)

عائشہ: ......تمہیں اندازہ ہے معیز اور امی کتنے پریشان ہیں مدیحہ کے حوالے سے ......تم دوست ہو......ضرورت کے وقت کام نہیں آ سکتے......

جواد: (کچھ سوچ کر)...... مجھے ڈر لگتا ہے......

عائشہ: (چونک کر)......کس بات سے......؟

جواد: (بے ساختہ)......مدیحہ ملیحہ آپا اور خالہ کی طرح زبان دراز ثابت ہوئی تو......

عائشہ: (سنجیدہ)...... بہت اچھی لڑکی ہے وہ......دیکھو میں بھابھی ہو کر بھی تعریف کر رہی ہوں اُس کی......

جواد: (ہنستا ہے)......اپنے سر سے اُسے اُتارنے کے لیے......

عائشہ: (بے ساختہ)...... فضول باتیں نہ کرو......اور خالہ سے بات کرو......

جواد: (کھڑا ہوتے ہوئے چھیڑتا ہے اُسے)...... پریشان کر دیا ہے تم نے مجھے ...... میں نے سوچا معیز کے کسی نئے افیئر کے بارے میں بتانا ہے مجھے...... (مسکرا کر وہ جانے لگتا ہے)

عائشہ: ...... یہ حسرت ہی رہے گی تمہیں ......اور دیکھو مجھے اچھی خبر سنانا...... تم

(جواد مسکرا کر دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، نور، عالیہ

عائشہ نور کو گود میں لیے کمرے میں ٹہل رہی ہے جب عالیہ بے حد خوشی کے عالم میں مٹھائی کا ایک ڈبہ لیے کمرے میں آتی ہے۔

عالیہ: ...... یہ لے منہ کھول ......مٹھائی کھا بہو......

عائشہ: (چونک کر)......کیسی مٹھائی......؟

عالیہ: (زبردستی اس کے منہ میں مٹھائی ڈالتی ہے)...... پہلے منہ تو [illegible] لو......

عائشہ: (کھاتے ہوئے مسکرا کر)......اب بتائیں......

عالیہ: (بے ساختہ)......ملیحہ لے کر آئی ہے

عائشہ: (چونک کر)......ملیحہ آپا کب آئیں......؟

عالیہ: (بے ساختہ)......ابھی ابھی آئی ہے

عائشہ: کس چیز کی مٹھائی لائی ہیں......؟ نیا کانٹریکٹ ملا ہے ظفر بھائی کو......؟ (مسکرا کر تجسس سے)

عالیہ: ......نہیں معیز کے ویزے کی خوشی میں لائی ہے۔

عائشہ: (شاکڈ)......ویزہ......؟

عالیہ: ...... ہاں ...... پانچ سال کا ویزہ مل گیا ہے اُسے ...... (بولتی ہوئی جھک کر اُس کے ہاتھوں میں اُٹھائی نور کو پیار کرتی ہے عائشہ فق پتھر کے بت کی طرح اُنہیں دیکھتی رہتی ہے) ...... میری پوتی بڑی قسمت لے کر آئی ہے باپ کے لیے......بس دن پھر جانے ہیں اب اس گھر کے...... باہر آ کر ملو ملیحہ سے ...... اتنی خوش ہے وہ معیز نے فون پر بتایا اُسے ...... وہ سنتے ہی مٹھائی پکڑے دوڑی آئی ...... (وہ اُس کے چہرے کے تاثرات پر غور کیے بغیر بات کرتے اسی طرح باہر چلی جاتی ہیں۔ عائشہ اُسی طرح کھڑی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: شام

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، مدیحہ

عائشہ خالی الذہنی کے عالم میں کچن میں روٹیاں پکا رہی ہے مگر اُس کا دماغ کہیں اور ہے تبھی مدیحہ بے حد بے تابی کے عالم میں اندر آتے ہوئے اُس کے پاس آ کر کہتی ہے۔

مدیحہ: ...... بات کی جواد سے......؟

عائشہ: ...... ہاں ......(اُس کی طرف دیکھے بغیر)

مدیحہ: ......پھر......؟ کیا کہا......؟ اُس نے......؟ (تجسس سے)

عائشہ: (بات بدلتی ہے عجیب ٹھنڈے لہجے میں)......وہ ذرا چمچ دینا

مدیحہ: (برا سا منہ بنا کر ایک چمچ پکڑتی ہے)...... میں کیا پوچھ رہی ہوں اور تم کیا مانگ

رہی ہو......

عائشہ: (یک دم عجیب سے انداز میں پوچھتی ہے)...... مدیحہ تمہیں معیز کے ویزے کا پتہ تھا......؟

مدیحہ: (کچھ دیر چپ رہ کر)...... ہاں......

عائشہ: (عجیب سے انداز میں بڑبڑاتی ہے)...... میرے علاوہ سب کو پتہ تھا...... مجھ سے کیوں چھپایا تم لوگوں نے......؟ (وہ کہتی ہے پھر پوچھتی ہے)

مدیحہ: ......بھائی اور امی نے کہا تھا...... اچھا مجھے بتاؤ نا...... کیا کہا جواد نے......؟

عائشہ: ......اُس نے انکار کر دیا......

مدیحہ بے حد شاکڈ اور مایوسی سے عائشہ کو دیکھ رہی ہے۔

مدیحہ: (مدیحہ اُس کے جواب پر شاکڈ رہ جاتی ہے۔)...... انکار کر دیا......؟

عائشہ: (بے تاثر انداز)...... ہاں...... وہ کہہ رہا تھا اُسے دلچسپی نہیں ہے تم میں......

مدیحہ: (کچھ اَپ سیٹ ہو کر)...... مجھ میں نہیں ہے تو کسی میں بھی نہیں ہے اُسے...... پھر بھی کسی نہ کسی سے تو شادی کرے گا وہ......

عائشہ: ......ہاں کرے گا...... شاید اپنی اُسی کزن سے جس کے بارے میں تم نے بھی بتایا تھا اُس دن......

مدیحہ: (بے چین)...... تم کو سمجھانا چاہیے تھا اُسے......

عائشہ: (سنجیدہ)...... جتنا سمجھا سکتی تھی اتنا تو سمجھایا میں نے...... لیکن زبردستی تو نہیں کر سکتی میں......

مدیحہ: (بے ساختہ)...... ایک دفعہ پھر بات کرو اُس سے......

عائشہ: ......فائدہ نہیں...... خوامخواہ کی شرمندگی ہے یہ...... اور ویسے بھی تمہارا بھائی اب باہر تو جا رہا ہے...... خوب پیسہ کمائے گا وہاں...... کہیں بہت اچھی جگہ ہی شادی کرے گا تمہاری...... پھر تمہیں کیا فکر ہے......؟ (دوٹوک انداز)

مدیحہ: ......لیکن مجھے جواد اچھا لگتا ہے...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......بہت ساری چیزیں اچھی لگتی ہیں...... نہیں ملتیں...... کیا کر سکتا ہے آدمی......؟

(مدیحہ بے حد اَپ سیٹ کچھ کہے بغیر کچن سے نکل جاتی ہے عائشہ کے چہرے پر بے حد عجیب تاثر ہے۔)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: شام

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ دروازہ کھول رہی ہے اُس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں ہے۔ وہ معیز سے نظریں نہیں ملاتی اور سلام کا جواب بھی نہیں دیتی۔ جب وہ مسکراتا ہوا اپنی بائیک لیے اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ صرف دروازہ کھول کر واپس چلی جاتی ہے۔ معیز کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے۔ دروازہ بند کرتے ہوئے اور بائیک کو ایک طرف کھڑا کرتے ہوئے وہ کچھ سنجیدہ اور کسی سوچ میں ڈوبا ہوا لگتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: شام

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عالیہ بڑی گرم جوشی سے معیز کو گلے ملتی ہے جب وہ اندر داخل ہوتی ہے۔

عالیہ: ......آ گیا میرا بیٹا...... کب سے انتظار کر رہی تھی میں...... مبارک ہو بہت بہت مبارک...... مجھے کیوں نہیں بتایا تو نے......؟

معیز: ......آپ کو کس نے بتایا......؟ (کچھ حیران ہو کر)

عالیہ: ......ملیحہ نے...... اور کون بتاتا......؟

معیز: (بڑبڑاتا ہے)...... میں نے منع بھی کیا تھا اُسے......

عالیہ: (ناراض ہو کر)...... کیوں اس میں منع کرنے والی کیا بات تھی بلکہ...... وہ تو مٹھائی لے کر آئی تھی...... (آواز لگاتی ہے)...... (عائشہ مٹھائی تو لے کر آؤ)...... معیز بھی منہ میٹھا کر لے...... (دونوں بیٹھتے ہیں)...... میں نے تو خبر سنتے ہی شکرانے کے نفل پڑھے سب سے پہلے......

معیز: ......عائشہ کو بتا دیا کیا......؟ (کچھ مدھم آواز میں)

عالیہ: ......اور کیا...... سب سے پہلے جا کر تمہاری بیوی کا ہی منہ میٹھا کیا ہے میں نے...... سارا دن تو محلے والے مبارکبادیں دینے آتے رہے......

معیز: (ناراض ہو کر)...... محلے میں کیوں بتایا آپ نے ابھی......؟

عالیہ: (بے ساختہ)...... لو...... ایسی خوشی کی خبر محلے والوں کو کیوں نہ دیتی...... انہیں بھی تو پتہ چلتا کہ میرا بیٹا باہر جا رہا ہے...... پھر کب کی ٹکٹ کروائی ہے تم نے......؟ (تبھی عائشہ مٹھائی کی پلیٹ لے کر آ جاتی ہے۔ اُس کا چہرہ بے حد بے تاثر ہے کچھ کہے بغیر وہ معیز کے سامنے تپائی پر وہ پلیٹ رکھ دیتی ہے۔ معیز کچھ چور نظروں سے اُسے دیکھتا ہے۔ لیکن کچھ کہہ نہیں پاتا وہ پلیٹ رکھ کر ایک لمحے کے لیے رُکے بغیر وہاں سے چلی جاتی ہے۔ وہ اُس کے باہر جانے تک اُسے دیکھتا رہتا ہے۔)

عالیہ: ...... لو منہ میٹھا کرو تم...... (مٹھائی کا ایک ٹکڑا جیسے مجبوراً اُٹھاتا ہے)

معیز: ...... اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی...... ملیحہ نے خوامخواہ......

عالیہ: ...... لو خوامخواہ والی کیا بات ہے...... بہنیں تو بھائیوں کی خوشیاں مناتی ہیں...... پھر کب کی ٹکٹ ہے......؟

معیز: (مدھم آواز اُلجھا انداز)...... ابھی کچھ پتہ نہیں فوراً تو نہیں جا سکوں گا...... یہاں لاکھ بکھیڑے ہیں...... پہلے ان کا کچھ کروں گا پھر ہی کچھ سوچوں گا جانے کے بارے میں......

عالیہ: ...... ذرا اپنے چچا سے تو بات کرانا میری فون پر...... اللہ بھلا کرے بڑا کام آئے ہیں وہ اس موقع پر......

معیز: ...... ہاں میں کرا دوں گا آپ کی بات...... (وہ بے حد اُلجھا ہوا ہے)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: رات

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ، نور

معیز کمرے میں جاتا ہے اور بستر پر لیٹی ہوئی چند ماہ کی نور کو اُٹھا کر پیار کرنے لگتا ہے

معیز: ...... اوہ میری بیٹی...... میرا بچہ...... کیا کر رہا ہے...... پاپا کا انتظار کر رہا ہے۔ (عائشہ کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوتی ہے اور تپائی کھینچ کر اُس پر ٹرے رکھ دیتی ہے معیز نور سے کھیلتے ہوئے انکھیوں سے اُس کو دیکھ رہا ہے۔ کچھ کہنا چاہتا ہے مگر کہہ نہیں پا رہا...... معیز نور کو بستر پر دوبارہ لٹاتے ہوئے خود اُٹھ کر کرسی کی طرف

ہے۔ عائشہ باہر جانے لگتی ہے معیز اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ...... تم کھانا نہیں کھاؤ گی......؟

عائشہ: (اسی انداز میں کہہ کر چلی جاتی ہے)...... نہیں...... (معیز بیٹھا رہ جاتا ہے یوں جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کرے۔)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، معیز، نور

معیز اپنے بیڈ پر سوئی ہوئی نور کے پاس بیٹھا اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔ تبھی عائشہ اندر آتی ہے۔ وہ کھانے کے برتن دیکھتی ہے۔ جو ویسے ہی پڑے ہیں۔

عائشہ: (بے تاثر انداز)...... تم نے کھانا نہیں کھایا......؟

معیز: (مدھم آواز)...... نہیں...... (عائشہ کی نظریں ایک لمحے کے لیے اُس سے ملتی ہیں پھر کچھ کہے بغیر وہ برتن اُٹھا کر کمرے سے چلی جاتی ہے۔ معیز اُسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: معیز کا صحن

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ رات گئے صحن میں نیم تاریکی میں چپ چاپ چارپائی پر بیٹھی ہے یا برآمدے کی سیڑھیوں میں...... تبھی معیز دبے قدموں باہر آتا ہے۔

معیز: ...... تم یہاں کیوں بیٹھی ہو......؟ (وہ اُس کی آواز پر چونک جاتی ہے۔)

...... میں کب سے انتظار کر رہا ہوں تمہارا...... تمہیں سونا نہیں ہے......؟

عائشہ: ...... نہیں...... (معیز کچھ دیر کھڑا رہتا ہے پھر اُس کے برابر میں آ کر بیٹھتا ہے تو وہ یک دم کھڑی ہونے لگتی ہے۔ وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روک لیتا ہے)

معیز: ...... کیوں کر رہی ہو اس طرح......؟ کیا کیا ہے میں نے......؟

عائشہ: (تلخی سے)...... تمہیں نہیں پتہ تم نے کیا کیا ہے......؟

معیز: (سنجیدہ)...... کوئی غلط کام تو نہیں ہے وہ...... میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ......

عائشہ: (بے ساختہ بات کاٹ کر)...... میرے لیے نہیں کر رہے...... میری بیٹی کے لیے بھی نہیں کر رہے...... تم جو کچھ کر رہے ہو...... اپنے لیے کر رہے ہو...... اپنے بہن بھائیوں کے لیے کر رہے ہو......

معیز: (رنجیدہ ہو کر)...... تم مجھ سے اور میری فیملی سے الگ ہو......؟

عائشہ: ......تم نے کر دیا ہے مجھے...... مجھ سے جھوٹ بول کر مجھے اندھیرے میں رکھ کر...... مجھے دھوکہ دے کر...... (تلخی سے)

معیز: ......کسی کو بھی نہیں بتایا تھا میں نے ویزہ اپلائی کرتے وقت......

عائشہ: (بات کاٹ کر غصے سے لیکن آنکھوں میں نمی)...... میں "کسی" نہیں ہوں...... میں تمہاری بیوی تھی...... میرا حق تھا کہ تم مجھ سے پوچھ کر اتنا بڑا فیصلہ کرتے...... تم مجھ سے ایک ایک بات کرتے رہے......اور

معیز: (بات کاٹتا ہے کچھ کمزور آواز میں)...... بہت ذمہ داریاں ہیں میرے سر پر عائشہ...... میں کتنے سٹریس میں ہوں میں تمہیں بتا نہیں سکتا...... بزنس ٹھیک نہیں چل رہا...... حسیب اور مدیحہ کی تعلیم...... گھر کے اخراجات تمہارے اور نور کے اخراجات اور پھر کل کو مدیحہ کی شادی...... میرے لیے یہ سب پہاڑ ہیں...... (کمزور آواز میں)

عائشہ: ......تم نے بنائے ہیں اپنے لیے یہ پہاڑ...... میں نے تو تم سے کوئی آسائش نہیں مانگی...... نہ اپنے لیے نہ اپنی بیٹی کے لیے...... میں نے تو تمہیں ساتھ کام کرنے تک کی آفر کی ہے...... پھر کیوں سنا رہے ہو مجھے یہ سب کچھ......؟

معیز: ......اس لیے سنا رہا ہوں تاکہ تم میرے احساسات کو سمجھ سکو...... میری مشکلات کا اندازہ ہو سکے تمہیں......
......میں بڑا ہوں اس گھر کا...... مجھے اس گھر کے لیے قربانی کرنی ہے......(اس کی آنکھوں کی نمی بڑھنے لگتی ہے)

عائشہ: ......اس گھر کے لیے کیا قربان کرنا چاہتے ہو تم......؟ ...... مجھے......؟ میرے اور اپنے رشتے کو......؟

معیز: (اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھوں میں لے کر)...... صرف چند سال کی بات ہے۔ عائشہ...... میں تمہیں اور نور کو وہاں بلا لوں گا یا واپس آ جاؤں گا۔ (ہاتھ تھام کر)

عائشہ: ......میں تم پر اعتبار نہیں کر سکتی...... تم نے شادی سے پہلے مجھے کہا تھا کہ تم کبھی باہر نہیں

جاؤ گے...... تم اب بھی مجھ سے جھوٹ بولتے رہے...... تمہارے ایک لفظ پر اعتبار نہیں ہے مجھے...... (ہاتھ چھڑاتے ہوئے)

معیز: ......یہ جھوٹ مجبوری تھا میری ...... (بے ساختہ)

عائشہ: ......نہیں یہ تمہاری چوائس ہے......

معیز: ......میں تمہیں ایسی زندگی نہیں دینا چاہتا جو تم جی رہی ہو...... تم بہتر گھر سے آئی ہو...... میں بہتر......

عائشہ: ......میں خوش ہوں...... میں ان سب میں خوش ہوں......

معیز: (کچھ غصے میں)...... میں خوش نہیں ہوں...... تھوڑی سی محنت سے اگر میں اپنے بہن بھائیوں اپنی اولاد کی زندگی میں کچھ آسانی لے آؤں تو کیا غلط کر رہا ہوں میں......

عائشہ: (بے ساختہ)...... تھوڑی سی محنت......؟ تھوڑی سی محنت نہیں ہے یہ...... تم مجھے چھوڑ کر جانا چاہتے ہو...... اور کہاں چھوڑ کر جانا چاہتے ہو......؟ اس گھر میں جہاں تمہارے علاوہ کسی کے چہرے پر میرے لیے ایک مسکراہٹ اور ہونٹوں پر ایک اچھا لفظ تک نہیں ہوتا...... میں اس گھر میں صرف اس لیے ہوں کہ تم ہو یہاں......

معیز: ...... جب روپیہ آنے لگے گا تو سب ٹھیک ہو جائیں گے...... کوئی کچھ نہیں کہے گا تمہیں...... یا میں تمہیں الگ گھر......

عائشہ: (بے ساختہ)...... بس کرو معیز...... بس کرو...... تم کو کیوں لگتا ہے کہ میں بے وقوف ہوں...... عقل سے پیدل ہوں...... تمہیں اگر باہر جانا ہے تو پھر اس رشتے کے مستقبل کا فیصلہ کر کے جانا ہے...... میں تمہارے کسی جھوٹے وعدے کی زنجیر پہن کر نہیں بیٹھوں گی...... تم اپنی فیملی اور مجھ میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لو...... (کہہ کر اٹھ کر چلی جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، ماں

ماں عائشہ سے کہہ رہی ہے۔

ماں: ......ضد کیوں کر رہی ہو تم...... وہ جانا چاہتا ہے جانے دو اُسے...... اچھا ہے کچھ پیسے

کمالے گا...... گھر کے حالات بہتر ہو جائیں گے......

عائشہ: (جھنجھلا کر)...... مجھے نہیں چاہیے پیسے اُس کے...... مجھے اُس کی ضرورت ہے...... میں نہیں رہ سکتی صرف پیسے کے ساتھ...... (جھنجھلا کر)

ماں: ......ابھی اس طرح سوچ رہی ہو...... چند سال اور گزریں گے نا تو عقل ٹھکانے لگ جائے گی تمہاری...... اُس وقت پھر پچھتاؤ گی تم...... پھر موقع ہاتھ سے نکل جائے گا ......اچھا ہے باہر جا کر سیٹ ہو جائے پھر تمہیں بھی بلا لے...... جان چھوٹے تمہاری ایسے کم بخت سسرال والوں سے......

عائشہ: (بے ساختہ)......امی...... آپ میری بات نہیں سمجھ سکتیں......

ماں: (بات کاٹ کر)...... بے وقوفی کی باتیں میں واقعی نہیں سمجھ سکتی...... یہ بال میں نے دھوپ میں سفید نہیں کیے عائشہ...... اگر کاروبار ٹھیک نہیں ہے تو جانے دے اُسے باہر ......یہی وقت ہے ساری دنیا جا رہی ہے باہر......

عائشہ: (رنجیدہ ہوتے ہوئے)...... مجھے ساری دنیا سے کیا لینا ہے مجھے تو صرف اُس سے غرض ہے......

ماں: (بے ساختہ)...... کہہ تو رہا ہے دو چار سال میں بلا لے گا......

عائشہ: (بے حد رنجیدہ)...... دو چار سال...... آپ کو پتہ ہے دو چار سال میں کتنے مہینے، کتنے ہفتے کتنے دن ہوتے ہیں......؟ (بے حد رنجیدہ)

ماں: ......پھر وہی ضد...... آخر سمجھتی کیوں نہیں تم بات کو......؟ (بات کاٹ کر)

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن
جگہ: معیز کا پرانا گھر
کردار: معیز، عائشہ، عالیہ

عالیہ صبح سویرے بڑے کمرے میں بیٹھی ہے۔ معیز آفس جانے کے لیے تیار ہوتا ہو ناشتہ کرنے کے لیے باہر آتا ہے۔

معیز: ......السلام علیکم امی

عالیہ: ......ارے وعلیکم السلام جیتا رہ...... (تبھی عائشہ ناشتہ کی ٹرے لا کر تپائی پر کچھ کہے بغیر رکھ دیتی ہے۔ معیز اُس کا چہرہ دیکھتا ہے اور عالیہ بھی اُس کے چہرے پر غور کرتی

ہے۔ عائشہ کچھ کہے بغیر ناشتہ رکھ کر چلی جاتی ہے۔

عالیہ: ......ارے اس کو کیا ہوا......؟ اس کا منہ کیوں سُوجا ہوا ہے اتنے دن سے......

معیز: ......کچھ نہیں...... (ناشتہ کرتے ہوئے)

عالیہ: ......کچھ نہ کچھ تو ہے...... (تجسس سے)

معیز: ......وہی ویزے کی وجہ سے ناراض ہے...... (ناراض ہو کر)

عالیہ: ......ارے ایسی ناشکری...... اس کو کیا تکلیف ہے......؟ شوہر کی ترقی دیکھ نہیں سکتی کم بخت......

معیز: ......اس طرح نہ کہیں...... (بلند آواز میں جیسے عائشہ کو سنانے کے لیے)

عالیہ: ......کیوں نہ کہوں...... نظر لگائے گی یہ...... اس طرح کا رونا پیٹنا ڈال کر...... پہلے ہی جب سے یہ اس گھر میں آئی ہے...... تمہارا کاروبار ہی ختم ہو کر رہ گیا ہے......

// InterCut //

Scene No # 26

وقت: دن
جگہ: کچن
کردار: عائشہ

عائشہ باہر معیز اور عالیہ کی باتیں سن رہی ہے اور عالیہ کے جملے پر وہ چائے بناتے بناتے یک دم بے حد خفگی کے عالم میں باہر نکلتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن
جگہ: بڑا کمرہ
کردار: معیز، عائشہ، عالیہ

معیز اور عالیہ بیٹھے ہیں۔ عائشہ آ کر بے حد خفگی کے عالم میں عالیہ سے کہتی ہے۔

عائشہ: ......اگر میری وجہ سے کاروبار تباہ ہوا ہے تو نکال دیں مجھے اس گھر سے......

عالیہ: (تلخی سے)......ہم کیوں نکالیں خود جاؤ تم...... (ماں کو روکتا ہے)

معیز: ......امی مت کریں ایسی باتیں

عالیہ: (غصے سے)...... بیوی کو مت سمجھانا ہمیشہ اُسی کی سائیڈ لینا تم......

عائشہ: (تلخی سے)...... آپ کے اشاروں پر ناچ تو رہا ہے مزید اور کون سا کام رہ گیا ہے جو

کروانا ہے آپ کو اس سے......

عالیہ: (بے ساختہ)......اب دیکھی زبان اس کی......

معیز: (بات ختم کرنے کے لیے)......عائشہ جا کر چائے لا کر دو مجھے......(ناراض)

عائشہ: ......میں تمہاری نوکرانی نہیں ہوں......

عالیہ: ......ارے میں لا کر دیتی ہوں چائے......اسے کہاں خیال آئے گا تمہارا...... (اٹھتی ہے)

معیز: (روکتا ہے)......رہنے دیں آپ میں خود پی لیتا ہوں......

عالیہ: (چلی جاتی ہے)......نہیں......نہیں لاتی ہوں میں......

معیز: (عائشہ سے)......جھگڑا کرنا ہے تو مجھ سے کرو......امی کا اس میں کیا قصور ہے......؟ (غصے سے تیز آواز)

عائشہ: ......کیوں قصور نہیں ہے......؟ یہ ساری آگ اُنہی کی لگائی ہوئی ہے......(روکتا ہے)

معیز: ......آہستہ بولو......

عائشہ: (غصے سے)......گلا دبا دو تم میرا......(معیز یک دم بے خفگی کے عالم میں اُٹھ کر ناشتہ چھوڑ کر کمرے سے نکل جاتا ہے۔تبھی عالیہ چائے کا کپ لیے اندر داخل ہوتی ہے۔

عالیہ: ......ارے کہاں گیا یہ......؟ (عائشہ جواب دیئے بغیر چلی جاتی ہے۔عالیہ کچھ بے تابی کے عالم میں کمرے سے باہر صحن میں جانے لگتی ہے تبھی بائیک کی آواز آتی ہے۔گھبرا کر آوازیں دیتی پیچھے جاتی ہے)

عالیہ: ......ہائے ہائے......ناشتہ چھوڑ کر چلا گیا......معیز......معیز......

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، نور، عالیہ

عائشہ اپنے کمرے میں نور کے کپڑے نکال رہی ہے۔ جب عالیہ بے حد غصے میں اندر داخل ہوتی ہے۔

عالیہ: ......کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے......؟ کیا تکلیف ہے تمہیں معیز کے باہر جانے سے......؟

عائشہ: (بے ساختہ)......تکلیف ہے نا......کسی کو تکلیف ہے تو مجھے ہی ہے......

عالیہ: (غصے سے)......اتنی سگی مت بنو تم معیز کی......وہ میرا بیٹا ہے......مجھ سے زیادہ پرواہ ہے تمہیں اُس کی......؟

عائشہ: (تلخی سے)......اتنی پرواہ ہوتی تو اُسے قربانی کا بکرا بنا کر باہر نہ بھجوا رہی ہوتیں آپ......

عالیہ: ......زبان کو لگام دو تم اپنی......(غصے سے)

عائشہ: ......کیوں نہیں رہ سکتے آپ سب لوگ اسی طرح......؟ ہمیشہ سے رہتے آئے ہیں ......اب کیا ہو گیا ہے کہ اس طرح کی زندگی نہیں گزاری جا سکتی آپ لوگوں سے......

عالیہ: ......وہ میرے لیے کمانے نہیں جا رہا......پورے گھر کے لیے جا رہا ہے......تمہارے اور تمہاری اس اولاد کے لیے جا رہا ہے......(نور کی طرف اشارہ کر کے)

عائشہ: ......میری اور میری اولاد کی فرمائشیں نہیں ہیں جو دن رات اُسے تنگ کیے ہوں......

عالیہ: (غصے سے)......تمہارے بھائی کی طرح بے حس اور خود غرض نہیں ہے وہ......احساس کرتا ہے اپنی ماں، بہن بھائیوں کا......اور ہمیشہ کرتا رہے گا......

عالیہ: (دوٹوک انداز)......جو جی چاہے کر لو تم......اُس نے باہر جانا ہے وہ جائے گا......تم کو تکلیف ہے تو اپنا بوریا بستر لپیٹو اور جاؤ اپنی ماں کے گھر......

عائشہ: (تیز آواز میں)......میں جاؤں گی تو آپ کی بیٹی بھی آئے گی

عالیہ: (تلخی سے)......شکر ادا کروں گی میں......کل کی آتی آج آجائے......کون سی جنت میں رہ رہی ہے وہ کہ چھوڑ کر آنا مشکل ہے اُس کے لیے......(کہہ کر چلی جاتی ہے) ......جاؤ تم یہاں سے......(عائشہ بے حد خفگی کے عالم میں اُسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 29

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، معیز

معیز عائشہ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

معیز: ......میں ہمیشہ کے لیے تمہیں چھوڑ کر نہیں جا رہا ہوں......صرف چند سال کی بات ہے کچھ روپیہ save کر لوں مدیحہ کی شادی ہو جائے اور حسیب کی تعلیم مکمل ہو جائے تو واپس آجاؤں گا یا تمہیں وہاں بلوا لوں گا......صرف چند سال کی بات ہے عائشہ......

عائشہ: ......اور ان چند سالوں میں کتنا کچھ بدل جائے گا یہ اندازہ ہے تمہیں......نور چلنا

سیکھ جائے گی بولنا سیکھ جائے گی...... سکول جانے لگے گی...... تمہاری شکل تک نہیں پہچان پائے گی...... یہ جانتے ہو تم...... (رنجیدہ)

معیز: ...... میں ایک سال بعد آؤں گا...... ہر سال آؤں گا...... ملٹی پل ویزا ہے...... جب چاہوں آسکتا ہوں میں......

عائشہ: (آنکھوں میں آنسو رنجیدہ)...... اور ایک سال میں کیا کروں گی تمہارے بغیر......؟ 365 دن کی بات کر رہے ہو تم......؟ کیا کروں گی اس گھر میں 365 دن تمہارے بغیر......؟ تم واحد سہارا...... واحد دوست ہو میرے جس سے میں بات کر سکتی ہوں...... میرا تو کوئی دوست بھی نہیں ہے تمہارے بغیر...... کوئی دوسرا نہیں ہے جس سے میں دل کی بات کہہ سکوں......

معیز: (بے ساختہ پریشان)...... میں تمہیں فون کروں گا...... تمہیں خط لکھا کروں گا...... جتنی تنہا تم یہاں ہو اتنا ہی اکیلا میں بھی وہاں ہوں گا...... تم سمجھتی ہو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا......؟

عائشہ: (بے حد اَپ سیٹ اور کچھ تلخ)...... تمہیں واقعی کوئی فرق نہیں پڑے گا...... میرے بغیر بھی بہت خوش رہ سکتے ہو تم...... بلکہ رہ لو گے...... میں جانتی ہوں مردوں کو کیا فرق پڑتا ہے......؟ بیوی کے ساتھ نہ ہونے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں...... اور اُس معاشرے میں تو...... تمہارے دل کو بہلانے کے لیے بہت کچھ ہے وہاں......

معیز: (کچھ شاکڈ)...... تم کس طرح کی باتیں کرنے لگی ہو......؟ تم مجھے اس طرح کا انسان سمجھتی ہو......؟

عائشہ: (بے حد اَپ سیٹ)...... مجھے تم پر اعتبار ہی نہیں ہے...... تم کیا کر سکتے ہو اور کیا نہیں...... میں نہیں جان سکتی...... مجھے اندھیرے میں رکھنا دھوکہ دینا تمہارے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے...... (وہ کہہ کر اُٹھ کر چلی جاتی ہے وہ بیٹھا رہ جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30

وقت: دن
جگہ: ساحلِ سمندر
کردار: معیز، عائشہ

دونوں قریب ایک پتھر پر بیٹھے ہیں۔ دونوں خاموش اور عائشہ اُداس ہے۔

معیز: ...... کچھ کہو...... کب تک اسی طرح خاموش رہو گی......؟

عائشہ: (بے تاثر سرد آواز سمندر کو دیکھتے ہوئے)...... تمہیں خاموشی پسند ہے میری...... اب خاموش رہنا سیکھ لوں گی......

معیز: (شکوہ کرتے ہوئے)...... ایسی باتیں کرنے کے لیے لایا ہوں میں تمہیں یہاں......؟ ایک سال بعد دوبارہ آسکوں گا تمہارے ساتھ یہاں...... (عائشہ بے اختیار ایک لمبا سانس لیتی ہے معیز اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے۔ وہ اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہہ رہا ہے۔)

معیز: ...... بہت محبت کرتا ہوں میں تم سے...... جتنا اس سمندر میں پانی ہے اُس سے بھی زیادہ...... (عائشہ سمندر کو پلکیں جھپکائے بغیر دیکھ رہی ہے مگر اُس کی آنکھیں اُس کی باتیں سن کر ڈبڈبانے لگتی ہیں...... آنکھوں میں پانی آ رہا ہے۔) اس ساحل پر بکھری ریت سے بھی زیادہ...... کوئی ایسا لمحہ نہیں ہو گا وہاں جب میں تمہیں یاد نہیں کروں گا...... تمہیں miss نہیں کروں گا...... تم پہلی اور آخری محبت ہو میری...... (وہ بول رہا ہے)...... میرے وجود کا حصہ ہو...... جہاں بھی رہوں گا تم پاس ہو گی میرے...... جہاں بھی رہوں گا تمہارا رہوں گا...... کچھ اب بھی کچھ نہیں کہو گی......؟ (وہ یک دم پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے اُس سے لپٹ جاتی ہے)

عائشہ: ...... مت جاؤ...... مت جاؤ

عائشہ: ...... میں کیا کروں گی......؟ کیسے رہوں گی تمہارے بغیر......؟ (معیز کی آنکھوں میں بھی نمی آنے لگتی ہے)

//Cut//

Scene No # 31

وقت: رات
جگہ: معیز کا پرانا گھر
کردار: معیز، عائشہ

عائشہ کا چہرہ ستا ہوا ہے اور آنکھیں سوجی ہوئی ہیں۔ وہ ایک بیگ بند کر رہی ہے۔ تبھی معیز اندر داخل ہوتا ہے۔

معیز: ...... پیکنگ ہو گئی......؟

عائشہ: ...... اس بیگ میں جو کچھ تم نے بتایا تھا وہ رکھ دیا ہے...... (کمرے میں پڑی ایک فریمڈ اپنی اور عائشہ کی تصویر اُسے دیتا ہے)

معیز: ......یہ بھی رکھ دو......اور کچھ اور پکچرز بھی اپنی اور نور کی......

عائشہ: (بے حد اُداس انداز میں تصویر پکڑتے ہوئے)......کیا کرو گے انہیں......؟

معیز: ......اپنے پاس رکھوں گا......(مدھم آواز)

عائشہ: ......اُس سے کیا ہوگا......؟ تصویر تصویر ہی رہے گی......(پھر بات کرتے کرتے جیسے کچھ یاد آتا ہے۔ پھر سر پر ہاتھ رکھ کر جیسے کچھ یاد کرنے کی کوشش کرتی ہے۔) ......(میڈیسنز بھی رکھ دی ہیں میں نے......اور پتہ نہیں کیا رکھنا تھا مجھے......

معیز: (تسلی دیتا ہے)......کوئی بات نہیں کچھ رہ بھی گیا تو کچھ نہیں ہوتا......

معیز: ......کچھ دیر بیٹھ جاؤ میرے پاس......(مدھم آواز میں)

عائشہ: ......کیا کروں بیٹھ کر......؟ (خفا ہو کر)

معیز: ......کچھ مت کرو......بس بیٹھ جاؤ......(وہ تھکی ہوئی بیٹھ جاتی ہے وہ بھی اُس کے بالمقابل بیٹھ جاتا ہے اور بات کرنے لگتا ہے۔ عائشہ کے آنسو بہنے لگتے ہیں) جتنا رونا تھا رو لیا ہے......اب میرے بعد رونا مت......میں تو چپ بھی نہیں کروا سکوں گا تمہیں......نور کا خیال رکھنا......اور اپنا بھی......(وہ سر ہلاتی رہتی ہے اپنا ناک رگڑتے ہوئے)......اسی طرح ہر روز کپڑے پہننا......سنگھار کرنا جس طرح میرے ہوتے ہوئے کرتی ہو......

عائشہ: ......تم کس مہینے میں آؤ گے......؟ (یک دم)

معیز: ......کیوں پوچھ رہی ہو......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: ......میں دن گنوں گی۔

معیز: (وہ بول نہیں پاتا پھر نظریں چرا کر کہتا ہے)......وہاں جا کر بتاؤں گا......

عائشہ: (بے حد مایوسی سے روتے ہوئے کہتی ہے)......وہاں جا کر تمہیں بھول جائے گا واپس آنا......مجھے پتہ ہے......سب کو بھول جاتا ہے......

//Cut//

Scene No # 13-B

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: عائشہ

عائشہ کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ہے پھر وہ تصویر واپس بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 9

Scene No # 1-A

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر (نور کا بیڈروم)

کردار: معیز، نور

معیز کچھ ناولز اور بیڈ شیٹس لے کر دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر نور کے بیڈروم میں داخل ہوتا ہے۔ نور بستر میں گہری نیند سو رہی ہے وہ کرسی پر اُن چیزوں کو رکھ دیتا ہے پھر سوئی ہوئی نور کو دیکھتا ہے اور بے اختیار اُس کے پاس آتا ہے۔ کچھ دیر وہ اُسے بڑی محبت سے دیکھتا رہتا ہے اُسے جیسے کچھ یاد آ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 2

وقت: رات

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، ننھی نور، عائشہ

چند ماہ کی نور گہری نیند سو رہی ہے جبکہ عائشہ اور معیز اُس کے پاس بستر پر بیٹھے اُسے دیکھ رہے ہیں۔

معیز: ......کتنی پیاری ہے میری بیٹی......لگتا ہے جیسے کوئی پری ہے......جیسے کوئی گڑیا......دیکھو کتنے مزے سے سوتی ہے یہ......اور میں کتنا انتظار کر رہا ہوتا ہوں کہ یہ آنکھیں کھول کر مجھے دیکھے......

عائشہ: (مدھم آواز میں اُسے روکتی ہے)......آہستہ بولو......اُس کی آنکھ نہ کھل جائے تمہاری آواز سن کر تو ویسے ہی یہ جاگ جاتی ہے......

معیز: (بے حد خوش ہو کر)......اچھا......تمہیں لگتا ہے یہ پہچانتی ہے میری آواز......

عائشہ: (روتی ہے ہنس کر)......ہاں......تم اب آوازیں دینا نہ شروع ہو جانا......

//Cut//

Scene No # -1-B

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: معیز، نور

معیز جیسے ایک گہری سانس لے کر اُسے دیکھتا ہے پھر کھڑکی کے پردے بے آواز طریقے سے کھینچتے ہوئے کمرے سے نکل جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

کمرے کی لائٹ آن کر دیتا ہے لائٹ آن کرنے پر وہ یک دم جیسے کچھ ہڑ بڑا کر اُٹھتی ہے۔ وہ صوفے پر سو رہی ہے۔

معیز: ......شام ہو رہی ہے...... منصور کے گھر جانا ہے...... تیار ہو جاؤ......(وارڈ روب سے اپنے کپڑے نکال کر وہ واش روم کی طرف جاتا ہے۔ وہ صوفے پر کچھ دیر آنکھوں کو رگڑتی بیٹھی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: شام

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ اپنا بیگ کھولے ہوئے ہے۔ ایک کاٹن کا سوٹ بیڈ پر رکھا ہے۔ وہ بیگ سے کچھ ڈھونڈ رہی ہے جب معیز کپڑے تبدیل کیے واش روم سے نکلا ہے۔ عائشہ اُسے باہر آ دیکھ کر وہ کپڑے اُٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

عائشہ: ......وہ میں نے کپڑے پریس کرنے تھے......

معیز: ......آئرن بورڈ کچن میں ہے...... میں دکھا دیتا ہوں...... یہ کپڑے پہنو گی؟

......جی......

معیز: (کپڑوں پر نظر ڈالتے ہوئے)......کوئی فارمل قسم کے کپڑے نکالو...... ان سے بہتر......

عائشہ: ......ان سے بہتر......؟ (وہ بڑبڑا کر ایک نظر اُن کپڑوں پر ڈالتی ہے پھر اُنہیں بیڈ پر رکھ کر دوبارہ سوٹ کیس کھول لیتی ہے۔ معیز کھڑا دیکھتا رہتا ہے وہ سوٹ کیس میں سے ایک اور سوٹ نکال کر معیز کو دکھاتی ہے۔

عائشہ: ......یہ ٹھیک ہے۔

معیز: ......یہ ڈنر پر پہننے والے کپڑے نہیں ہیں...... کاٹن کے علاوہ دوسرے کپڑے نکالو......

عائشہ: (بے ساختہ)......کاٹن کے علاوہ تو نہیں ہیں میرے پاس......

معیز: ......فنکشنز پر پہننے کے لیے......؟ (کچھ حیران)

عائشہ: ......وہ تو نہیں ہیں میرے پاس...... کبھی ضرورت نہیں پڑی اُن کپڑوں کی......(معیز کچھ حیران نظروں سے اُس کا چہرہ دیکھتا رہتا ہے۔ پھر آگے بڑھ کر اُس سے کہتا ہے۔

معیز: ......دکھاؤ کپڑے......(وہ آگے بڑھ کر سوٹ کیس میں پڑے ہوئے کپڑے باری باری نکال کر اُسے دکھاتی رہتی ہے۔ وہ کچھ کہے بغیر بے حد سنجیدگی سے اُسے دیکھتا رہتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔)

معیز: ......بس یہی کپڑے ہیں......؟

عائشہ: ......جی......

معیز: (بے حد ناخوش)...... یہ تو گھر میں پہننے کے قابل بھی نہیں ہیں...... تمہیں کپڑے بنوانے چاہیے تھے آنے سے پہلے......

عائشہ: (حیران نظروں سے اُن کپڑوں کو اور معیز کو دیکھ کر)...... میں یہی پہنتی ہوں......(وہ اُس سوٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو فرحان نے اُس کے لیے خریدا تھا۔)

معیز: ......یہ والا پہن لو...... فی الحال ٹھیک ہے...... کچھ نئے کپڑے دلواؤں گا تمہیں...... (باقی کپڑے بیگ میں رکھتے ہوئے معیز کا چہرہ دیکھے بغیر کہتی ہے)

عائشہ: ......خوامخواہ پیسے ضائع ہوں گے...... مجھے کون سا گھر سے باہر جانا ہے...... یہ ٹھیک ہیں کپڑے......(معیز کچھ بول نہیں پاتا وہ خاموشی سے وارڈ روب سے اپنا کے کپڑے نکال کر وارڈ روب خالی کر کے چلا جاتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 5

وقت: شام

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، نور، فرحان

معیز لاؤنج میں کھڑا فون پر بات کر رہا ہے۔

معیز: ......ہاں بس نکلنے والے ہیں...... کچھ دیر ہوگئی ہے...... مگر بس دس منٹ میں پہنچتے ہیں۔ (تبھی عائشہ تیار ہو کر آ جاتی ہے اُس کے پیروں میں چپل ہے جس کو معیز نوٹس کرتا ہے مگر کچھ کہتا نہیں ہے۔ اُس کا چہرہ میک اَپ سے بالکل عاری ہے۔ تبھی نور اور فرحان بھی آگے پیچھے آ جاتے ہیں۔ فرحان اُسے دیکھ کر بے حد ایکسائیٹڈ ہو کر کہتا ہے۔)

فرحان: ......اوہ آپ نے میرا ڈریس پہنا ہے...... (عائشہ مسکرا دیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، نور، فرحان

معیز گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ رہا ہے۔ عائشہ پیچھے بیٹھنا چاہتی ہے جب فرحان گاڑی کا فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اُسے کہتا ہے۔

فرحان: ......You should sit here...... میں نور کے ساتھ پیچھے بیٹھ جاتا ہوں۔ (نور اُسے کچھ ناخوش نظروں سے دیکھتی ہے جبکہ عائشہ کچھ نروس انداز میں اُسے دیکھتی ہے۔ پھر کچھ کہنے لگتی ہے مگر تب تک فرحان پیچھے بیٹھ چکا ہے اور نور بھی۔ عائشہ کچھ جھجکتی ہوئی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔ وہ پہلی بار معیز کے اتنے قریب بیٹھ رہی ہے اس لیے بے حد نروس ہے...... معیز بھی کچھ conscious ہو جاتا ہے معیز گاڑی سٹارٹ کرنے لگتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات

جگہ: منصور کا گھر

کردار: منصور، شبانہ، نور، فرحان، معیز

سب لوگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے ہیں۔ عائشہ بے حد نروس اور کنفیوزڈ نظر آ رہی ہے۔ (بات کرتے یک دم کہتی ہے۔)

شبانہ: ...... بھابھی بڑی سادہ ہیں...... مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ میک اَپ میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہوگی آپ کو...... (عائشہ چونک کر اُس کا چہرہ دیکھتی ہے منصور یک دم کہتا ہے۔)

منصور: ......اچھا ہے نا...... تمہاری طرح میاں کی جیب پر بوجھ تو نہیں ڈالتی ہوں گی میک اَپ کے اخراجات سے......

شبانہ: (وہ دوسرا جملہ بولتی ہے)...... پر بیٹی بڑی پیاری ہے آپ کی معیز بھائی...... بالکل آپ سے شکل ملتی ہے اس کی...... (نور شبانہ کو دیکھتی ہے لیکن اگنور کر کے کھانا کھاتی رہتی ہے۔ معیز مسکراتا ہے اُس کی اس بات پر)

منصور: ......اب تم نے بھابھی کو سکھا دینا ہے سب کچھ...... خوب گھمانا پھرانا اپنے ساتھ لے جا کر......

شبانہ: (مسکرا کر آرام سے بولتی جاتی ہے۔)...... وہ تو کوئی بات نہیں ...... پر پہلے زبان آنی ضروری ہے...... (عائشہ اور معیز اُس کے جملے پر اُسے دیکھتے ہیں۔)...... زیادہ پڑھا لکھا نہ ہو بندہ تو شروع میں انگلش کی وجہ سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے...... آپ کتنا پڑھی ہیں بھابھی میٹرک......؟

عائشہ: (مدھم آواز)...... BSc. کی تھی میں نے......

شبانہ: (وہ بے اختیار گڑبڑا جاتی ہے)...... BSc. ...... اوہ...... سوری...... مجھے لگا...... اصل میں...... آپ بات بھی تو نہیں کرتیں زیادہ اس لیے......

منصور: (جلدی سے بات بدلتا ہے)...... اچھا ہے نا تمہاری طرح فالتو نہیں بولتیں......

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، نور، فرحان، عائشہ

چاروں اندر داخل ہوتے ہیں۔ فرحان معیز سے کہتا ہے۔

فرحان: ......او کے گڈ نائٹ پاپا......

معیز: ......گڈ نائٹ......

فرحان: ......گڈ نائٹ آنٹی......

عائشہ: ......گڈ نائٹ......(وہ کہتے ہوئے جاتا ہے۔ نور کچھ کہے بغیر اُس کے پیچھے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔ معیز اُسے جاتا دیکھتا ہے۔ پھر خود کچن کی طرف چلا جاتا ہے جہاں گروسری کا بہت سا سامان کاؤنٹر پر پڑا ہے۔ وہ سامان نکال نکال کر رکھنے لگتا ہے۔ عائشہ چند لمحے اُسے دیکھتی ہے پھر اُس کی طرف آتے ہوئے کہتی ہے۔

عائشہ: (مدھم آواز)......میں رکھ دیتی ہوں......

معیز: ......تمہیں نہیں پتہ کہ کہاں کہاں رکھنی ہیں سب چیزیں......(ٹھنڈا لہجہ)

عائشہ: ......رکھوں گی تو پتہ چل جائے گا......(معیز ایک لمحے کے لیے ٹھٹھکتا ہے پھر کچھ کہے بغیر کچن سے نکل جاتا ہے۔ عائشہ چیزیں نکال نکال کر دیکھ دیکھ کر رکھنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 9-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز اپنی وارڈ روب سے کپڑے نکال رہا ہے اور کپڑے نکالتے نکالتے کوئی خیال آنے پر وہ عائشہ کی وارڈ روب کھول لیتا ہے۔ اندر سات آٹھ بڑے معمولی سے سوٹ ہوئے ہیں۔ وہ اُنہیں دیکھ رہا ہے تو جیسے اُسے کچھ یاد آ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ کچن میں کھانا پکا رہی ہے اور معیز کھڑا سلاد کھاتے ہوئے باتیں کر رہا ہے۔

معیز: ......fashion کرنے کے علاوہ کچھ آتا ہے تمہیں......؟

عائشہ: ......سب کچھ آتا ہے......یہ جو کھا رہے ہو......کس نے بنایا ہے......؟

معیز: ......سلاد تو میں بھی بنا لیتا ہوں......(مزے سے)

عائشہ: ......اوہ اچھا......؟ آج تک پھل تو کبھی کاٹ کر کھا نہیں سکے......(ہنس کر)

معیز: ......وہ دوسری بات ہے......لیکن میں سوچ رہا ہوں شادی کے بعد تم تو بہت خرچہ کرواؤ گی میرا کپڑوں پر اور میک اپ پر......

عائشہ: ......ہاں وہ تو میں کراؤں گی......کم از کم ایک سوٹ مہینے کا ضرور سلواؤں گی......(مزے سے)

معیز: ......اچھا یعنی سال کے بارہ جوڑوں سے کام چل جائے گا......پھر تو بُرا سودا نہیں......(بے ساختہ)

عائشہ: ......12 جوڑوں کے علاوہ دو عیدیں میری اور تمہاری سالگرہ اور شادی کی اینیورسری بھی آئے گی......دس جوڑے یہ بھی ہوں گے......

معیز: ......دس کیسے......؟ (چونک کر)

عائشہ: ......دو، دو کے حساب سے......

معیز: (گنتا ہے)......اچھا یعنی 22......

عائشہ: (ناراض ہو کر) شرم نہیں آتی میرے کپڑے گن رہے ہو......اس طرح گن گن کر چیزیں لا کر دو گے مجھے......؟

معیز: (ہنستا ہے)......مذاق کر رہا ہوں یار......

//Cut//

Scene No # 9-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز

معیز وارڈ روب بند کر دیتا ہے۔ وہ بے حد تھکا اُلجھا ہوا لگ رہا ہے۔ اپنے بیڈ پر بیٹھ کر وہ ایک سگریٹ سلگاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ معیز کے بیڈروم کے دروازے کے باہر کھڑی ہے یوں جیسے اندر جانے کے لیے ہمت پیدا کر رہی ہو......پھر وہ بالآخر اندر جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ بیڈروم میں داخل ہوتی ہے۔ معیز بستر پر بیٹھا سگریٹ سلگائے ہوئے ہے۔ اُسے دیکھتی ہے وہ اپنی سوچوں میں محو ہے۔ وہ اپنے کپڑے نکال کر واش روم میں چلی جاتی ہے۔ معیز اسی طرح بیٹھا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 13-A

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ واش روم سے نکلتی ہے۔ وہ کپڑے تبدیل کیے ہوئے ہے۔ معیز اپنے بستر پر آنکھیں بند کیے ہوئے ہے۔ وہ صوفے کی طرف جانے لگتی ہے جب معیز کہتا ہے۔

معیز: ......اگر تم میری وجہ سے uncomfortable ہو تو میں باہر سو جاتا ہوں......

عائشہ: ......نہیں......ایسا تو نہیں ہے......(چونک کر کچھ معذرت خواہانہ انداز میں)

معیز: ......پھر صوفے پر سونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں......(وہ اُس کو دیکھتی ہے اُس کی آنکھیں ابھی بھی بند ہیں۔ وہ کچھ کہے بغیر بیڈ کی طرف جاتی ہے اور بیڈ پر بے حد محتاط انداز میں کمبل کھینچتے ہوئے لیٹ جاتی ہے۔ کمرے کی نیم تاریکی میں دونوں بیڈ پر چت لیٹے ہوئے چھت کو گھور رہے ہیں۔ دونوں کے درمیان اُس کمرے میں ایک عجیب سی خاموشی ہے۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

دونوں رات کو بیٹھے کوئی انڈین فلم دیکھ رہے ہیں۔ عائشہ چلغوزے چھیل چھیل کر اُسے دے رہی ہے وہ سکرین پر نظریں جمائے ایک چلغوزہ اُس کے منہ میں ڈال رہا ہے اور پھر ایک اپنے منہ میں......دونوں ساتھ ساتھ سکرین پر نظریں جمائے comment بھی کر رہے ہیں۔

عائشہ: ......تمہاری فیورٹ ایکٹریس موٹی ہو رہی ہے......

معیز: ......کوئی بات نہیں......وہ جتنی بھی موٹی ہو جائے......میری فیورٹ ہی رہے گی......(مزے سے)

عائشہ: ......یعنی اگر میں بھی موٹی ہو جاؤں تو......؟(بے ساختہ)

معیز: ......تم پہلے موٹی نہیں ہو کیا......؟(چھیڑتا ہے)(ناراض ہو کر چلغوزے اُسے دیتا ہے)

عائشہ: ......اچھا ٹھیک ہے......اب خود چلغوزے چھیلو تم......

معیز: ......یا میں فلم دیکھ سکتا ہوں یا میں چلغوزے چھیل سکتا ہوں......(واپس دیتے ہوئے)

عائشہ: ......فلم میں دیکھتی ہوں تم چلغوزے چھیلو......(بے ساختہ)

معیز: ......لیکن دیکھنے کے لیے تو میں لے کر آیا ہوں

عائشہ: (ناراض ہو کر)......تم فلم دیکھنے کے لیے فلم تھوڑی لاتے ہو......اس ہیروئن کو دیکھنے کے لیے فلم لاتے ہو......

معیز: (مزے سے ہنستا ہے)......یہ تو سچ ہے اس کا انکار نہیں کروں گا میں......

عائشہ: (ناراض ہو)......ویسے تم کتنی بک بک کرتے ہو......

معیز: (بے ساختہ)......تم سے کم......(بے ساختہ)

عائشہ: ......میں تو صرف تمہارے ساتھ کرتی ہوں (بے ساختہ)

معیز: ......اور میں صرف تمہارے اور جواد کے ساتھ

عائشہ: ......ایک تو جواد تمہیں کبھی نہیں بھولتا......(ناراض ہو کر)

معیز: ......تم بھی نہیں بھولتیں مجھے......

عائشہ: (بے ساختہ)......کس سے زیادہ باتیں کرتے ہو تم......؟ مجھ سے یا جواد سے......؟
(بے ساختہ وہ مسکراتی ہے تو وہ اگلا جملہ بولتا ہے)

معیز: ......تم سے......جواد اور میں تو بامقصد گفتگو کرتے ہیں......

عائشہ: (ناراض ہو کر)......ٹھیک ہے آئندہ بات نہیں کروں گی تم سے......تم اس وقت بھی

جواد سے بامقصد گفتگو کیا کرو......فون کر کے اُسے......

معیز: (مسکرا کر)......تمہارے سامنے بیٹھ کر تمہارے علاوہ کسی سے بات نہیں کر سکتا میں ......یہ پتہ ہے تمہیں

عائشہ: (بے ساختہ)......لیکن اب میں نہیں کیا کروں گی تم سے کوئی فالتو بات

معیز: ......یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں تمہارے سامنے آؤں اور تم مجھ سے بات ہی نہ کرو...... بات کیے بغیر سو جاؤ......

عائشہ: (چیلنج والا انداز)......میں تمہیں یہ کر کے دکھاؤں گی......

معیز: ......impossible......

عائشہ: ......challenge کر رہے ہو مجھے......؟

معیز: ......نہیں بتا رہا ہوں تمہیں......یہ ایک صورت میں ہی ممکن ہے......

عائشہ: ......کس صورت میں......؟ (بے ساختہ)

معیز: ......اگر دوسری شادی کر لی میں نے تو......

عائشہ: (مکا مارتی ہے اُسے)......کرو تم......شکل بھی نہیں دیکھوں گی تمہاری......

معیز: (ہنستے ہوئے)......اگر دیکھنی پڑ گئی تو......؟

//Cut//

Scene No # 13-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، عائشہ

دونوں بیک وقت آنکھیں بند کرتے ہیں۔ رنجیدہ......پھر معیز کروٹ لے لیتا ہے۔ دوسری طرف عائشہ پھر آنکھیں کھول لیتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ

عالیہ اپنے کمرے میں قرآن پاک پڑھتے ہوئے اُسے بند کر کے رکھتی ہے۔ وہ بیٹھ

بے حد ناخوشگوار موڈ میں وال کلاک کو دیکھتے ہوئے بڑبڑاتی ہوئی اٹھتی ہے۔

عالیہ: ......6 بج گئے......مجال ہے چائے مل جائے مجھے......پتہ نہیں، کہاں مرگئی ہے یہ ......(کہتے ہوئے کمرے سے نکلتی ہے)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عالیہ، ملازمہ

ملازمہ کچن میں کام کر رہی ہے۔ جب عالیہ اندر آتی ہے اور بے حد خفگی کے عالم میں اُس سے کہتی ہے۔

عالیہ: ......یہ عائشہ کہاں ہے......؟ پتہ نہیں ہے چائے دینی ہے مجھے اُس نے......(سا ہی آوازیں دینے لگتی ہے)

عالیہ: ......عائشہ......

ملازمہ: ......بیگم صاحبہ وہ تو انگلینڈ چلی گئی......(وہ اُس کے جواب پر گڑبڑاتی ہے اور نظر چراتی کہتی چلی جاتی ہے۔)

عالیہ: آ......آ......ہاں......ہاں......مجھے......مجھے......یاد نہیں رہا......اچھا چائے مجھے......(ملازمہ ہنس پڑتی ہے)

ملازمہ: ......بیگم صاحبہ واقعی سٹھیا گئی ہیں......

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: معیز کا انگلینڈ میں گھر

کردار: عائشہ

عائشہ کی یک دم آنکھ کھلتی ہے۔ کمرے میں نیم تاریکی ہے۔ وہ گردن موڑ کر برابر بستر میں دیکھتی ہے۔ وہاں معیز نہیں ہے۔ وہ اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے بیڈ سائیڈ ٹیبل لیمپ آن کر ہے اور گھڑی دیکھتی ہے۔ پھر یک دم اُٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: سٹنگ ایریا

کردار: فرحان، عائشہ

فرحان سٹنگ ایریا میں بیٹھا TV دیکھ رہا ہے جب عائشہ اندر آتی ہے۔

فرحان: ......good morning......

عائشہ: (کچھ شرمندہ)......good morning......آج بہت دیر سے اُٹھی ہوں میں (کچھ شرمندہ)

فرحان: Not that late --- it's 9 0'clock. (مُسکرا کر)

عائشہ: ......بہت late ہے یہ......نور اُٹھ گئی کیا......؟

فرحان: ......نہیں...... or probably yes---- But I don't know. (کندھے اُچکا کر)

عائشہ: ......تم نے کرناشتہ لیا......؟

فرحان: (مسکرا کر)......ہاں پاپا نے کرا دیا......

عائشہ: ......وہ کہاں ہیں......؟

فرحان: (چونک کر)......وہ تو سٹور پر چلے گئے......

عائشہ: (کچھ شرمندہ)......اوہ...... مجھے جلدی اُٹھنا چاہیے تھا میں بنا دیتی......

فرحان: (بے ساختہ)......That's ok......پاپا بریک فاسٹ خود بناتے ہیں۔

عائشہ: ......کل سے تمہارا سکول سٹارٹ ہو جائے گا......؟

فرحان: ......yes......

عائشہ: ......اور کتنے بجے جاتے ہو تم سکول......

فرحان: I leave at 7:45......

فرحان: (تبھی نور سیڑھیاں اُترتی آتی ہے)......good morning......

نور: (وہ جواب دینے کی بجائے عائشہ سے کہتی ہے)......ناشتہ دے دیں مجھے......

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، ملازمہ

عالیہ اپنے کمرے میں بیٹھی بے حد ناخوش سی ناشتے کی ٹرے پیچھے کرتی ہے اور ملا
سے کہتی ہے۔

عالیہ: ......یہ پراٹھا کچا ہے......اور آملیٹ میں نمک زیادہ ہے......کس نے بنایا ہے......

ملازمہ: (بے ساختہ)......فرح باجی نے......

عالیہ: ......جا کر کہو اُسے......(کچھ بڑبڑاتی ہوئی خفگی کے عالم میں باتھ روم کی طرف
دھونے جاتی ہے۔ ملازمہ ٹرے اُٹھا کر باہر جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ کچن میں برتن دھو رہی ہے۔ جب فرحان اُس سے کہتا ہے۔ (ڈش وا
دروازہ کھولتا ہوا)

فرحان: Why don't you put them in the dish washer?......(وہ
حیرانی سے ڈش واشر کو دیکھ کر کہتی ہے)

عائشہ: ......میں نے سوچا تھوڑے سے برتن ہیں میں ہاتھ سے دھو لوں......

فرحان: ......اس سے آپ کے ہاتھ خراب ہو جائیں گے...... پہلے بھی خراب ہو گئے ہیں...
(اُس کے ہاتھ دیکھتا ہوا کچھ تشویش سے......عائشہ کچھ دیر جیسے بول نہیں پاتی اُس
تشویش اُسے جیسے رنجیدہ کرتی ہے۔ مسکرانے کی کوشش کرتی ہے اور بات بدلتی ہے۔

عائشہ: ......اب ڈش واشر میں دھوؤں گی......

فرحان: ......آپ کو سیر کرا کے لاؤں......؟

عائشہ: (چونک کر)......سیر......؟

فرحان: (کندھے اُچکا کر)......ہاں......آس پاس کی جگہیں......(کندھے اُچکا کر)

عائشہ: ......مجھے کھانا بنانا ہے......

فرحان: (ٹالتے ہوئے)......ہم جلدی آ جائیں گے۔

عائشہ: (مزاحمت کرتے ہوئے)......لیکن مجھے آس پاس کی جگہیں دیکھ کر کیا کرنا ہے......

فرحان: (ہاتھ پکڑتا ہے)......ایسے ہی...... let's go (عائشہ کچھ اُلجھی نظروں سے اُ
دیکھتی ہے یوں جیسے طے نہ کر پا رہی ہو۔)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن
جگہ: سٹور
کردار: معیز، منصور

معیز ایک شیلف پر کچھ چیزیں لگاتے ہوئے فارغ ہو کر منصور کے پاس آتا۔
کیش کاؤنٹر پر کھڑا کمپیوٹر پر کچھ دیکھ رہا ہے۔

منصور: (اُسے دیکھ کر)......ہو گیا کام ختم......

معیز: ......ہاں......اتنے ہفتوں کے بعد کام کیا ہے......تھک گیا ہوں......مجاہد کئے کی چھٹی پر ہے......

منصور: (کام کرتے ہوئے)......دو دن......آجائے گا کل سے......تم ذرا ریکارڈ بھی لینا سارا سیلز کا......

معیز: ......گھر لے کر جاؤں گا وہیں دیکھوں گا......

منصور: ......گھر پر ابھی کام مت کرو......بھابھی اور نور کو گھماؤ پھراؤ کہیں......

معیز: ......ہاں لے کر جاؤں گا ایک دو دن میں کہیں......

منصور: (کچھ دیر بعد)......شبانہ کو بھابھی بڑی اچھی لگی......بڑی ہمدردی ہو رہی تھی اُن سے......کہہ رہی تھی معیز بھائی نے اتنی اچھی عورت......

معیز: (بات کاٹ کر کچھ ناخوش)......تم اُس کے ساتھ مجھے اور عائشہ کو ڈسکس مت کرو......

منصور: (وہ جواب دیتے دیتے پھر بات بدلتا ہے)......میں ڈسکس نہیں کرتا وہ خود۔ تم انیلا کی تصویریں تو ہٹا دو گھر سے......کیا محسوس کرتی ہوں گی بھابھی......؟

معیز: (ٹھنڈا لہجہ)......ہٹا دوں گا......وہ کچھ محسوس نہیں کرتی......(ٹھنڈا لہجہ)

منصور: ......تمہیں کیسے پتہ......؟

معیز: ......پتہ ہے مجھے......(نظریں چرا کر)

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن
جگہ: نور کا بیڈروم
کردار: نور، عائشہ

نور اپنے بیڈروم میں کتاب پڑھ رہی ہے جب عائشہ دروازہ کھول کر اندر آتی ہے

عائشہ: ......نور میں اور فرحان باہر جا رہے ہیں......تم بھی آجاؤ......

نور: ......کہاں جا رہے ہیں......؟ (چونک کر)

عائشہ: ......بس باہر سڑک تک......(دوبارہ کتاب کی طرف متوجہ ہو کر)

نور: ......مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے......

عائشہ: ......تم......(بات کاٹ کر)

نور: ......آپ کو جانا ہے جائیں......میرے پاس کرنے کے لیے اس سے بہتر کام
......(عائشہ کچھ مایوس ہو کر جاتی ہے اور جب وہ دروازہ بند کر دیتی ہے تو
دروازے کو دیکھتی ہے)

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن
جگہ: معیز کا گھر
کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ سیڑھیاں اُتر رہی ہے فرحان کھڑا اُس کا انتظار کر رہا ہے۔

فرحان: So she is not going......

عائشہ: (معذرت خواہانہ انداز)......وہ کوئی کتاب پڑھ رہی ہے......چلو......

فرحان: (حیرانی سے اُس کے سینڈلز دیکھ کر)......یہ والے جوتے پہن کر......؟

عائشہ: ......ہاں......کل بھی یہی پہنے تھے میں نے......

فرحان: (بے ساختہ)......لیکن تب ہمیں open میں تھوڑی جانا تھا...... should
wear some pomps or court shoes. (سنجیدہ ہوتے ہوئے)

عائشہ: ......میرے پاس تو ایسے ہی جوتے ہیں سارے

فرحان: (بے ساختہ)......I'll ask papa to get you new shoes.

فرحان: ......اور یہ کوٹ پہن لیں...... Do you have a muffler?

عائشہ: ......مفلر......؟نہیں......

فرحان: Let me get you one. (عائشہ کوٹ پہن رہی ہے جب وہ ایک مفلر لے کر آ رہا ہے۔ پھر عائشہ کا دوپٹہ کھینچنے لگتا ہے۔)

فرحان: ......یہ اُتار دیں نا......

فرحان: (عائشہ کچھ جھجکتے ہوئے دوپٹہ اُتار کر اپنے سر اور گردن کے گرد لپیٹتی ہے۔ فرحان اُسے دیکھ کر مسکراتا ہے۔)......اب shoes کا کیا کریں......؟ (اُس کے جوتے دیکھ کر سوچتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور

نور اپنے بیڈروم کی کھڑکی میں کھڑی باہر دیکھ رہی ہے جہاں عائشہ اور فرحان ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے فٹ پاتھ پر جا رہے ہیں۔ وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہی ہے۔ پھر یک دم وہ پلٹ کر اپنے بیڈروم سے نکلتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: عائشہ، فرحان

دونوں فٹ پاتھ پر چل رہے ہیں۔ کیمرہ عائشہ کے جوگرز کو فوکس کیے ہوئے ہے۔ وہ معیز کے جوگرز ہیں۔

فرحان: ......Are they ok?

عائشہ: (تھوڑا سا عجیب طریقے سے چلتے ہوئے)......ہاں......کچھ بڑے اور کھلے ہیں......لیکن میرے شوز سے بہتر ہیں۔ (دونوں ساتھ چل رہے ہیں۔ فرحان اُس کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے۔ عائشہ آزاد فضا میں بے حد عجیب سا محسوس کر رہی ہے۔ وہ اُس

کے ساتھ چلتا ہوا اُسی سے باتیں کرتے ہوئے آس پاس کی جگہوں اور چیزو کے بارے میں اشارہ کر کر کے بتا رہا ہے۔ عائشہ بے حد اشتیاق سے چیزو دیکھ رہی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26-A

وقت: دن

جگہ: فرحان کا بیڈروم

کردار: نور

نور فرحان کے کمرے میں کھڑی کمرے کو دیکھ رہی ہے۔ اُس کے چہرے پر ایک عجیب طنزیہ مسکراہٹ ہے۔ وہ کمرے میں پڑے toys کو دیکھتی ہے پھر دیوار پر لگی فرحان، معی اور انیلا کی تصویروں کو جن میں فرحان کے بہت بچپن کی تصویریں بھی ہیں......معیز کسی تصویر م اُسے گود میں لیے ہوئے ہے اور کسی میں اُس کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں عجیب سی ناپسندیدگی نظر آ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: آٹھ سالہ نور، عالیہ، ملیحہ

آٹھ سالہ نور سکول کا یونیفارم پہنے گھر میں داخل ہوتی ہے اور عالیہ کو سلام کرتی ہے۔ جو ملیحہ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھی بڑی خوش مٹھائی اور چائے پی رہی ہیں۔

نور: ......السلام علیکم......؟

عالیہ: (پیار سے بلاتے ہوئے)......ارے آ گئی میری بچی......جلدی اِدھر آ......

نور: (تمیز سے)......جی دادی......

عالیہ: (اُس کے منہ میں مٹھائی ڈالتی ہے)......یہ لے مٹھائی کھا......

نور: (خوش ہو کر پلیٹ دیکھتے ہوئے)......ساری کھا لوں......(خوش ہو کر پلیٹ دیکھتے ہوئے)

ملیحہ: ......ہاں ساری کھا لو......

نور: (حیران ہوکر)......واقعی......(اُس کا سر چومتی ہے)

عالیہ: (اُس کا سر چومتی ہے)......اور کیا......؟ مٹھائی ہی مٹھائی ہے...... بھائی ہوا ہے تمہارا ......پیارا سا......ابھی امی کے ساتھ جا کر محلے میں بھی مٹھائی بانٹنی ہے تم نے......

نور: ......بھائی ہوا ہے پیارا سا......؟ (وہ بے حد ایکسائیٹڈ ہو کر یک دم بھاگی ہوئی اندر جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ نور

عائشہ سر جھکائے فرش پر ایک چوکی پر بیٹھی لفافوں میں مٹھائی کے ڈبے سے مٹھائی ڈال رہی ہے۔ وہ دوسرے ہاتھ سے دوپٹے سے اپنی آنکھیں رگڑ رہی ہے۔ نور بھاگتی ہوئی اندر آتی ہے۔

نور: ......امی......امی...... میرا بھائی ہوا ہے...... پیارا سا......؟ کہاں ہے وہ......(وہ اُس کے پاس آکر بے تابی سے اُس کا گھٹنا ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔ عائشہ اُس کا چہرہ دیکھتی ہے ایک لمحے کے لیے...... اور پھر یک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ نور یک دم خوفزدہ ہو کر اُسے دیکھتی ہے۔ عائشہ روتے ہوئے مٹھائی اُسی طرح لفافوں میں ڈالتی جاتی ہے نور کچھ سمجھ نہ آنے والے انداز میں روتی ہوئی ماں کو دیکھتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: گلی

کردار: عائشہ، آٹھ سالہ نور، خالہ، عورت

عائشہ مٹھائی کے لفافے پکڑے نور کے ساتھ محلے کے گھروں میں مٹھائی دے رہی ہے۔ وہ ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے اندر سے ایک عورت آتی ہے۔

عائشہ: ......سلام خالہ...... یہ مٹھائی ہے......

خالہ: (حیران ہوکر لفافہ پکڑتے ہوئے)......کس چیز کی مٹھائی

عائشہ: (مدھم آواز)......معیز کا بیٹا ہوا ہے......

خالہ: (بے ساختہ کچھ خفا ہوکر)......ہائے ہائے......تو تو کیوں مٹھائیاں بانٹتی پھر رہی ہے ......میں پوچھوں گی عالیہ سے......شرم نہیں آئی اُسے......

عائشہ: ......کوئی بات نہیں خالہ......(وہ فق ہوتے ہوئے چہرے کے ساتھ اُس کی انگلی پکڑے اگلے دروازے کی طرف جاتی ہے۔ نور ٹک ٹک ساتھ چلتی ماں کا چہرہ دیکھ رہی ہے۔ پھر عائشہ ایک اور دروازے پر دستک دے کر وہ وہاں بھی ایک عورت کو مٹھائی دیتی ہے اور ساتھ اُس کے ساتھ کوئی بات کرتی ہے وہ عورت اُسے عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے اندر چلی جاتی ہے۔ عائشہ اگلے دروازے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 30

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: آٹھ سالہ نور، عائشہ

عائشہ رات کے پچھلے پہر اپنے بستر پر بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی ہے۔ نور کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ بستر پر بیٹھے بیٹھے وہ ماں کو دیکھتی ہے۔ وہ اُٹھتی نہیں لیکن بے حد اَپ سیٹ ماں کو روتے دیکھتی رہتی ہے۔ عائشہ روتے ہوئے کوشش کر رہی ہے کہ اُس کی رونے کی آواز نہ آئے۔

//Cut//

Scene No # 31

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ، آٹھ سالہ نور، معیز

عالیہ فون پر معیز سے بات کرتے ہوئے کہہ رہی ہے۔

عالیہ: ......لو میں نور سے بات کرواتی ہوں تمہاری

نور: (وہ کہتی ہے)......السلام علیکم پاپا...... آپ کیسے ہیں......؟

عالیہ: (تبھی عالیہ اُسے کہتی ہے)......پوچھ بھائی کا کیا حال ہے......؟

نور: (نور نہیں بولتی ہے اور دوسری طرف معیز کی آواز سن کر کہتی ہے)......میں ٹھیک ہوں......

عالیہ: ...... پوچھ میرا بھائی کیسا ہے......؟ (نور دادی کو اُلجھے انداز میں دیکھتے ہوئے نہیں بولتی)

عالیہ: ...... پوچھ نا...... پاپا میرا بھائی کیسا ہے......؟ بولو بیٹا...... بولو بیٹا......

عالیہ: (نور یک دم فون کا ریسیور رکھ کر روتے ہوئے چلی جاتی ہے عالیہ حیرانی سے اُسے جاتا دیکھتی ہے۔)...... ہیں...... اسے کیا ہوا......؟ (فون کان سے لگاتے ہوئے معیز سے)...... پتہ نہیں کیا ہوا......؟ بھاگ گئی ہے...... ہاں پتہ نہیں کیوں رو رہی ہے......؟ نہیں میں دیکھتی ہوں جا کر......

//Cut//

Scene No # 32

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا کمرہ

کردار: عالیہ، نور

عالیہ نور کو ننھے فرحان کی انیلا اور معیز کے ساتھ تصویریں دکھا رہی ہے۔

عالیہ: ...... دیکھو...... کتنا پیارا ہے تمہارا بھائی...... اور یہ تمہاری ایک اور امی......

نور: (بے ساختہ)...... یہ میری امی نہیں ہے......

عالیہ: (اصرار کرتی ہے)...... بیٹا یہ امی ہے تمہاری......

نور: ...... نہیں یہ نہیں ہے...... اور یہ میرا بھائی نہیں ہے...... یہ گندا ہے...... یہ بہت گندا ہے...... (کہہ کر تصویریں پھینک کر جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 26-B

وقت: دن

جگہ: فرحان کا بیڈ روم

کردار: نور

نور آنکھوں میں نمی لیے دیوار پر وہی تصویریں دیکھ رہی ہیں جو اس نے بہت بچپن میں پہلی بار دیکھی تھیں۔ پھر وہ بے حد نفرت سے کمرے سے چلی جاتی ہے۔

// Freeze //

قسط نمبر 10

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، نور

نور TV دیکھ رہی ہے۔ سٹنگ ایریا میں بیٹھے جب فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ وہ اُٹھ کر جا کر فون اُٹھاتی ہے۔

نور: ...... ہیلو......

معیز: ...... ہیلو نور...... کیسی ہو تم......؟ (مسکرا کر)

نور: (ٹھنڈا لہجہ)...... آپ کو فرحان سے بات کرنی ہے کیا......؟

معیز: (بے ساختہ)...... میں نے کب کہا......؟

نور: (اپنے لفظوں پر زور دے کر)...... مجھ سے اور امی سے تو کرنی نہیں ہوگی...... تیسرا فرد تو اس گھر میں وہی ہے......

معیز: (بے ساختہ)...... تم سے بھی بات کر سکتا ہوں میں...... تم سے بھی بات کرنے کو دل چاہتا ہے میرا

نور: (بات بدلتی ہے بے حد بے زاری سے)...... فرحان امی کے ساتھ باہر گیا ہے...... (بات بدلتی ہے بے حد بے زاری سے)

معیز: ...... کہاں......؟

نور: (بے ساختہ)...... پتہ نہیں کہاں......

معیز: ...... تم ساتھ نہیں گئیں......؟

نور: ...... نہیں......

معیز: ...... کیا کر رہی تھیں تم......؟

نور: ...... یہ سوچ رہی تھی کہ میں یہاں کیا کروں گی......؟

معیز: ...... تو کیا سوچا پھر......؟ (مسکرا دیتا ہے)

نور: ...... پتہ نہیں...... جب پتہ چلے گا بتا دوں گی...... (وہ کہہ کر فون بند کر دیتی ہے۔ معیز

فون ہاتھ میں لیے کچھ دیر بے مقصد کھڑا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 2-A

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: عائشہ، فرحان

عائشہ فرحان کے ساتھ پارک میں چلتے چلتے ایک بینچ کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہے۔

عائشہ: ......وہاں بیٹھتے ہیں

فرحان: ......اوکے...... (دونوں چل کر جا کر بینچ پر بیٹھ جاتے ہیں۔ عائشہ وہاں بیٹھی جیسے بہت پر سکون نظر آ رہی ہے۔ وہ دور خلا میں دیکھتی رہتی ہے اور کچھ دیر کے لیے جیسے ہر چیز سے غافل نظر آ رہی ہے۔

فرحان: ......ہم روز آیا کریں گے یہاں......

عائشہ: ......ہم روز آ سکتے ہیں......؟ (حیران ہو کر)

فرحان: ......Why not? (بے ساختہ)

عائشہ: ......شاید تمہارے پاپا کو بُرا لگے گا......

فرحان: (حیران)......why?...... آپ پاپا سے ڈرتی ہیں......؟ (وہ ٹھٹھک جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن

جگہ: ساحل سمندر

کردار: معیز، عائشہ

دونوں ساتھ چلتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔

عائشہ: ......تم سے ڈرتی نہیں ہوں میں......

معیز: (بے ساختہ)......جانتا ہوں یار......روز روز کیوں بتاتی ہو......؟

عائشہ: (جتاتے ہوئے)......بتانا ضروری ہوتا ہے......شوہروں کو......

معیز: (دور ایک لڑکی کو دیکھ کر)......خوبصورت لڑکی ہے......

عائشہ: ......کیوں دیکھ رہے ہو کسی کو......؟ (ناراض)

معیز: ......آنکھیں بند کر کے چلوں کیا......؟

عائشہ: (سنجیدہ)......اگر میں کسی دوسرے مرد کی تعریف کروں تو کیسا لگے گا تمہیں......؟

معیز: (دور ایک انکل کی طرف اشارہ کر کے......)......تم بھی کرو......ایسا کرو تم اُس موٹے گنجے انکل کی تعریف کرو......کہو......What a handsome man!

عائشہ: (بے ساختہ)......میں سیریس ہوں معیز......

معیز: (بے ساختہ)......تو میں بھی سیریس ہوں......تم جیلس کیوں ہو جاتی ہو چھوٹی چھوٹی چیزوں سے......

عائشہ: (سنجیدہ)......یہ چھوٹی چیزیں نہیں ہیں میرے لیے......

معیز: (ہنس کر)......میرے لیے چھوٹی ہی ہیں......تعریف جس کی بھی کروں شوہر تو تمہارا ہی ہوں میں......اور وہ بھی وہ جو تم سے ڈرتا ہے......(مسکرا دیتی ہے)

//Cut//

Scene No # 2-B

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: فرحان، عائشہ

لمبی خاموشی کے بعد

عائشہ: ......ہاں

فرحان: (حیران ہو کر)......why?......

عائشہ: (مدھم آواز)......پتہ نہیں......

فرحان: (بے ساختہ)......میری ممی تو نہیں ڈرتی تھیں......

عائشہ: (کچھ دیر بول نہیں پاتی پھر کہتی ہے)......وہ ان سے محبت کرتے تھے اس لیے......

فرحان: (یک دم پوچھتا ہے)......You think he doesn't love you.

عائشہ: ......چلو چلتے ہیں......مجھے کھانا بنانا ہے......دیر ہو رہی ہے......(یک دم بات کا جواب دینے کی بجائے اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، نور

معیز دروازہ کھولتے ہوئے اندر آتا ہے۔ اپنا کوٹ اُتارتے ہوئے وہ سٹنگ ایریا میں آتا ہے اور کچن میں جاتے ہوئے گلاس میں پانی ڈال کر پی رہا ہے جب اُس کی نظر کھڑکی سے باہر عقبی لان میں بیٹھی نور پر پڑتی ہے۔ وہ چپ چاپ ایک کرسی پر بیٹھی بے مقصد سامنے دیکھ رہی ہے۔

//Cut//

Scene No # 5

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، معیز

معیز نور کے برابر میں دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے چائے کا ایک مگ اُس کی طرف بڑھا رہا ہے۔ وہ اپنے خیالوں سے چونک جاتی ہے۔ چائے کا مگ پکڑ کر وہ اپنے سامنے پڑی ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔ معیز چائے کا سپ لیتے ہوئے اُسے دیکھتا ہے۔

معیز: ...... کچھ Season change ہوتا ہے تو یہاں کچھ اور plants لگائیں گے......

نور: (بے تاثر)...... اُس سے کیا ہوگا......؟

معیز: (مسکرا کر)...... lawn اچھا ہو جائے گا...... پھر جب تم یہاں بیٹھو گی تو تمہیں اچھا لگے گا......

نور: (بے ساختہ)...... میں دوسروں کی چیزیں دیکھ کر خوش نہیں ہوتی

معیز: ......یہ دوسروں کی چیزیں نہیں ہیں بیٹا......

نور: ......آپ مجھے نور کہا کریں (بات کاٹ کر rudely)

معیز: ...... بیٹا کیوں نہیں......؟ (بے ساختہ)

نور: ...... Because that makes me upset (ہرٹ ہو کر)

معیز: (بے ساختہ)...... کیوں......؟

نور: ...... مجھے لگتا ہے آپ مجھے emotionally blackmail کر رہے ہیں یہ الفاظ استعمال کر کے......

معیز: (بہت ہرٹ ہو کر)...... ایک باپ اپنی بیٹی کو emotionally blackmail کر سکتا ہے......؟

نور: (کندھے اُچکا کر بے حد سرد لہجہ)...... مجھے دوسروں کا نہیں پتہ...... لیکن آپ کر سکتے

ہیں...... کیونکہ آپ ایک selfish انسان ہیں...... آپ نے زندگی میں کبھی sacrifice نہیں کیا...... کبھی تکلیف نہیں دیکھی...... آپ اپنے فائدے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں......

معیز: (رنجیدہ)......تم سے کیا فائدہ ملے گا مجھے......؟

نور: (تلخی سے مسکراتے ہوئے)...... مجھ سے نہیں...... امی سے...... جب تک آپ کی بیوی زندہ تھی آپ کو میں اور امی یاد نہیں آئے Now she is dead...... اور آپ کو اس گھر کے لیے ایک maid اور اپنے بیٹے کے لیے ایک نینی کی ضرورت ہے...... تو آپ کو اچانک یاد آنے لگا کہ آپ کی ایک اور اولاد اور پہلی بیوی بھی موجود ہے......
یہ محبت نہیں ہے ضرورت ہے اور ضرورت کو ضرورت ہی رہنے دیں اُس پر محبت کے نام کا paint مت کریں...... (وہ اُٹھ کر چلی جاتی ہے وہ پتھر کے بت کی طرح سامنے ٹیبل پر پڑے اُس کے چائے کے مگ سے اُٹھتی بھاپ کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں بے حد رنج اور تکلیف ہے۔)

// InterCut //

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا بیڈروم

کردار: عالیہ

عالیہ تسبیح پکڑے بے حد بے چینی کے عالم میں کمرے کے چکر کاٹ رہی ہے۔ پھر یک دم اُسی بے چینی کے عالم میں کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عالیہ

عالیہ عائشہ کے بیڈروم میں آتی ہے اور کچھ دیر بے مقصد وہاں کھڑی رہتی ہے یوں جیسے اُسے خود بھی سمجھ نہ آرہی ہو کہ وہ وہاں کیوں آتی ہے۔ پھر وہ اسی طرح وہاں سے نکل جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8-A

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز لان کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اُس کے ہاتھ میں چائے کا مگ ہے اور وہ بے حد خاموش اور رنجیدہ بیٹھا ہے اُسے جیسے کچھ یاد آ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: ہوٹل

کردار: معیز، جاوید

ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ ایک ہوٹل کے کچن میں کام کرتے ہوئے معیز برتن دھو رہا ہے وہ بھی اُس کے ساتھ برتن دھو رہا ہے۔

جاوید: ......تمہیں پتہ ہے باہر آ کر مرد کیا ہارتا ہے......؟

معیز: ......کیا......؟

جاوید: ......اپنی اولاد...... وہ ہار جاتا ہے آدمی......

معیز: (حیران)...... کیسے......؟

جاوید: (بے ساختہ گہرا سانس)...... بس ہار جاتا ہے...... باپ اپنا سارا پیار یہاں سے چیزیں خرید خرید کر بھیج کر ظاہر کرتا ہے اور اولاد سمجھتی ہے باپ کی کتنی عیش ہے پتہ نہیں کتنا پیسہ ہے اُس کے پاس کہ یوں لٹا رہا ہے......

معیز: ......تو پھر کیا بندہ بچوں کو کچھ نہ بھیجے......؟ (حیران ہو کر)

جاوید: ......کچھ نہ بھیجے پر اولاد سمجھتی ہے باپ بڑا خود غرض ہے جو کما رہا ہے خود پر لٹا رہا ہے ......تمہیں کہا ہے نا...... مرد دوسرے ملک آ کر اولاد ضرور ہار جاتا ہے...... یہ بڑا گھاٹے کا سودا ہے جو وہ کرتا ہے...... پر اس سودے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے......

معیز: (بے ساختہ)...... مجھے تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے...... بیٹی ہے میری...... وہ بھی چھوٹی سی...... دو چار سالوں میں یا میں بیوی اور بیٹی کو یہاں بلا لوں گا...... یا خود چلا جاؤں گا اُن کے پاس...... میں یہاں کوئی خسارے کی فصل کاٹنے نہیں آیا......

جاوید: ......میں بھی 25 سال پہلے یہ تمہاری والی جگہ پر کھڑا ابھی کہہ رہا تھا کسی کو......

جاوید: (گہرا سانس)...... بیوی بچے بلوا بھی لیے تھے میں نے یہاں...... پر دس سال لگے ......اور ان دس سالوں میں مَیں اُن کی زندگی اور دل دونوں جگہ سے نکل گیا...... جب چھوڑ کر آیا تھا تو پانچ چھ سال کے تھے میرے بیٹے...... جب یہاں آئے وہ تو پندرہ سولہ سال کے...... اُن کے قد لمبے ہو گئے تھے...... میرے کندھے جھکنے لگے تھے...... مجھے لگتا تھا میں اور وہ اجنبیوں سے زیادہ اجنبی ہو گئے تھے......

معیز: (بے ساختہ)...... میری تو بیٹی ہے جاوید صاحب...... بیٹوں کی بات اور ہوتی ہے لیکن بیٹیاں اس طرح نہیں کرتیں......

جاوید: (رنج سے)...... اور جب کرتی ہیں تو اُن کی زبان کا زخم کوڑے کے زخم سے زیادہ تکلیف دیتا ہے...... میں نے تمہیں کہا ہے نا معیز...... یہ جو ہجرت ہوتی ہے نا اس کی قیمت ہوتی ہے...... اور مرد کے لیے یہ قیمت اولاد ہے......

معیز: ......اپنی اپنی سوچ اور تجربے کی بات ہے جاوید صاحب...... میں یہ جو 18،18 گھنٹے محنت کر رہا ہوں یہ اپنے گھر والوں، بیوی بچوں کے لیے ہی کر رہا ہوں...... وہ قدر کرتے ہیں اس کی...... میری بیوی تو چاہتی نہیں تھی کہ میں یہاں آؤں...... آج بھی واپس چلا جاؤں تو خوشی سے پاگل ہو جائے وہ...... لیکن بس سارا رزق کا چکر ہے جو خوار کرتا پھرتا ہے انسان کو...... (مسکرا کر)

جاوید: ......چل بلھیا چل اوتھے چلیے جتھے سارے انّے...... نہ کوئی ساڈی ذات پچھانے نہ کوئی سانوں منّے...... (وہ جواب دینے کی بجائے گانے لگتا ہے برتن دھوتے ہوئے معیز مسکراتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 8-B

وقت: دن

جگہ: لان

کردار: معیز

معیز بے حد رنجیدہ بیٹھا ہوا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: جواد کا گھر

کردار: جواد، معیز

جواد بے حد جوش کے عالم میں معیز کو گلے لگا رہا ہے۔ معیز بھی بے حد ایکسائیٹڈ نظر آ رہا ہے۔ (بے حد خوش)

جواد: ......مبارک ہو یار......صبح صبح کیا خبر دی ہے تم نے......

معیز: (خوش)......بس پاسپورٹ لے کر سیدھا تمہاری طرف ہی بھاگا ہوں......

جواد: (اطمینان سے)...... مجھے تو یقین تھا ویزہ لگ جائے گا تمہارا......

معیز: (بے ساختہ)......لیکن مجھے یقین نہیں تھا......

جواد: (بے ساختہ)......عائشہ کو بتایا......؟

معیز: (سنجیدہ ہو کر)......یہی پہاڑ تو سر نہیں ہو رہا......اُس سے چوری ویزہ اپلائی کیا تھا ......اُسے بس چچا کے سپانسر شپ لیٹر کا ہی بتایا تھا میں نے

جواد: (بے ساختہ)......تو بتا یار اُسے......وہ خوش ہوگی بہت......

معیز: (ہنس کر)......وہ خوش ہوگی......؟ وہ گولی مار دے گی مجھے......

جواد: (بے ساختہ لاپرواہی سے)......کچھ نہیں کہتی یار...... یہ عورتوں کو بڑا شوق ہوتا ہے مردوں کو باہر بھیجنے کا......تم بتاؤ اُسے......

معیز: (بے ساختہ)......وہ ویسی عورت نہیں ہے یہی تو مسئلہ ہے ورنہ کتنے سال پہلے چلا گیا ہوتا ویزہ لگوا کر چچا کے پاس......مگر پھر عائشہ نے شادی نہیں کرنی تھی مجھ سے......

جواد: ......کیوں بچپن کی منگنی تھی تم لوگوں کی......محبت ہے تم دونوں کو آپس میں پھر کیسے نہ کرتی وہ تم سے شادی......؟ (حیران ہو کر)

معیز: ......مجھے پتہ ہے اُس نے نہیں کرنی تھی......شادی سے پہلے جب بھی ایسی کوئی بات کی میں نے......اُس نے مجھے صاف صاف کہہ دیا تھا......اسی لیے تو اب تک کہیں گیا نہیں......

جواد: (ہنستا ہے)......تو اب کیسے اتنی جرأت پیدا ہو گئی تم میں......؟

معیز: (بے ساختہ)......شادی ہو گئی ہے نا اس لیے......اب پتہ ہے مجھے چھوڑ نہیں سکے گی وہ مجھے......پر بتاؤں کیسے اُس کو میں......؟

جواد: ......میں بتا دوں......؟ (چھیڑتا ہے)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: معیز کے چچا کا گھر

کردار: معیز، چچا

معیز اپنے چچا کے گھر کچن میں بیٹھا ہے۔ اور دونوں چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔

چچا: ......میں نے آنا تھا تمہیں ریسیو کرنے کے لیے......لیکن بس last minute کچھ کام پڑ گیا......لیکن تم آرام سے پہنچ گئے......ٹیکسی پر......؟

معیز: (مدھم آواز)......جی کوئی مسئلہ نہیں ہوا......

چچا: (چائے پیتے ہوئے بڑے صاف صاف انداز میں)...... یہاں ہوتا بھی نہیں...... پاکستان کی طرح ٹیکسیاں نہیں ہیں یہاں......اب کل میں تمہیں ہوٹل لے کر جاؤں گا ......اور کام سمجھاؤں گا......دو چار دن رہو تم یہاں پھر اسی بیچ کوئی جگہ بھی ڈھونڈ لو اپنے لیے......ہوٹل کے کچھ ملازموں کے ساتھ ہی رہ لینا......ان لوگوں نے مل کر ایک دو کمرے لیے ہوئے ہیں کہیں......(وہ سر ہلاتا ہے)

معیز: ......جی......

چچا: (کہتا ہوا اُٹھ کر جاتا ہے)......اب آرام کرو تم......کل ملاقات ہوگی......

معیز: ......وہ میں گھر فون کرنا چاہتا تھا......(کچھ جھجک کر)

چچا: ......ہاں......ہاں کر لو تم......(جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: رات

جگہ: چچا کا گھر/معیز کا پرانا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز چچا کے گھر کے ایک بیڈروم میں بیٹھا فون پر عائشہ سے بات کر رہا ہے۔

معیز: ......ہاں کھانا کھا لیا ہے میں نے......تم نے کھایا......؟

عائشہ: (اُداس) ……ہاں……کھالیا میں نے بھی……بس بہت مس کر رہی ہوں تمہیں…… دو سالوں میں آج پہلی رات ہے جب میں سسرال میں ہوں اور تم نہیں ہو……

معیز: (تھکا ہوا اُداس) ……اور دو سالوں میں پہلی بار رات کہیں اور گزار رہا ہوں…… سمجھ ہی نہیں آرہی مجھے……اتنی اُداسی ہے یہاں……نور سو رہی ہوگی……؟

عائشہ: ……ہاں سو رہی ہے……اب اُداس ہونے کی ضرورت نہیں ہے…… پہلے میری بات نہیں مانی تم نے…… میں کہہ رہی تھی تمہیں تم نہیں رہ سکتے اکیلے……؟ (نور کو دیکھ کر) (اُداس)

معیز: ……اب دن گنوں گا میں بھی…… (اُداس)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: عائشہ، معیز، نور

معیز بخار کی حالت میں کھانستا اور ناک رگڑتے ہوئے فون پر عائشہ سے بات کر رہا ہے۔

عائشہ: ……اتنا فلو ہو رہا ہے تمہیں……میڈیسن لینی تھی……

معیز: ……ہاں لی ہے میں نے (ٹالتے ہوئے)

عائشہ: ……اچھا کیا آج گھر سے نہیں نکلے…… (تشویش سے)

معیز: ……ہاں بس تم نے آرام کا کہا تھا تو میں نے سوچا آرام کرلوں (کھانسنے لگتا ہے)

عائشہ: (پریشان) ……ڈاکٹر کو دکھا دیتے……اتنی کھانسی ہو رہی ہے……

معیز: (ٹالتے ہوئے) ……ہاں دکھاؤں گا میں کل……

عائشہ: (بے ساختہ) ……چچی سے کہو تمہیں سوپ بنا دیں……

معیز: ……تم مجھے receipe بتا دو میں خود بنا لوں گا۔

عائشہ: ……تم کیسے بناؤ گے آج تک مل کر پانی تک تو پیا نہیں کبھی تم نے……

معیز: (گہرا سانس) ……وہ پانی تھا یہ زندگی ہے……

//Cut//

Scene No # 14

وقت: دن

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز

معیز ایک کمرے کے ایک طرف بنے کچن میں سبزی کاٹنے میں مصروف ہے اور ساتھ چولہے پر کچھ پکا رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: ہوٹل

کردار: معیز

معیز ہوٹل کی کھڑکیوں کو شدید سردی میں صاف کر رہا ہے۔ اُس کے ہاتھ جیسے سردی سے فریز ہو رہے ہیں لیکن وہ کام کر رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، عالیہ

معیز عالیہ سے فون بوتھ میں بات کر رہا ہے۔ عالیہ کچھ تشویش سے اُسے کہہ رہی ہے۔

عالیہ: ……لیکن چچا کا گھر چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی تمہیں……؟

معیز: ……بس ایسے ہی یہ جو جگہ ملی ہے یہ بڑی قریب ہے…… (ٹالتے ہوئے)

عالیہ: ……نہیں پر بھائی صاحب بھی تو آتے ہیں……تو نے اُن کی گاڑی میں آجانا کرنا تھا ہر روز اُن کے ساتھ……

معیز: (بے ساختہ) ……میری ڈیوٹی کا ٹائم الگ ہوتا ہے……

عالیہ: (سنجیدہ اور متفکر) …… بھائی صاحب تو بڑا ناراض ہو رہے ہوں گے تیرے گھر سے جانے پر……جانے ہی نہیں دے رہے ہوں گے تجھے……

معیز: ……ہاں انہوں نے بڑا روکا تھا مجھے……لیکن……

عالیہ: (بات کاٹ کر) ……تو ہے ہی ضدی……اب میں فون کرکے معذرت کروں گی اُن سے……

معیز: ……اس کی ضرورت نہیں ہے امی……

عالیہ: (بے ساختہ)...... کیوں ضرورت نہیں ہے ......اور کھانا تو ...ن سے ہی کھا لیتا ہوگا تو......؟

معیز: ......ہاں وہ تو اِدھر سے ہی مل جاتا ہے

عالیہ: ......پھر تو بڑی عیش ہوتی ہوگی روز تیری نئے نئے کھانے...... (ہنستی ہے)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: رات

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، چند دوسرے مرد

معیز ریسٹورنٹ کے کچن میں چند دوسرے مردوں کے ساتھ بیٹھا ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھا رہا ہے۔

ایک مرد: (منہ بنا کر)...... کچھ زیادہ ہی پھیکا ہے آج سالن......

دوسرا: (بے ساختہ)...... ہاں مجھے بھی لگ رہا ہے......

معیز: ......جیسا بھی ہے جب کھانا ہے تو کھاؤ...... یہ یاد کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ پھیکا ہے یا نہیں...... مل رہا ہے یہی غنیمت ہے......(رسانیت سے)

پہلا مرد: ......ہاں ہوٹل کا بچا کھچا کھانا مل جائے یہی بڑی بات ہے۔

معیز: (بے ساختہ)...... کتنے پاؤنڈ بچ جاتے ہیں اس مفت کے کھانے کی وجہ سے......

دوسرا مرد: (بے ساختہ)...... میں تو اس بار پاکستان گیا تھا تو روز اچھے سے اچھا کھانا پکوا کر کھایا میں نے وہاں...... یہاں تو پھر بھی سب کچھ چلتا ہے......

پہلا مرد: ......اب پاکستان کا نام مت لیا کر کھانے کے وقت...... پتہ نہیں کیا کیا یاد آ جاتا ہے ......(ڈانٹ کر) (معیز چپ سنتا رہتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن/رات

جگہ: شاپ

کردار: معیز

ایک toy shop میں کھڑا معیز چھوٹے بچوں کے کپڑے، اور کھلونے دیکھ رہا ہے۔

جیسے وہ اُن کھلونوں میں سے کوئی خریدنا چاہ رہا ہو۔ وہ کھلونوں کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہا ہے جیسے اُسے نور کا خیال آ رہا ہو......

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز

معیز فرش کو mop کر رہا ہے ایک برش کے ساتھ جب ایک مرد اُس کے پاس آ کر کہتا ہے۔

مرد: ......کام ختم نہیں ہوا ابھی......؟

معیز: (بے ساختہ)...... نہیں ابھی باتھ روم رہتے ہیں......

مرد: (بے ساختہ)...... جلدی کر یار...... اعظم کو لگاتا تو کب کا کام ختم کر لیا ہوتا اُس نے......

معیز: (بے ساختہ)...... میں نے اصل میں ایسا کام کبھی کیا نہیں......

مرد: ......پاکستان میں کون ایسا کام کرتا ہے...... یہیں آ کر سیکھنا پڑتا ہے اس طرح کا کام ......جلدی کر اب...... (کہتے ہوئے جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، عائشہ، نور

معیز بے حد خوش نور کے ساتھ فون پر بات کر رہا ہے۔

نور: ......پاپا......

معیز: (بے حد خوش)...... پھر دوبارہ بولو......

نور: (اٹک کر)...... پاپا......

معیز: (بے ساختہ)...... پھر سے......

عائشہ: (فون پکڑ لیتی ہے)...... اب کتنی دفعہ کہے وہ...... بس کرو اب......

معیز: (بے حد خوش)......اس نے سیکھا کیسے پاپا کہنا......؟

عائشہ: (مسکرا کر)...... میں نے سکھایا تمہاری تصویر دکھا کر......اب ہر وقت تمہاری تصویر پکڑ کر یہی کہتی رہتی ہے

معیز: (دوبارہ اصرار کرتا ہے)......اچھا فون دو اُسے...... میں نے آواز سننی ہے اُس کی......

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: مارکیٹ

کردار: معیز

معیز پرانے کپڑوں کے ایک سٹال سے اپنے لیے کچھ پرانے کپڑے ڈھونڈ رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن

جگہ: شاپ

کردار: معیز

معیز ایک بہت اچھی شاپ سے نور کے کپڑے خرید رہا ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: بیڈروم

کردار: معیز، دوست

معیز اپنے میٹرس پر بیٹھا اپنے کسی دوست سے کہہ رہا ہے بے حد خوش۔

معیز: ......کہہ رہی تھی doll بھیجیں مجھے پاپا......اب میں کل خریدوں گا...... لے جانا ڈول بھی......

دوست: (بے ساختہ)......یار ایک بیگ تو پہلے لے کر جا رہا ہوں تیرا......doll بعد میں جا کر کے ہاتھ بھیج دینا......

معیز: (کچھ یاد کرتے ہوئے)......نہیں یار برتھ ڈے ہے اُس کی......کتنی بار اُس نے مجھے

کہا ہے......

دوست: (مسکرا کر)......اتنے toys پہلے بھیج رہے ہو اُسے......اُسے ایک doll کے نہ ملنے سے کیا فرق پڑے گا......؟

معیز: (بے ساختہ)...... مجھے تو پڑے گا......بس تم لے کر جانا...... میں تمہیں خود پیک کر دوں گا......

//Cut//

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: معیز، چند دوسرے مرد

نور کی نئی تصویریں معیز کے ہاتھ میں ہے اور وہ بے حد خوش ہے۔ تصویریں باری باری پورے کمرے میں لوگوں کے ہاتھوں میں گردش کر رہی ہیں۔ اُس کمرے کی دیواروں پر کسی نہ کسی نے اپنے بچوں کی تصویریں لگائی ہوئی ہیں اپنے اپنے بستر کے آس پاس......معیز کی دیوار پر بھی نور کی ایک تصویر لگی ہوئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8-C

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد تھکا ہوا لان میں بیٹھا ہوا ہے۔ چائے کے مگ سے اب بھاپ اُٹھنا بند ہو گئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: رات

جگہ: ڈائننگ روم

کردار: عالیہ، فرح، حبیب

تینوں ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ عالیہ بے حد ناخوش کھانا کھاتے ہوئے کہہ

رہی ہے۔

عالیہ: ......کل سے وقت پر کھانا بنانا شروع کرو......دوپہر کا کھانا بھی لیٹ تھا......اور اب رات کا بھی......

فرح: ......اب اتنے کاموں میں اگر کھانا لیٹ ہو گیا تو یہ کون سی بڑی بات ہے......

عالیہ: (برا مان کر)......کون سے کام......؟ سب کام تو نوکر کرتے ہیں......ایک کھانا ہی تو بنانا تھا تمہیں......ایک سالن بنا ہے آج......اور وہ بھی ڈھنگ کا نہیں......

حسیب: (کھانا کھاتے ہوئے تائید کرتا ہے)......ہاں ذائقہ اچھا نہیں ہے کھانے کا...... (کھانا کھاتے ہوئے تائید کرتا ہے)

فرح: ......تو cook رکھ لیں پھر......کبھی ناشتے میں نقص نکل رہا ہے کبھی کھانے میں......

عالیہ: (ناراض)......تم دھیان لگا کر پکاؤ تو کبھی نقص نہ نکلیں......

فرح: (غصے سے اُٹھ کر جاتی ہے)......ایک تو کام کرو......اوپر سے باتیں سنو......

عالیہ: (ناراض ہو کر)......تم نے دیکھا اس کا طریقہ......

حسیب: (منہ بنا کر)......امی آپ بھی تو حد کر دیتی ہیں......یوں کھلم کھلا منہ پر بات کہہ دیتی ہیں......اتنے عرصے کے بعد اُس نے کھانا پکایا ہے اگر آج اچھا نہیں بھی بنا تو کل بن جاتا......

عالیہ: ......تو میں نے کیا کہا ہے اُسے......؟

حسیب: (کہہ کر خفگی کے عالم میں چلا جاتا ہے)......ہر ایک عائشہ بھابھی نہیں ہوتا......کہ سنتا ہی جائے آپ کی......(عالیہ بیٹھی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ، فرحان

فرحان اور عائشہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہیں۔ وہ دونوں باتیں کر رہے ہیں۔ اندر داخل ہوتے ہی اُن کا سامنا معیز سے ہوتا ہے۔ جو دروازے کی طرف آ رہا ہے۔ عائشہ ٹھٹھک جاتی ہے۔ معیز اُس کے پیروں میں موجود جوگرز دیکھتا ہے۔

فرحان: ......السلام علیکم پاپا......you are early.

عائشہ: (کچھ شرمندہ ہو کر)......ہم لوگ یہاں باہر پارک تک گئے تھے......

فرحان: Look she is wearing your sneakers......(عائشہ بے حد شرمندگی کے عالم میں کچھ ہڑبڑاہٹ کے عالم میں جوتے اُتارنے لگتی ہے۔) Papa why don't you get her some pairs of shoes. --- She needs them badly. (عائشہ تب تک کچھ کہے بغیر اپنا کوٹ اور مفلر اُتارتے ہوئے کچن کی طرف جاتی ہے لیکن وہاں پہلے ہی کھانا پک رہا ہے۔ وہ جیسے کچھ اور شرمندہ ہوتی ہے۔ معیز فرحان سے بات کر رہا ہے۔)

معیز: ......you are going to school tomorrow.

فرحان: (کچھ برا منہ بنا کر)......I know

معیز: ......اپنا یونیفارم نکالو مجھے iron کرنا ہے

عائشہ: (فرحان سر ہلاتا چلا جاتا ہے۔ معیز سٹنگ ایریا کی طرف آتا ہے تبھی عائشہ کچھ شرمندہ انداز میں کہتی ہے۔)......مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ اتنی جلدی آ جائیں گے......میں آ کر کھانا بنانے والی تھی......

معیز: (وہ بے تاثر لہجے میں کہہ کر چلا جاتا ہے)......میں پہلے بھی خود بناتا تھا......آئندہ بھی خود ہی بنانا ہے مجھے......مجھے فرق نہیں پڑتا......(وہ کھڑی دیکھتی رہ جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، فرحان، عائشہ، نور

چاروں ٹیبل پر بیٹھے بے حد خاموشی کے عالم میں کھانا کھا رہے ہیں۔ نور چند لقمے کھانے کے بعد یک دم کھانا چھوڑ کر اُٹھ جاتی ہے۔ معیز اور عائشہ چونک کر اُسے دیکھتے ہیں۔

عائشہ: ......کھانا کیوں چھوڑ دیا......؟

نور: ......بس اتنا ہی کھانا تھا مجھے......

معیز: ......کیوں......؟

نور: ......کیونکہ یہ اچھا نہیں ہے......(وہ بے حد blunt انداز میں کہہ کر جاتی ہے۔ معیز

کے چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔ فرحان باپ کو دیکھتا ہے۔ عائشہ بھی کچھ شرمندہ ہوتی ہے۔ معیز کہتا ہے۔)

معیز: ...... کچھ اور بنا دو اُسے ......

نور: (نور سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے کہتی ہے پلٹ کر) ...... نہیں ...... میری بھوک ختم ہو گئی ہے ...... (معیز اور عائشہ چپ کے چپ بیٹھے رہ جاتے ہیں۔ فرحان کھانا کھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ معیز کو کچھ یاد آ رہا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 28

وقت: رات

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ

عالیہ اپنی الماری میں کچھ کپڑے ڈھونڈ رہی ہے اور جب اُسے کپڑے نہیں ملتے تو وہ خفگی کے عالم میں بڑبڑانے لگتی ہے۔

عالیہ: ...... پتہ نہیں کہاں رکھ دیئے میرے کپڑے ......؟ دھونے کے لیے دیئے تھے اور ابھی تک لے کر نہیں آئی ...... مجال ہے عائشہ کوئی کام ڈھنگ سے کر جائے ...... عائشہ ...... عائشہ ...... عائشہ

//Cut//

Scene No # 29

وقت: رات

جگہ: لاؤنج

کردار: فرح، دونوں بچے

فرح اپنے دونوں بچوں کے ساتھ بیٹھی TV دیکھ رہی ہے جب عالیہ کی آواز گونجنے لگتی ہے۔ فرح بے حد خفگی کے عالم میں بڑبڑاتی ہے۔

فرح: ...... اب پتہ بھی ہے انہیں کہ چلی گئی ہے وہ ...... پھر بھی ہر دو گھنٹوں کے بعد آوازیں دینے لگتی ہیں اُسے ...... (اپنی بیٹی سے) ...... جاؤ جا کر پوچھو دادی سے اب کیا کام ہے......؟

//Cut//

Scene No # 30

وقت: رات

جگہ: فرحان کا بیڈ روم

کردار: فرحان

فرحان اپنے بیڈ روم میں جاتا ہے اور یک دم دیوار پر لگی تصویروں کو دیکھ کر چونک جاتا ہے۔ ان تصویروں میں جہاں جہاں معیز کی تصویریں ہیں اُن میں معیز کے چہرے کو پین کے ساتھ لائنیں لگا لگا کر چھپا دیا گیا ہے۔ اور ہر تصویر میں ایسا ہی ہے۔ وہ کھڑا بے حد گہری سوچ میں ڈوبا رہتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 31

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈ روم

کردار: معیز، عائشہ

معیز اپنے بیڈ روم میں بیٹھ کر سگریٹ پی رہا ہے جب عائشہ کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ معیز کسی طرح کا کوئی ردِعمل ظاہر نہیں کرتا اور اُسی انداز میں بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پیتا رہتا ہے۔ عائشہ محتاط نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے آ کر بیڈ پر بیٹھتی ہے۔ پھر جیسے کچھ خیال آنے پر معیز سے کہتی ہے۔

عائشہ: ...... آپ کے لیے کون سے کپڑے پریس کرنے ہیں کل ......؟

معیز: ...... کر چکا ہوں میں اپنے کپڑے پریس ...... (ٹھنڈا لہجہ)

عائشہ: (مدھم آواز) ...... یہ میرا کام تھا آپ ......

معیز: (تلخی سے) ...... تمہارا کام اپنی بیٹی کی تربیت ہے ...... تم وہ کرو ...... (عائشہ کچھ جواب نہیں دے پاتی پھر وہ بے حد خاموش ہو کر اپنے بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔ معیز یک دم اپنا سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا ہوا بے حد غصے کے عالم میں اُس سے کہتا ہے۔)

معیز: ...... کتنا زہر بھرا ہے تم نے اُس کے دل میں میرے لیے ...... کہ میں کچھ بھی کروں وہ مجھے باپ جیسی حیثیت دینے پر تیار ہی نہیں ...... (عائشہ کچھ اَپ سیٹ ہو کر اُس کا چہرہ دیکھتی ہے لیکن جواب اب بھی نہیں دیتی۔) ...... کیا کہتی رہی ہو تم اتنے سال اُس سے میرے بارے میں کہ وہ مجھ سے اتنی نفرت کرنے لگی ہے ......؟ ...... (بولتا رہتا

ہے) ...... تمہیں بہت خوشی ملتی ہوگی وہ جو کچھ میرے ساتھ کر رہی ہے اُسے دیکھ کر ...... وہ تمہارا بدلہ لے رہی ہے مجھ سے ......؟ (یک دم جھنجلا کر) ...... کچھ تو بولو ...... کچھ تو کہو ...... کوئی شرمندگی ...... کوئی معذرت ...... کچھ تو deserve کرتا ہوں میں یا نہیں ......

عائشہ: ...... میری شرمندگی اور معذرت دونوں بے کار ہیں ...... (مدھم آواز)

معیز: ...... میرے لیے نہیں ہیں ...... میں سننا چاہتا ہوں تمہاری زبان سے شرمندگی اور پچھتاوے کا اظہار ...... جو کچھ تم نے کیا ...... (عائشہ کچھ کہے بغیر یک دم بے حد اَپ سیٹ ہو کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔ معیز غصے اور بے بسی کے عالم میں کھڑا رہ جاتا ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 11

Scene No # 1- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا سٹنگ ایریا

کردار: عائشہ

عائشہ بے حد اَپ سیٹ انداز میں بیڈ روم سے نکل کر سٹنگ ایریا میں آتی ہے اور بے حد رنجیدہ ایک صوفہ پر بیٹھ جاتی ہے۔ وہ بے حد اَپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔

//Cut//

// Flashback //

Scene No # 2

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، عالیہ

عالیہ ایک چھوٹا بیگ عائشہ کو بے حد خوشی خوشی دے رہی ہے۔

عالیہ: معیز نے سامان بھیجا ہے ...... اس میں تمہاری اور نور کی چیزیں ہیں میں نے باقی سب لوگوں کی چیزیں نکال لی ہیں۔

وہ کہتے ہوئے جاتی ہے عائشہ قدرے اداسی سے اس بیگ کو دیکھتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا پرانا بیڈ روم

کردار: عائشہ، نور

عائشہ اس بیگ میں سے چیزیں نکال نکال کر دیکھ رہی ہے جس میں معیز نے چیزیں بھیجی ہیں۔ بیگ میں چند پرفیومز کا سمپلکس کی چند دوسری چیزیں ایک بیگ اور چند سویٹر ہیں۔ وہ بڑے بے مقصد انداز اور خالی الذہنی کے عالم میں باری باری ان چیزوں کو نکال نکال کر دیکھتی ہے لیکن اس کی آنکھوں اور چہرے پر خوشی کا کوئی تاثر نہیں ہے۔ پھر وہ اسی طرح ان چیزوں کو

واپس بیگ میں رکھنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن

جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر

کردار: عائشہ، ماں، ملیحہ

عائشہ اپنی ماں کے پاس بیٹھی ہوئی ہے اور ماں بڑی خوشی کے عالم میں اسے کہہ رہی ہے۔

ماں: بڑا اچھا بیگ ہے یہ بھی معیز نے بھیجا ہوگا۔

عائشہ: ہاں...... یہ بیگ اور یہ جوتا بھی۔ (اداسی سے)

ماں: اللہ تیرا شکر دن پھیر دیئے میری بیٹی کے بھی تو نے...... کتنا شوق تھا مجھے تجھے اچھی چیزیں پہنے ہوئے دیکھنے کا۔

ملیحہ: (تبھی ملیحہ اندر آتے ہوئے تعریف کرتی ہے۔) بڑا اچھا جوتا ہے عائشہ...... معیز نے بھیجا ہوگا......؟ (جوتا دیکھتے ہوئے) جی بھابھی۔

ملیحہ: میں بھی منگواؤں گی ایسا ہی جوتا...... باہر کی چیزوں کی بات ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ دیکھتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ امپورٹڈ ہے۔ (یک دم کچھ خیال آنے پر)

ماں: ناعمہ بھی پوچھ رہی تھی تمہارا...... کسی دن اس کی طرف بھی چکر لگا لو۔

عائشہ: (سنجیدہ) نہیں کاموں سے فرصت ہی نہیں ملتی...... اور ملنے کو بھی تو دل ہی نہیں چاہتا امی...... پہلے معیز ہوتا تھا تو اس کے ساتھ چلی جاتی تھی میں...... اب کس کے ساتھ جاؤں۔ (سنجیدہ)

//Cut//

Scene No # 5- A

وقت: دن

جگہ: بازار

کردار: عائشہ

عائشہ بالکونی میں اکیلی کھڑی بارش دیکھ رہی ہے بے حد اداسی کے عالم میں وہاں کھڑے اسے دوسرے فلیٹوں میں کھڑے کچھ جوڑے نظر آ رہے ہیں جو بے حد خوش موسم انجوائے کرتے نظر آ رہے ہیں، عائشہ کو جیسے کچھ یاد آنے لگتا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 6

وقت: دن

جگہ: بالکونی

کردار: معیز، عائشہ

معیز اور عائشہ دونوں بالکونی میں کھڑے برستی بارش کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ بے حد خوش نظر آ رہے ہیں۔ عائشہ اپنا ہاتھ بڑھاتی ہے اور باہر بارش کو جیسے چھونے کی کوشش کرتی ہے۔

عائشہ: انسان پرندہ ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ مزے سے اڑتے ہم۔

معیز: ہاں خاص طور پر ایسے موسم میں۔

عائشہ: ہاں جہاں مرضی پھرتے جو مرضی کھا لیتے۔ نہ گھر ہوتا نہ گھر کی ٹینشن

معیز: خیر گھر تو پرندے بھی بناتے ہیں۔

عائشہ: ہاں پر ان کو روپیہ نہیں چاہئے ہوتا اس گھر کو بنانے اور چلانے کے لیے۔

معیز: یہ ان کی خوش قسمتی ہے۔

عائشہ: یاد ہے ایک بار اس موسم میں، مجھ کو کالج سے سمندر لے کر گئے تھے۔

معیز: ایک دفعہ؟...... دو تین بار لے کر گیا ہوں۔

عائشہ: ہاں پر مون سون کی بارش میں تو ایک بار ہی لے کر گئے تھے۔

معیز: کمال ہے۔

عائشہ: کیا ہوا؟

معیز: تم عورتوں کو یہ تک یاد رہتا ہے کہ یہ کس بارش میں ہوا تھا...... اور وہ کس بارش میں...... بارش میں بھی فرق کرنا آتا ہے...... حیرت ہے ویسے۔

عائشہ: ہاں آتا ہے...... ہر بارش ایک جیسی نہیں ہوتی۔

معیز: کیوں؟...... کیا فرق ہوتا ہے......؟

عائشہ: وہی جو آنسوؤں میں ہوتا ہے...... ہر آنسو ایک جیسا نہیں ہوتا...... کوئی دل سے بہتے ہیں...... کوئی صرف آنکھوں سے...... اب یہ مت کہنا کہ اچھا آنسوؤں میں بھی فرق ہوتا ہے؟

معیز: نہیں کہتا یار...... چلو باہر چلتے ہیں۔

عائشہ: سمندر پر؟

معیز: جہاں تم کہو......

عائشہ: خالہ سے اجازت کون لے گا؟

معیز: میں ہوں نا

//Cut//

Scene No # 5- B

وقت: دن

جگہ: بالکونی

کردار: عائشہ

عائشہ بے اختیار گہرا سانس لیتی ہے اس کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے۔ وہ پلٹ کر اندر چلی جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 7

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا بیڈروم

کردار: عائشہ، مدیحہ، نور

عائشہ چند ماہ کی نور کے کپڑے تبدیل کر رہی ہے جب مدیحہ بے حد خفگی کے عالم میں کمرے میں آتی ہے اور عائشہ سے کہتی ہے۔

مدیحہ: مجھے ان بھانت بھانت کے لوگوں کے سامنے نہیں آنا...... امی کو بتا دو تم......

عائشہ: اب وہ لوگ آکر بیٹھے ہوئے ہیں تو (سمجھانا چاہتی ہے۔)

مدیحہ: مجھ سے پوچھ کر تو نہیں بلایا تھا امی نے انہیں...... بس تم بتا دو امی کو...... کہ میرے لیے مت رشتہ ڈھونڈیں...... مجھے شادی نہیں کرنی۔

عائشہ: (سنجیدہ) کیوں نہیں کرنی؟

مدیحہ: تمہیں پتہ ہے کیوں نہیں کرنی۔ (کہہ کر چلی جاتی ہے عائشہ چپ چاپ بیٹھی رہ جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 8

وقت: دن

جگہ: صحن

کردار: عالیہ، ملیحہ، عائشہ

دونوں صحن میں چارپائی پر بیٹھی باتیں کر رہی ہیں

عالیہ: (کچھ پریشانی سے) اب ایک ہی ضد پکڑ لی ہے میں نے شادی نہیں کرنی...... شادی نہیں کرنی...... ارے شادی نہیں کرنی تو کیا گھر میں بٹھا رکھیں گے ہم...... (بے ساختہ)

ملیحہ: امی آپ بات تو کریں ایک بار جواد کی امی سے

عالیہ: (برا منہ بنا کر) کیا بات کروں؟...... اپنے منہ سے بیٹی کے رشتے کی بات کروں...... ایسی جان عذاب میں نہیں آئی میری۔

ملیحہ: (بے ساختہ) پھر اگر یہ رشتہ ہو جائے تو ایسا رشتہ کہاں ملے گا ہمیں...... اکلوتی اولاد اچھا گھربار...... اور پھر لڑکا بچپن کا دیکھا بھالا......

عالیہ: (گہرا سانس) ہاں...... ہو جائے...... تو بہت اچھا ہے...... پر ہونے کا امکان کوئی نہیں۔

ملیحہ: (سوچ کر) معیز یہاں ہوتا تو اس سے بات کرتی میں۔

عالیہ: بات تو کی ہے عائشہ نے اس سے...... بلکہ مدیحہ تو کہہ رہی تھی عائشہ نے جواد سے بھی بات کی ہے پر جواد نے ہامی نہیں بھری۔ (تبھی عائشہ چائے لے کر آجاتی ہے اور آتے ہوئے بات سن کر کچھ محتاط بھی ہو جاتی ہے۔)

ملیحہ: عائشہ نے کب بات کی؟

عالیہ: لو آگئی عائشہ...... خود ہی پوچھ لو تم...... (نظریں چرا کر چائے دیتے ہوئے)

عائشہ: معیز کے جانے سے کچھ دن پہلے بات کی تھی میں نے...... (بے ساختہ)

ملیحہ: پھر......؟...... (بے ساختہ)

عائشہ: جواد نے انکار کر دیا۔ (سنجیدہ)

ملیحہ: تمہیں دوبارہ بات کرنی چاہیے تھی۔

عائشہ: (سوچ کر) کروں گی...... دو چار دن تک......

عالیہ: (سنجیدہ) لیکن یہ نہ ہو کہ وہ سمجھیں کہ میرے کہنے پر کر رہی ہو بات...... جواد کی ماں کو یہ پتہ چلا تو اس کا سر ساتویں آسمان پر پہنچ جائے گا۔ (سنجیدہ)

عائشہ: اپنی طرف سے ہی کروں گی بات۔ (بڑبڑاتے ہوئے)

//Cut//

Scene No # 9

وقت: دن

جگہ: معیز کا پرانا گھر

کردار: عائشہ، جواد، نور

جواد صحن میں چارپائی پر لیٹی ہوئی ننھی نور کے ساتھ کھیلتے ہوئے بات کر رہا ہے اور عائشہ اسے چائے کا کپ تھما رہی ہے تب جواد اس سے پوچھتا ہے

جواد: تم نے مدیحہ سے کیا کہا تھا؟

عائشہ: کیا؟ (چونک کر)

جواد: تم نے اس سے کہا کہ میں اپنی کسی کزن کو پسند کرتا ہوں؟

عائشہ: تمہیں کیسے پتہ چلا۔ (چونک کر)

جواد: اس نے مجھے فون کیا تھا۔ (بے ساختہ)

عائشہ: میرے خدا......اور تم نے کیا کہا اس سے۔ (شاکڈ)

جواد: بات گول مول کر گیا میں......کیونکہ مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی اس کی بات کی...... مجھے یہ محسوس ہو گیا تھا کہ تم نے کوئی غلط بیانی کی ہے......

عائشہ: (شرمندہ) ہاں......میں نے ہی حماقت کی تھی......بس غصہ آ گیا تھا۔

جواد: (بے ساختہ) کس بات کا غصہ؟

عائشہ: (کچھ افسردہ) معیز کے باہر جانے کے فیصلے پر اپ سیٹ تھی اور میں نے خوامخواہ کا جھوٹ بول دیا۔ مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ تمہیں فون کر سکتی ہے۔

جواد: (ہنستا ہے) تمہیں ڈرنا چاہئے تھا اس بات سے کہ وہ مجھ سے ڈائریکٹ بات کر لیتی ......آخر روز تو آتا ہوں میں یہاں......تم نہیں چاہتیں میں اس سے شادی کروں؟

عائشہ: (بے ساختہ) میں نے کب کہا؟ بتا تو رہی ہوں......بے وقوفی کی میں نے......تم نے بات کی خالہ سے؟

جواد: (مسکرا کر) ہاں کی تھی میں نے کوئی صاف جواب نہیں دیا انہوں نے......لیکن اب مجھے لگتا ہے شاید مان ہی جائیں کیونکہ معیز باہر چلا گیا ہے اماں کو لگ رہا ہے تم لوگ امیر ہونے والے ہو۔

عائشہ: شرم تو نہیں آتی اس طرح کی بات کرتے ہو......دوست وہاں دن رات محنت کر رہا ہو اور تم خوش ہو کہ اس کا سارا مال تمہیں مل جائے گا۔ بہن کے جہیز میں۔ (ہنستا ہے)

جواد: مذاق کر رہا تھا۔ تم تو فوراً ہی لعنت بھیجنے لگتی ہو۔

عائشہ: (بے ساختہ) تو اور کیا کروں......ویسے بچا لیا تم نے......اگر کہیں مدیحہ کو سچ بتا دیتے تو جوتے پڑتے مجھے ہر ایک سے......

جواد: (ہنس کر) دیکھ لو پھر......صرف معیز کی خاطر جھوٹ بولا ہے۔ میں نے۔

عائشہ: میں نے کب کہا کہ میرے لیے بولا ہے۔ (کہتے ہوئے جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 10

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، مدیحہ

عائشہ کچن میں داخل ہوتی ہے تو مدیحہ اس سے کہتی ہے بڑی بے تابی سے

مدیحہ: جواد سے کوئی بات کی......؟

عائشہ: (چونک کر) کیا؟......(چونک کر)

مدیحہ: کیا بات کرنی تھی؟ (یک دم جیسے اسے یاد آ جاتا ہے کہ وہ گڑبڑ کر سکتی ہے۔

عائشہ: ہاں......وہ......میں......میں نے کہا ہے اس سے۔

مدیحہ: (بڑی بے تابی سے) پھر......؟

عائشہ: (چائے کے برتن نکالتے ہوئے) اپنی اماں سے بات کرے گا وہ......دیکھو......کیا کہتی ہیں وہ......؟

مدیحہ: (یک دم خوش ہو کر) یعنی سارا مسئلہ اماں پر چھوڑ دیا ہے اس نے؟

عائشہ: (بے ساختہ)......ہاں......(کچھ تشویش سے)

مدیحہ: اور وہ خود جو اپنی اس کزن میں دلچسپی لے رہا تھا وہ۔ (بے ساختہ نظریں چرا کر)

عائشہ: نہیں ہو گی اتنی دلچسپی اس لیے تو اماں سے بات کرنے پر تیار ہو گیا ہے۔ (نظریں چرا کر)

مدیحہ: اور اماں سے کب بات کرے گا۔ (بے تابی سے)

عائشہ: اب مدیحہ اس طرح پیچھے پڑو گی اس کے......تو تنگ آ جائے گا وہ......کرلے گا اماں سے بات اب کہہ رہا ہے تو کرے گا ہی بات

مدیحہ: (بے ساختہ) اللہ کرے اماں مان جائے اس کی......ہے تو ویسے بڑی تیز عورت۔

عائشہ: میری خالہ سے زیادہ تیز نہیں ہے...... اچھا ہے خالہ کو بھی کوئی اپنے جیسی سمدھن ملے گی۔ (طنزیہ کہتی ہے)

مدیحہ: اماں سن لیں نا تو عقل ٹھکانے لگا دیں تمہاری۔ (بے ساختہ مسکرا کر)

عائشہ: پہلے نہیں لگا تمیں کیا۔ (ہنستے ہوئے)

//Cut//

Scene No # 11

وقت: دن

جگہ: عائشہ کا ڈرائنگ روم

کردار: عائشہ، فائزہ

فائزہ عائشہ کے پاس بیٹھی چائے پیتے ہوئے باتیں کر رہی ہے۔

فائزہ: وہ سمیعہ کے شوہر کا پتہ چلا تمہیں؟

عائشہ: (چونک کر) نہیں...... کیا ہوا؟

فائزہ: (سنجیدہ) اس نے شادی کر لی باہر۔

عائشہ: شادی؟...... نہیں وہ تو ایسے ہی کوئی جھوٹ بولا تھا اس نے۔ (شاکڈ)

فائزہ: ہاں پہلے بولا تھا نا...... مگر اب تو شادی کر لی اس نے۔ بیٹا ہوا ہے پچھلے ماہ اس کا۔

عائشہ: (رنجیدہ) لیکن سمیعہ...... اس...... اس نے کیسے اجازت دے دی؟

فائزہ: (سنجیدہ) اس سے پوچھ کر تھوڑی کی ہے؟...... بس اس کے میاں کی دوستی تھی پہلے کسی انگریز لڑکی کے ساتھ پھر شادی کر لی اس نے۔

عائشہ: (پریشان) سمیعہ تو بہت اپ سیٹ ہوگی۔

فائزہ: (رنجیدہ) اپ سیٹ...... تم شکل دیکھو تو پہچان نہ سکو اب وہ سمیعہ ہی نہیں رہی جو پہلے تھی...... میں تو ابھی دو ماہ پہلے مل کر آئی ہوں...... بڑا دکھ ہوا مجھے۔ خیر چھوڑو...... تم معیز کی سناؤ۔

عائشہ: (مسکرا کر) وہ ٹھیک ہے۔

فائزہ: (تجسس سے) فون آتے رہتے ہیں؟ (تجسس سے)

عائشہ: ہاں...... ہر دوسرے دن آتے ہیں۔

فائزہ: (بے ساختہ) کب آ رہا ہے پاکستان؟

عائشہ: (مسکرا کر) بس اس دسمبر میں

فائزہ: (مسکرا کر) دسمبر تو قریب ہی ہے۔

عائشہ: (بے ساختہ) ہاں۔

فائزہ: (سنجیدہ ہو کر) میری مانو تو بس ساتھ چلی جاؤ اس کے۔

فائزہ: یہ اکیلے میاں کا باہر رہنا بڑا خطرناک ہوتا ہے۔

عائشہ: (مسکرا کر) معیز کہتا ہے بلا لے گا مجھے جلد ہی۔

فائزہ: (سنجیدہ) کوئی نہیں بلاتے اس طرح...... تم ضد کرو تب کہیں جا کر کچھ اثر ہوگا...... اسی طرح کے وعدے کرتا تھا سمیعہ کا شوہر اور دیکھو......

عائشہ: (بے ساختہ) معیز ایسا نہیں ہے۔

فائزہ: (اطمینان سے) یاد ہے سمیعہ بھی یہی کہا کرتی تھی اپنے میاں کے بارے میں...... مرد ایسے ہوتے نہیں ہوں لیکن پھر ہو جاتے ہیں...... اس لیے کہہ رہی ہوں ٹھیک وقت پر کچھ کر لو (عائشہ کچھ پریشان بیٹھی اس کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: کچن

کردار: عائشہ، عالیہ

عائشہ کچن میں کھانا بنا رہی ہے لیکن بے حد پریشان لگ رہی ہے، فائزہ کی باتیں بار بار اس کے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ تبھی عالیہ کسی کام سے کچن میں آتی ہے اور بے حد خفگی کے عالم میں اس سے کہتی ہے۔

عالیہ: اتنی دیر لگا دی کھانا بنانے میں...... پتہ نہیں تمہارا دھیان کہاں ہوتا ہے۔ مجال ہے کوئی ایک کام ڈھنگ سے کر دو تم۔

عائشہ: امی بنا تو رہی ہوں کھانا...... ہر روز ٹائم پر ہی بناتی ہوں اگر ایک دن...... (اپنا دفاع کرتے ہوئے)

عالیہ: (تلخی سے) بس زبان چلانا نہ چھوڑنا...... مجال ہے منہ بند کر کے کسی کی بات سن لو...... اور ماں ہے کہ بیٹی کی تعریفیں کرتی پھرتی ہے۔ (تلخی سے کہہ کر باہر نکل جاتی ہے عائشہ کچھ جھنجھلا جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 13

وقت: دن
جگہ: صحن
کردار: عالیہ، محلے کی ایک عورت

دونوں صحن میں بیٹھی چائے پی رہی اور باتیں کر رہی ہیں۔

عالیہ: ہاں اللہ کا شکر ہے ابھی سیٹ تو نہیں ہوا مگر اچھے پیسے بھیج رہا ہے۔ سارا قرض اتار دیا ہے اس نے جو کاروبار کے لیے لیا تھا۔

عورت: ماشاء اللہ ماشاء اللہ...... چیزیں وغیرہ بھی بھیجتا ہوگا؟ (بے ساختہ)

عالیہ: ہاں...... ہاں...... جو بھی کوئی آیا گیا ہو اس کے ہاتھ کچھ نہ کچھ بھجواتا رہتا ہے ہم لوگوں کے لیے؟ ابھی اس مہینے میرے لیے سویٹر اور جوتا بھجوایا ہے اس نے...... بلکہ دکھاتی ہوں میں تمہیں۔

عائشہ: (آوازیں لگاتی ہے) عائشہ...... ذرا وہ چیزیں تو لانا جو معیز نے بھیجی تھیں۔

عورت: (مسکرا کر) بڑی سعادت مند اولاد ہے۔

عالیہ: (بے ساختہ) بالکل...... بڑا ہی فرمانبردار اور خیال کرنے والا ہے بیٹا میرا...... بس تم دعا کرو کہ پیپرز بھی بن جائیں اس کے...... پھر جاؤں گی میں اس کے پاس...... سیر کرنے

عورت: (مسکرا کر) پیپرز بن رہے ہیں کیا؟

عالیہ: (مسکرا کر) نہیں ابھی تو نہیں لیکن کہہ رہا ہے بنوانے ہیں اس نے۔

عورت: تو شادی کرے گا ادھر کیا......؟ (تجسس سے)

عالیہ: نہیں ایسا تو نہیں کہا اس نے۔

عورت: (بے ساختہ) لیکن شادی سے ہی بنتے ہیں پیپر تو...... ورنہ تو کئی کئی سال گزر جاتے ہیں پھر بھی نہیں بنتے

عالیہ: اچھا...... اتنا مشکل ہے پیپر بنوانا......؟ (چونک کر)

عورت: اور کیا...... اسی لیے تو لوگ کر لیتے ہیں وہاں پیپر میرج...... جب نیشنلٹی مل جاتی ہے تو پھر چھوڑ دیتے ہیں......؟...... تم بھی کہو معیز سے کر لے شادی۔ عائشہ چیزوں کا بیگ ہاتھ میں لیے ہوئے باہر آتے آتے ٹھٹھک جاتی ہے۔

Scene No # 14

وقت: رات
جگہ: عائشہ کا بیڈروم/فون بوتھ
کردار: معیز، عائشہ

عائشہ کچھ اداسی سے معیز سے بات کر رہی ہے۔

معیز: کیسے لگے ہیں تمہیں سارے گفٹس؟

عائشہ: اچھے ہیں (مدھم آواز)

معیز: بس اچھے ہیں۔ (حیران)

عائشہ: بہت اچھے ہیں۔ (بے ساختہ)

معیز: اتنی اداسی سے کیوں بات کر رہی ہو؟

عائشہ: چھ ماہ ہوئے ہیں معیز...... تم کب آؤ گے۔ (اداسی سے)

معیز: چھ ماہ کے بعد......

عائشہ: (بے ساختہ) دسمبر میں (مدھم آواز)

معیز: ہاں...... (بے ساختہ)

عائشہ: سچ کہہ رہے ہو؟

معیز: (مسکرا کر) بالکل...... تمہیں شک ہے کیا؟

عائشہ: (بے ساختہ) نہیں تم کہہ رہے ہو تو...... سو دسمبر میں آؤ گے تم......؟ (ٹالتے ہوئے)

معیز: آج ایک لڑکی سے ملا میں۔

عائشہ: (چونک کر) مجھے کیوں بتا رہے ہو؟ (چونک کر)

معیز: تو اور کسے بتاؤں؟ اپنی گرل فرینڈ کا اماں کو تو نہیں بتا سکتا......

عائشہ: (چونک کر) گرل فرینڈ......؟

معیز: ہاں اینلا نام ہے اس کا۔ (عائشہ شاکڈ ہو جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 1- B

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: عائشہ، نور

نور کی آواز پر عائشہ کچھ ڈسٹربڈ انداز میں چونکتی ہے نور لاؤنج میں کھڑی اس سے کہہ رہی ہے۔

نور: اس وقت یہاں کیوں بیٹھی ہیں؟

عائشہ: ......کچھ سوچ رہی تھی۔ (الجھتے ہوئے)

نور: کیا۔ (لمبی خاموشی کے بعد)

عائشہ: تمہارے پاپا بہت اچھے انسان ہیں...... (طنزیہ ہنسی)

نور: ......یہ انہوں نے آپ کو بتایا......؟ ...... کچھ زیادہ دیر نہیں کر دی انہوں نے آپ کو یہ بتانے میں......

عائشہ: (سنجیدہ) تم میری غلطیوں کی سزا ان کو نہیں دے سکتی۔ (بے ساختہ)

نور: یہی بات میں کہوں تو......؟ ...... انہوں نے اپنی غلطیوں کی سزا آپ کو کیوں دی......؟ ......

عائشہ: (سنجیدہ) کیا غلطی تھی ان کی؟

نور: (طنزیہ) آپ کو یاد نہیں ہے یا آپ میری زبان سے سننا چاہتی ہیں۔ (عائشہ کچھ بول نہیں پاتی......نور وہاں سے چلی جاتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا بیڈ روم

کردار: عالیہ، ملیحہ

ملیحہ عالیہ کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی ہے۔

ملیحہ: عائشہ نے فون کیا؟ وہاں جا کر؟......

عالیہ: (ٹالتے ہوئے) ہاں معیز سے بات ہوتی ہے میری؟ (بے ساختہ)

ملیحہ: میں عائشہ کی بات کر رہی ہوں امی......اس نے یا نور نے کیا ہے فون آپ کو......؟

عالیہ: (نظریں چرا کر) میں نے ہی بات نہیں کی معیز تو کرانا چاہ رہا تھا۔ پر میں کیوں کرتی......؟

ملیحہ: (سنجیدہ) آپ کو فون نہیں کیا...... پر خالہ کو روز کرتی ہے۔ کتنی کتنی دیر باتیں کرتی رہتی ہیں دونوں ماں بیٹی......اور آپ کو فون کرنے کے لیے وقت نہیں ہے اس کے پاس

امی اس کا قصور نہیں معیز کا قصور ہے...... یہ اس کا فرض تھا کہ

عالیہ: سارا قصور معیز ہی کا ہے...... بیٹھے بٹھائے اسے بیوی یاد آ گئی......اتنے سال اسے خیال نہیں آیا۔ (ناراض)

ملیحہ: اسے کہیں فون پر یہ سب کچھ......آہستہ آہستہ پورا زن مرید ہو جائے گا......یاد ہے نا کس طرح کبھی عائشہ کا کلمہ پڑھتا تھا۔

عالیہ: یاد ہے......سب یاد ہے......(یوں جیسے عالیہ کو کچھ یاد آیا ہو)

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، معیز

عالیہ فون پر معیز سے بات کر رہی ہے۔ معیز کچھ ہنستا ہوا ماں سے کہہ رہا ہے۔

معیز: آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں امی؟

عالیہ: کیوں اس میں کیسی باتوں والی کیا بات ہے۔ (سنجیدہ)

معیز: آپ دوسری شادی کرنے کا کہہ رہی ہیں مجھے...... پتہ ہے آپ کو......؟ (سنجیدہ لیکن کچھ گڑبڑا کر)

معیز: ارے لو...... میں تو صرف پیپر میرج کا کہہ رہی ہوں وہ صابرہ کے بیٹے نے کی ہے۔ نیشنلٹی مل گئی پھر اسے...... میں کون سا یہ کہہ رہی ہوں کہ اصل میں دو بیویاں گھر لے آ......اور میں کہوں گی تو بھی تو کہاں لے کر آنے والا ہے زن مرید ہے تو......

معیز: (ہنستا ہے) زن مرید ہی سمجھیں مجھے......اور اس طرح مشورے نہ دیں پیپر میرج بھی کوئی شریفوں کا کام نہیں ہوتا امی (بے ساختہ)

عالیہ: ساری دنیا کرتی پھرتی ہے۔ (سنجیدہ ہو کر)

معیز: ساری دنیا کو کرنے دیں۔ میری بیوی ہے۔ بیٹی ہے میں اس طرح کے کام نہیں کر سکتا

عالیہ: (سنجیدہ) تیرے ہی فائدے کے لیے کہہ رہی تھی میں...... نیشنلٹی مل جاتی تو تیری بیوی اور بیٹی ہی کو فائدہ ہوتا تھا......کوئی مجھے بلا کر رکھنا تھا تو نے پاس......

معیز: (سنجیدہ) نیشنلٹی لے کر میں نے کیا کرنا ہے امی...... پانچ دس سال محنت کر کے چار پیسے بنا لوں...... پھر پاکستان ہی آ کر سیٹ ہونا ہے میں نے۔ یہ ملک میرے جیسوں

کے لیے نہیں ہے۔ (خفا ہو کر)

عالیہ: لو ابھی گیا ہے نہیں اور آنے کی پڑ گئی تجھے...... لگتا ہے پھر بیوی نے کوئی نئی پٹی پڑھائی ہے تجھے۔ (خفا ہو کر)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا پرانا گھر

کردار: عالیہ، مدیحہ

مدیحہ ماں کے پاس بیٹھی بے حد خفگی کے عالم میں اس سے کہہ رہی ہے۔

مدیحہ: غلط مشورے نہ دیا کریں بھائی جان کو آپ

عالیہ: لو کون سے غلط مشورے دے دیئے میں نے۔ (چونک کر)

مدیحہ: امی گھر تڑوا دیں گی آپ اس طرح بھائی جان کا۔ (سنجیدہ)

عالیہ: لو میں پاگل ہوں کیا......؟...... اپنی بھانجی کو بہو بنا کر لائی ہوں...... میری بیٹی بہن کے گھر ہے...... اور میں گھر تڑواؤں گی اپنے بیٹے کا...... خالی کاغذی شادی ہوتی ہے وہ...... کئی مرد کرتے ہیں...... وہ اس دن صابرہ نے......

مدیحہ: (بات کاٹ کر) ان کو چھوڑیں آپ محلے والے کیا کرتے ہیں انہیں کرنے دیں...... پر آپ بھائی جان کو اس طرح کے مشورے نہ دیں...... عائشہ کو پتہ چل جائے تو بہت دکھ ہوگا اسے

عالیہ: (ناراض ہو کر) اتنی سگی مت بن عائشہ کی تو...... بھابھی بھابھی ہی ہوتی ہے چاہے خالہ کی بیٹی ہی کیوں نہ ہو...... ابھی تک جواد سے تو بات کی نہیں اس نے۔

مدیحہ: (سنجیدہ) امی کی ہے اس نے جواد سے بات...... اب کوئی الہ دین کا چراغ تو ہے نہیں اس کے پاس کہ دو دن میں رشتہ کرا دے میرا جواد کے ساتھ...... اور آپ نے کون سا جواد کی اماں سے بات کر لی ہے......

عالیہ: (ناراض ہو کر) لو...... میں لڑکی کی ماں ہو کر خود پہنچ جاؤں اس کے گھر ہماری بیٹی بیاہ کر لے جائے اپنے گھر...... بڑا اچھا مشورہ ہے تمہارا...... کپڑے نکالو الماری سے میرے (ناراض ہو کر)

//Cut//

Scene No # 15- B

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا گھر

کردار: عالیہ، ملیحہ

ملیحہ عالیہ سے کہہ رہی ہے۔

ملیحہ: کیا سوچ رہی ہیں امی؟ (چونک کر کچھ بے چین)

عالیہ: کچھ نہیں...... مدیحہ نہیں آئی بڑے دنوں سے...... اللہ خیر کرے...... سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو اس کے گھر......

//Cut//

Scene No # 18

وقت: رات

جگہ: نور کا بیڈ روم

کردار: نور، فرحان

نور اپنے بیڈ روم میں بیٹھی کچھ لکھ رہی ہے جب دروازے پر دستک دے کر فرحان اندر داخل ہوتا ہے نور اسے دیکھتی ہے۔ اسے جیسے اندازہ ہے کہ وہ کس لیے اندر آیا ہے اور وہ جیسے جھگڑے کے لیے تیار ہے۔

فرحان: میری وال فوٹوز کو آپ نے خراب کیا ہے؟......

نور: ہاں...... (ٹھنڈا لہجہ)

فرحان: کیوں؟ (بے ساختہ)

نور: کیونکہ وہ مجھے بری لگیں۔

فرحان: (سنجیدہ) کیا برا تھا ان میں......؟ (بے ساختہ)

نور: جا کر ان پکچرز کو دوبارہ دیکھو...... تمہیں پتہ چل جائے گا کہ ان میں کیا برا تھا

فرحان: میں سمجھتا تھا آپ grown up ہیں لیکن آپ نہیں ہیں۔

What you did was quite childish وہ کہہ کر کمرے سے نکل جاتا ہے نور کچھ تھا کچھ بے چین اُسے جاتا دیکھتی رہتی ہے یوں جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ اس کو کیا کہتی۔

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز، عائشہ

معیز فجر کے کچھ دیر بعد اپنے کمرے سے سٹنگ ایریا میں آتا ہے اور ایک لمحہ کے لیے ٹھٹھکتا ہے۔ عائشہ سٹنگ ایریا کے ایک صوفہ پر لیٹی سو رہی ہے۔ وہ سکڑی سمٹی ہوئی لیٹی ہے۔ وہ کچھ دیر دور کھڑا اسے دیکھتا رہتا ہے بے حد سنجیدگی سے...... پھر پتہ نہیں کیا خیال آنے پر بے حد دبے قدموں خالی الذہنی کے عالم میں چلتا اس کے قریب آ کر کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی نظریں عائشہ کے چہرے پر پھیلی ہلکی جھریوں کے جال پر ہیں اور ان میں بے حد تکلیف ہے۔ وہ یونہی کھڑا اس کے چہرے سے اس کے بالوں پر نظر دوڑاتا ہے۔ جو تقریباً سارے سفید ہیں۔ اس وقت وہ پہلی بار اس کا سر ڈھکے بغیر دیکھتا ہے۔ معیز کی آنکھوں میں عجیب سی تکلیف جھلکتی ہے۔ وہ جیسے کچھ بے چین ہو کر واپس بیڈ روم میں جاتا ہے اور ایک کمبل لا کر بے حد آہستگی سے اسے اوڑھاتا ہے۔ عائشہ بے خبر ہے پھر وہ اسی بے چین انداز میں کچن کی طرف جاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 20

وقت: دن

جگہ: عالیہ کا بیڈ روم

کردار: عالیہ، ملازمہ

عالیہ بستر پر بیٹھی ملازمہ سے ٹانگیں دبوا رہی ہے لیکن وہ جیسے اس کے ٹانگیں دبانے سے ناخوش نظر آتے ہوئے اس سے کہہ رہی ہے۔

عالیہ: پتہ نہیں کیسے لوہے جیسے ہاتھ ہیں تیرے۔ کس طرح ٹانگیں دبا رہی ہے تو۔ مجھے تو لگ رہا ہے پہلے سے زیادہ درد ہونے لگا ہے میری ٹانگوں میں۔

ملازمہ: (ناراض) لو پوری جان لگا دی ہے میں نے...... پر آپ کو تو میرے ہاتھ کا کوئی کام پسند نہیں آتا...... اب عائشہ بی بی جیسے ہاتھ کہاں سے لاؤں میں۔

عالیہ: پسند کرنے والی چیز ہو تو پسند آئے۔ (سنجیدہ)

ملازمہ: ایمانداری سے کہوں بیگم صاحبہ آپ کو تو کسی کے ہاتھ کا کام پسند نہیں آتا...... فرح باجی بھی یہی کہہ رہی تھیں۔

عالیہ: (ناراض ہو کر) زیادہ بڑبڑ کرنے کی ضرورت نہیں اور یہ فرح سے تو میں پوچھتی ہوں نوکر سے میری برائی کرتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: معیز کا لاؤنج

کردار: معیز، عائشہ

عائشہ صوفے پر سوئے سوئے کھٹکے کی آواز پر چونک کر آنکھیں کھولتی ہے اور معیز کو کچن میں کام کرتے دیکھتی ہے وہ چائے بنا رہا ہے وہ یک دم کچھ بڑبڑا کر اٹھتی ہے اور اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھتے ہوئے کچھ گھبرائے انداز میں کچن میں جا کر کہتی ہے۔

عائشہ: میں بنا دیتی ہوں چائے...... مجھے جگا دیتے۔ (معیز خاموش رہتا ہے جواب نہیں دیتا عائشہ چائے بنانے لگتی ہے معیز چپ چاپ کچھ کہے بغیر ٹیبل پر بیٹھ جاتا ہے۔

عائشہ چائے بناتے ہوئے وقتاً فوقتاً اس کو جیسے کچھ پریشان نظروں سے دیکھتی ہے یوں جیسے اس کی چپ سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو پھر وہ چائے کا ایک کپ بنا کر اس کے سامنے لا کر رکھ دیتی ہے۔ معیز اسی انداز میں چپ چاپ سر جھکائے اپنے سامنے پڑے کپ کو دیکھتا رہتا ہے۔ عائشہ جیسے کچھ اور پریشان ہو کر واپس سٹنگ ایریا میں جاتی ہے اور معیز کو پھر دیکھتی ہے۔ وہ اب بھی ویسے ہی بیٹھا چائے سے اٹھتی بھاپ کو دیکھ رہا ہے۔ وہ اسے پریشان انداز میں دیکھتے ہوئے ساتھ ساتھ کمبل اٹھا کر تہہ کرنے لگتی ہے۔ پھر یک دم وہ کہتی ہے۔

عائشہ: میں...... میں نور کو سمجھاؤں گی

معیز: کیا......؟......

عائشہ: پتہ نہیں کیوں کرتی ہے وہ ایسے

معیز: (عجیب انداز میں اس سے کہتا ہے) تمہیں نہیں پتہ (اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے حد چبھتے انداز میں عائشہ چند لمحوں کے لیے بول نہیں پاتی پھر ایک دم نظریں چراتے ہوئے کہتی ہے۔)

عائشہ: ناشتہ کتنے بجے کریں گے آپ؟

معیز: (تلخی سے کہہ کر ٹیبل سے اٹھ کر چلا جاتا ہے) زندگی میں بس یہی تو اہم ہے...... ناشتہ کھانا، چائے پانی...... کوئی اور چیز اس سے اہم ہو سکتی ہے کیا؟ (عائشہ بے حد

اپ سیٹ اسے جاتا دیکھتی رہتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: دن
جگہ: عالیہ کا بیڈروم
کردار: عالیہ

عالیہ کمرے میں اپنی عینک ڈھونڈتی پھر رہی ہے اور ساتھ کچھ بوکھلائے انداز میں بڑبڑا بھی رہی ہے۔ بستر پر ایک رحل میں قرآن پاک پڑا ہے یوں لگ رہا ہے جیسے وہ قرآن پاک پڑھنے کے لیے عینک ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔

عالیہ: پتہ نہیں کہاں رکھ دی ہے عینک ...... کتنی بار کہا ہے میری چیزوں کو ادھر سے ادھر مت کرو پر مجال ہے کسی پر اثر ہو...... عائشہ کمرہ صاف کرتی تھی تو۔ (وہ بات کرتے کرتے عائشہ کے ذکر آنے پر یک دم جیسے رک جاتی ہے۔ یوں جیسے اسے احساس ہوا ہو کہ وہ کسی غلط چیز کی تعریف کرنے لگی تھی و کچھ دیر بے مقصد جیسے کچھ بے چین کھڑی رہتی ہے پھر آ کر بستر پر بیٹھ جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: دن
جگہ: فرحان کا بیڈروم
کردار: فرحان، معیز

معیز صبح فرحان کے بیڈروم میں اسے جگانے کے لیے جاتا ہے اور لائٹ آن کرتے ہوئے اس کے بستر کے پاس جا کر اس کا کمبل ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: Wake up Farhan You are getting late

فرحان: What time is it? (جمائی لیتے ہوئے)

معیز: خود دیکھو۔ (اٹھاتے ہوئے)

فرحان: Oh I am so sleepy! Why do we have to go to sehool every day.

معیز: روز ایک ہی سوال...... کوئی اور سوال نہیں ہے تمہارے پاس۔ (بات کاٹتے ہوئے۔)

فرحان: You never gave me a Satis factory answer (وہ کہتے ہوئے کمرے سے جانے لگتا ہے تو خالی دیوار دیکھتا ہے۔)

معیز: صبح صبح argument نہیں کرسکتا میں۔...... یہ وال پر سے پکچر کیوں ہٹا دیں۔

فرحان: ایسے ہی...... دوسری پکچرز لگاؤں گا (کچھ اٹک کر)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: دن
جگہ: عائشہ کی ماں کا گھر، معیز uk میں گھر
کردار: عائشہ، ماں

ماں فون پر عائشہ سے بات کر رہی ہے اور وہ چپ چاپ سن رہی ہے۔

ماں: معیز ٹھیک ہے اب تمہارے ساتھ......؟......

عائشہ: ٹھیک ہے۔ (مشینی انداز)

ماں: بات کرتا ہے۔

عائشہ: کرتا ہے۔

ماں: (بے ساختہ) باہر گھمانے پھرانے لے کر گیا......؟......

عائشہ: (بے ساختہ) نہیں۔

ماں: (تسلی دیتے ہوئے) کوئی بات نہیں لے جائے گا...... آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا وہ...... اب وہاں پاس رہوگی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

عائشہ: (مدھم آواز) میں اب بھی پاس نہیں ہوں اس کے امی...... اب بھی اتنی ہی دور ہوں...... ہمیشہ اتنی ہی دور رہوں گی...... بیچ میں فاصلہ نہیں آیا۔ وقت آ گیا ہے...... بہت وقت گزر گیا ہے...... لگتا ہے زندگی گزر گئی ہے۔

//Cut//

Scene No # 25

وقت: دن
جگہ: عالیہ کا بیڈروم/معیز کا لاؤنج
کردار: عالیہ، معیز

عالیہ اپنے بیڈروم میں بیٹھی معیز سے فون پر بات کرتی ہے۔

معیز: گھر میں سب خیریت ہے؟ (سنجیدہ)

عالیہ: ہاں خیریت ہی ہے گھر میں......اللہ کا شکر ہے......تم سناؤ وہاں سب ٹھیک ہے؟

معیز: (بے ساختہ) ہاں ٹھیک ہے سب کچھ......(کچھ عجیب انداز)

عالیہ: بیٹی نے کوئی نئی مصیبت تو کھڑی نہیں کی......؟

معیز: (بے ساختہ) کوئی مصیبت کھڑی نہیں کی اس نے امی

عالیہ: (بظاہر بے حد نارمل لہجے میں) اور عائشہ گھر کا کام وام تو کرتی ہے وہ......؟

معیز: (بے ساختہ) کرتی ہے......بات کریں گی اس سے......؟

عالیہ: (بے ساختہ) اس نے نہیں کہا کہ مجھ سے بات کرنی ہے......؟......کتنے دن تو ہو گئے اسے گئے۔؟

معیز: نہیں اس نے نہیں کہا۔

عالیہ: ہاں اس نے تو خدا کا شکر ادا کیا ہوگا۔ جان چھوٹی اس کی مجھ سے......(جیسے معیز کے جملے پر کچھ خفا ہو کر)

معیز: بات کرواتا ہوں آپ کی اس سے

عالیہ: کوئی ضرورت نہیں ہے......میں نے کیا کرنا ہے اس سے بات کر کے......؟......(ناراض انداز)

//Cut//

Scene No # 26

وقت: دن

جگہ: معیز کا لاؤنج

کردار: معیز، عائشہ

معیز ناشتہ ختم کرتے ہوئے اٹھتے ہوئے عائشہ سے کہتا ہے جو کچن میں کچھ کام کر رہی ہے۔

معیز: آج واپسی پر تیار رہنا......تمہیں کچھ کپڑے اور جوتے دلوانے ہیں مجھے......کچھ اور بھی چاہئے ہو تو وہ بھی دیکھ لینا......نور سے بھی پوچھ لینا۔

عائشہ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اپنے ہاتھ نیپکن سے خشک کرتے ہوئے۔ (وہ کہتے ہوئے جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 27

وقت: دن

جگہ: نور کا بیڈروم

کردار: نور، عائشہ

نور بے حد خفگی کے عالم میں عائشہ سے کہتی ہے۔

نور: اب آپ ان کے ساتھ شاپنگ پر جائیں گی......؟ کیوں؟......ضرورت کیا ہے آپ کو......؟

عائشہ: انہوں نے خود کہا ہے۔ (سنجیدہ)

نور: وہ جو بھی کہیں آپ کا ماننا فرض نہیں ہے......ان کا اتنا ہی خیال ہے تو وہ پیسے دے دیں......میں اور آپ خود شاپنگ کر سکتے ہیں اپنے لیے

عائشہ: (سنجیدہ) میں یہ کیسے کہہ سکتی ہوں ان سے؟

نور: (بے ساختہ) میں کہہ دیتی ہوں......

عائشہ: (کچھ سوچ کر)......وہ خود شاپنگ کرائیں گے تو انہیں خوشی ہوگی۔

نور: ......ہر چیز میں ان کی خوشی کیوں اہم ہے آپ کے لیے؟......میری خوشی کی بھی کوئی Importance ہے آپ کے لیے......(تلخی سے)

عائشہ: نور......

نور: (بات کاٹ کر) یہ جو کچھ ہوا ہے نا آپ کے ساتھ امی......یہ آپ کے اسی attitude کی وجہ سے ہوا ہے۔ زندگی میں "اپنی خوشی" نام بھی ایک چیز ہوتی ہے (کہہ کر جاتی ہے)

//Cut//

Scene No # 28-A

وقت: شام

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ

معیز چپ چاپ سپاٹ اور بے تاثر چہرے کے ساتھ گاڑی چلا رہا ہے۔ عائشہ اس کے برابر بیٹھی کچھ نروس انداز میں ونڈ سکرین سے باہر دیکھ رہی ہے۔ دونوں کو بیک وقت کچھ یاد آتا ہے۔

// Flashback //

//Cut//

Scene No # 29

وقت: دن

جگہ: سڑک

کردار: عائشہ،معیز

معیز بائیک چلا رہا ہے۔ عائشہ پیچھے بیٹھی ہوئی ہے دونوں ہنستے ہوئے مگن انداز میں باتیں کر رہے ہیں۔

معیز: اگر کبھی میرا ایکسیڈنٹ ہوا تو تمہاری باتوں کی وجہ سے ہوگا

عائشہ: نہیں الٹی باتیں کرنے کی وجہ سے ہوگا...... اب یہ کرنے والی بات ہے جو کی ہے تم نے۔ (ناراض ہوکر)

معیز: یار اب گونگا بن کر تو نہیں بیٹھ سکتا میں تمہارے ساتھ۔ (بے ساختہ)

عائشہ: پچھلے آدھے گھنٹے سے تم بول رہے ہو میں کب بولی ہوں؟ (ناراض ہوکر)

معیز: خدا کا خوف کرو عائشہ...... دو جملے بولے ہوں گے میں نے باقی سب کو تم نے ہی کہا ہے۔

عائشہ: (ناراض ہوکر) میں نے کہا ہے......؟ تم سناتے پھر رہے ہو مجھے اپنی جوانی کے قصے

معیز: (ہنستا ہے) جوانی......؟ یار میں جوان ہوں ابھی......

عائشہ: شادی شدہ ہو تم اب

معیز: (بے ساختہ) تو اس سے عمر میں اضافہ تو نہیں ہو جاتا...... ہاں عمر میں کمی ضرور ہو جاتی ہے اور عقل میں بھی۔

عائشہ: اس طرح کی باتیں کرنی ہیں۔ تو مت کرو مجھ سے کوئی بات (طنزیہ)

معیز: تم چپ رہ سکتی ہو تو رہ لو......؟ (بے ساختہ)

عائشہ: میں رہ لوں گی تم نہیں رہ سکتے...... (بے ساختہ)

معیز: چیلنج مت کرو مجھے...... (بے ساختہ)

عائشہ: اب ایک لفظ نہیں بولوں گی میں۔ (بے ساختہ)

معیز: اور میں بھی۔ (کچھ دیر دونوں چپ رہتے ہیں پھر معیز کچھ پریشان ہوکر)

معیز: اس طرح کرو گی تو بائیک بند کر دوں گا میں...... سفر لمبا لگنے لگا ہے۔ مجھے تمہاری

خاموشی سے...... میں گردن موڑ کر دیکھنے لگا ہوں تمہیں چاہے ایکسیڈنٹ ہو جائے

عائشہ: (اس کی گردن سیدھی کر کے) سامنے دیکھو...... دیکھا تم چپ رہ سکتے ہو۔

معیز: تمہارے سامنے نہیں رہ سکتا۔ (ہنستا ہے)

//Cut//

Scene No # 28-B

وقت: شام

جگہ: سڑک

کردار: معیز، عائشہ

معیز بے اختیار بریک پر پاؤں رکھتا ہے گاڑی کو جھٹکا لگتا ہے۔ وہ اور عائشہ یک دم جیسے کسی سوچ سے واپس حال میں آتے ہیں۔ پھر دونوں جیسے سنبھل جاتے ہیں۔ سفر پھر خاموشی سے طے ہونے لگتا ہے لیکن دونوں کی آنکھوں میں عجیب سی تکلیف ہے اور رنج بھی۔

//Cut//

Scene No # 30

وقت: شام

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان

فرحان سٹنگ ایریا میں بیٹھا TV دیکھتے ہوئے کوئی فٹ بال میچ دیکھ رہا ہے نور بے حد بے تابی اور کچھ بے چینی سے گھر میں ادھر سے ادھر پھر رہی ہے وہ کبھی کھڑکی کو دیکھتی ہے کبھی دروازے کے پاس جا کر باہر دیکھتی ہے اور کبھی ونڈوز میں جا کر باہر جھانکنے لگتی ہے فرحان وقتاً فوقتاً اسے دیکھتا ہے اور اس کی بے چینی نوٹ کرتا ہے لیکن کچھ کہتا نہیں۔ بالآخر نور بے حد بے چین ہوکر اس کے پاس آ کر کہتی ہے۔

نور: کہاں گئے ہیں "تمہارے پاپا میری "امی" کو لے کر......؟

فرحان: شاپنگ کرنے۔ (TV دیکھتے ہوئے)

نور: جانتی ہوں میں...... میں جگہ کا پوچھ رہی ہوں۔ (سنجیدہ)

فرحان: شاپنگ پلیس کا نام بتاؤں؟ (سنجیدہ)

نور: یہاں سے کتنی دور ہے یہ بتاؤ...... اتنا ٹائم تو نہیں لگتا چند کپڑے اور جوتے خریدنے میں......

فرحان: (اسی طرح TV دیکھتے ہوئے) ہو سکتا ہے کچھ اور بھی انہیں buy کرنا ہو (اسی طرح TV دیکھتے ہوئے)

نور: پھر بھی اتنا ٹائم نہیں لگ سکتا

فرحان: (اسی انداز میں) ہو سکتا ہے کھانا کھانے رک گئے ہوں...... کافی پی رہے ہوں۔

نور: (بے حد برا مان کر) کیوں کھائیں گی وہ تمہارے پاپا کے ساتھ کھانا اور کیوں پئیں گی وہ کافی۔ (بے ساختہ)

فرحان: کیونکہ وہ پاپا کی وائف ہیں۔ (نور جیسے چند لمحے کو بول نہیں پاتی پھر بے حد اپ سیٹ ہو کر دوبارہ ونڈو کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔)

// Freeze //

قسط نمبر 12

Scene No # 1

وقت: دن

جگہ: منصور کا گھر

کردار: شبانہ، منصور

شبانہ کچن میں کچھ پکاتے ہوئے ساتھ منصور سے بات کر رہی ہے۔ منصور فریج میں کچھ تلاش کر رہا ہے۔

شبانہ: معیز بھائی نے عائشہ کو چھوڑ کر دوسری شادی کیوں کی؟

منصور: کوئی مسئلہ ہو گیا تھا دونوں کے درمیان! (ٹالنے والا انداز)

شبانہ: کیسا مسئلہ۔ (تجسس سے)

منصور: ہو گیا تھا۔

شبانہ: (بے ساختہ) کھل کر کیوں نہیں بتاتے آپ......

منصور: (ٹالتے ہوئے) تم جان کر کیا کرو گی؟

شبانہ: (بے ساختہ کہہ کر کچھ ترس والے انداز میں) کچھ نہیں کروں گی لیکن کچھ پتہ تو چلے مجھے...... بڑا ترس آیا ہے مجھے عائشہ کو دیکھ کر...... جوانی میں بڑی خوبصورت ہو گی...... پتہ نہیں معیز بھائی کو دوسری شادی کی کیا سوجھی...... اور وہ بھی انیلا جیسی عورت سے...... توبہ ہے...... مجھے تو بڑا غصہ آ رہا تھا معیز بھائی پر۔

منصور: غصے کی بجائے کام کرو تم (بات کاٹ کر)

شبانہ: ہیں تو آپ کو کیا لگ رہا ہے فارغ بیٹھی ہوں میں؟ (سالن کو دیکھتے ہوئے)

منصور: کتنا وقت ہے کھانے میں۔

شبانہ: (کچھ خفا ہو کر) میں نے کچھ پوچھا تھا آپ سے۔

منصور: کیا پوچھا تھا؟

شبانہ: (ناراض ہو کر) عائشہ کے بارے میں پوچھا تھا میں نے۔

منصور: (بے ساختہ) خود عائشہ بھابھی سے ہی پوچھ لینا تم۔

شبانہ: (ناراض ہو کر) الٹے مشورے نہ دیں مجھے...... زخموں پر نمک چھڑکنے کی بات

کر رہے ہیں آپ...... اس سے پوچھوں کہ بتاؤ تمہارے میاں نے تمہارے ہوتے ہوئے دوسری شادی کیوں کی۔ (منصور کچھ کہے بغیر جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 2

وقت: دن
جگہ: شاپنگ مال کے باہر کی جگہ
کردار: معیز، عائشہ

عائشہ ایک جگہ پر کھڑی سڑک سے گزرتی ٹریفک کو دیکھتے ہوئے معیز کا انتظار کر رہی ہے اس کے ہاتھ میں ایک شاپنگ بیگ ہے۔ جب معیز کافی کے دو کپ لیے نمودار ہوتا ہے اور اس کے پاس پہنچ کر کچھ کہے بغیر ایک کپ اس کی طرف بڑھاتا ہوا اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ لے لیتا ہے۔ عائشہ جیسے بے حد حیرانی کے عالم میں اسے دیکھتی ہے اور پھر بھاپ اڑاتے کافی کے کپ کو پھر دوبارہ معیز کا چہرہ دیکھتی ہے جواب آہستہ آہستہ چلنا شروع ہو چکا ہے ایک لمحے کے لیے کافی کے کپ کو دیکھتے ہوئے عائشہ کو جیسے کچھ یاد آتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 3

وقت: دن
جگہ:
کردار: عائشہ، معیز

عائشہ اور معیز دونوں بیٹھے کافی پی رہے ہیں وہ ایک بازار میں چل رہے ہیں۔

چلتے چلتے۔

معیز: بری عادت ڈال ہے تم نے۔
عائشہ: کیا؟ (چونک کر)
معیز: کافی کی...... میں کہاں پیتا تھا......؟
عائشہ: تو مت پیئو۔ (کندھے اچکا کر)
معیز: تو تم کس کے ساتھ پیا کرو گی کافی......؟
عائشہ: (لاپرواہی سے) اکیلے بھی پی سکتی ہوں میں......!
معیز: (طنز اور خفا) یعنی تم ہر کام اکیلے کر سکتی ہو میری ضرورت نہیں ہے تمہیں۔ (خفا ہو کر)

عائشہ: اب یہ کیا بات ہوئی...... ہم کافی کی بات کر رہے تھے۔ (بے ساختہ)
معیز: کافی ہی کی بات کر رہے ہیں ہم...... (بے ساختہ)
عائشہ: تم تو اپنی اور میری بات کر رہے ہو۔
معیز: (بے ساختہ شرارتی انداز میں) ہاں تو میں اپنی ہی بات کر رہا ہوں۔
عائشہ: (خفا ہو کر) بعض دفعہ تم بے تکی باتیں کرنا نہیں شروع کر دیتے؟...... (سنجیدہ)
معیز: تو؟
عائشہ: (بے ساختہ) تو یہ کہ عقل کی باتیں کیا کرو۔
معیز: تمہارے ساتھ رہتے ہوئے بھی؟...... (مصنوعی سنجیدگی)
عائشہ: کیا مطلب ہے تمہارا؟ (بے ساختہ ہنس کر اسے منانے کی کوشش کرتا ہے)
معیز: میرا مطلب ہے کافی پیتے ہوئے بھی؟...... اچھا اچھا ناراض مت ہو یار...... اچھی لگتی ہو۔ (عائشہ آخری جملے پر مسکرا دیتی ہے) (بے ساختہ کہتا ہے)
معیز: صرف غصے میں۔
عائشہ: (وہ پھر خفا ہوتی ہے) معیز......
معیز: (چھیڑتا ہے) نہیں نہیں...... جب تم خاموش بیٹھی ہوتی ہو تب بھی اچھی لگتی ہو۔ (بے ساختہ ناراض ہو کر)
عائشہ: اور تم خود تمہاری زبان کتنی چلتی ہے۔
معیز: میں نے بتایا تھا تمہیں میں تمہارے سامنے خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ (کندھے اچکا کر)
عائشہ: اور میں بھی۔ (مسکرا کر)

//Cut//

Scene No # 4

وقت: دن
جگہ: پارک
کردار: معیز، عائشہ

دونوں ایک پارک کی ایک بینچ پر کافی کا ایک ایک کپ ہاتھ میں لیے بے حد چپ چاپ بیٹھے ہیں۔ دونوں گہری سوچ میں ڈوبے کافی پی رہے ہیں اور دونوں کے درمیان بینچ پر کافی فاصلہ ہے۔ ایک عجیب سی خاموشی اور سناٹا ہے اس سین میں...... یوں جیسے دونوں منتظر ہوں ایک دوسرے کے بولنے کا اور خود دونوں کچھ بول نہ رہے ہوں۔

کچھ دیر دونوں اسی طرح بیٹھے رہتے ہیں پھر معیز یک دم اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

معیز: دوپہر ہو رہی ہے بچے انتظار کر رہے ہوں گے۔

عائشہ: ......جی......(بالکل میکانکی انداز میں کہتے ہوئے اپنی کافی وہیں چھوڑتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے معیز اسے کپ چھوڑتے دیکھ کر کہتا ہے۔)

معیز: تمہاری کافی رہ گئی ہے۔(کافی کے کپ کو دیکھ کر مدھم آواز میں)

عائشہ: بس اتنی ہی پینی تھی مجھے...... بہت کڑوی ہے۔

معیز: (عجیب سا لہجہ) کافی کڑوی ہی ہوتی ہے۔

عائشہ: (کافی کے کپ کو غور سے دیکھ کر جیسے کچھ سوچتے ہوئے۔)15 سال پہلے اتنی کڑوی نہیں تھی۔ پندرہ سال بعد پی ہے تو......شاید عادت نہیں رہی اس لیے......(کچھ دیر جیسے بول نہیں پاتا پھر کہتا ہے عجیب سے لہجے میں)

معیز: بہت پسند تھی تمہیں...... پندرہ سال کیسے چھوڑ دی تم نے......

عائشہ: (کچھ بڑبڑانے والا انداز) اس سے زیادہ پسندیدہ چیزیں چھوڑنی پڑیں مجھے......یہ تو صرف کافی تھی۔۔(معیز اس کے جملے پر یک دم جیسے کچھ ناراض ہو کر چلنے لگتا ہے اسے جیسے جواد کا خیال آجاتا ہے عائشہ کچھ حیرانی سے اسے یوں جاتے دیکھتی ہے اور پھر چپ چاپ اس کے پیچھے چلنے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 5

وقت: رات

جگہ: معیز کا پاکستان میں گھر

کردار: حبیب، فرح، بچے، ماں

حبیب فرح اور بچوں کے ساتھ TV دیکھ رہا ہے جب عالیہ جیسے کچھ بے چین سی کمرے میں آتی ہے۔

عالیہ: یہ معیز کو گئے کتنے دن ہو گئے؟ (فرح اور حبیب ایک دوسرے کو جیسے کچھ معنی خیز نظروں کے ساتھ دیکھتے ہیں پھر حبیب جیسے کچھ جھنجھلا کر ماں سے کہتا ہے۔فرح ریموٹ سے TV کی آواز کم کر دیتی ہے۔

حبیب: آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے......؟ ......ہر روز وہی پوچھتی رہی ہیں......فون پر بات تو ہوتی رہتی ہے آپ کی اس کے ساتھ...... پھر کیا مسئلہ ہے آپ کو......؟......

عالیہ: (اُسی انداز میں) کوئی مسئلہ نہیں ...... بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی...... اولاد ہے میری...... میں نہیں پوچھ سکتی۔

حبیب: (اسی انداز میں) پوچھیں پر ہر روز پوچھنے مت بیٹھ جائیں......ایک بھائی جان ہیں انہوں نے تو پرواہ نہیں کی آپ کی...... دھڑلے سے اپنی بیوی اور بیٹی کو آپ کے سامنے لے گئے پاکستان سے......اور اب آپ بیٹھی دن گن رہی ہیں......انہوں نے کیا واپس پاکستان آجانا ہے۔(عالیہ کوئی جواب دیئے بغیر اسی طرح پلٹ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔اس کے کمرے سے نکلتے ہی فرح کہتی ہے۔)

فرح: بھائی جان کا نہیں انہیں عائشہ کی پڑی ہے...... خدمتوں کی عادت پڑی ہے......اب اس کی واپسی کے دن گن رہی ہیں...... میں تو خود چاہتی ہوں جلدی واپس آئے وہ...... جان عذاب میں ڈال رکھی ہے آپ کی امی جان نے میری نکتہ چینیاں کر کر کے۔(بڑبڑاتے ہوئے TV کا والیم ریموٹ سے اونچا کر دیتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 6

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، فرحان، معیز، عائشہ

نور ابھی بھی بے حد خفگی کے عالم میں کمرے میں وقتاً فوقتاً چکر لگاتی ہے پھر دوبارہ کھڑکی کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ناخن کترنے لگتی ہے بے حد بے چینی کے عالم میں فرحان اب بھی اسی طرح اطمینان سے لاؤنج کے صوفہ پر بیٹھا TV دیکھ رہا ہے وہ TV دیکھتے ہوئے جیسے بڑبڑانے والے انداز میں کہتا ہے۔

فرحان: you are aeting like a baby (بے حد خفگی سے)

نور: Shut up (وہ اسی انداز میں TV دیکھتے ہوئے کہتا ہے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جیسے اسے نور کو تنگ کرنے میں مزہ آیا ہو۔)

فرحان: I already am تبھی بیرونی دروازہ کھلتا ہے اور معیز اور عائشہ اندر داخل ہوتے ہیں۔نور اور فرحان دونوں ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔نور بے حد اپ سیٹ نظر آ رہی ہے۔عائشہ شاپنگ بیگز پکڑے ہوئے ہے اور اندر آ رہی ہے جب نور بے حد تیکھے انداز میں کہتی ہے۔

نور: اتنی دیر لگا دی آپ لوگوں نے...... (معیز اور عائشہ چند لمحوں کے لیے جیسے کچھ حیران کھڑے رہ جاتے ہیں پھر معیز جیسے کچھ وضاحت دینے کی کوشش کرتا ہے۔)

معیز: مارکیٹ یہاں سے کافی فاصلے پر

نور: (وہ بدتمیزی سے بات کاٹ کر عائشہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے معیز کچھ شرمندہ ہو جاتا ہے اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔) میں اپنی امی سے پوچھ رہی ہوں۔ (تلخی سے) آپ کو پتہ ہونا چاہیے تھا کہ میں نے کھانا کھانا ہوگا...... کچھ بھی نہیں پکا

عائشہ: میں ابھی بنا دیتی ہوں۔ (کچھ ہکلا کر)

نور: ابھی بنانا شروع ہوں گی کب بنے گا؟

عائشہ: فریج میں کل کا......

نور: (بات کاٹ کر) میں باسی کھانا نہیں کھاتی آپ کو پتہ ہے......

معیز: ریسٹورنٹ سے منگوا لیتے ہیں...... جلدی آ جائے گا...... (کہنے لگتا ہے)

نور: ...... مجھے نہیں کھانا۔ (وہ کہہ کر بے خفگی کے عالم میں اپنے کمرے کی طرف چلی جاتی ہے عائشہ اور معیز اسے ہکا بکا جاتے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

معیز: ریسٹورنٹ سے منگوا لیتا ہوں۔ وہ دونوں جیسے کچھ نادم ہیں۔ معیز کچن ایریا کی ایک دراز میں سے ایک ریسٹورنٹ کا مینیو کارڈ تلاش کرنے لگتا ہے۔ فرحان عائشہ سے کہتا ہے۔

فرحان: کیا buy کیا آپ نے؟

//Cut//

Scene No # 7

وقت: رات
جگہ: عالیہ کا گھر
کردار: عالیہ

عالیہ رات گئے اپنے کمرے میں اپنے بستر پر بے چین بیٹھی ہے۔ وہ کچھ دیر بے مقصد کمرے کے چکر لگاتی رہتی ہے۔ پھر جیسے خالی الذہنی کے عالم میں کمرے سے نکل جاتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 8

وقت: رات
جگہ: عالیہ کا گھر
کردار: عالیہ

عالیہ عائشہ کے کمرے میں داخل ہوتی ہے وہ جیسے کچھ بے چین ہے۔ پھر وہ اندر داخل ہو کر لائٹ آن کرتی ہے اور جیسے کمرے میں چلتے ہوئے دیکھتی ہے۔ کمرے میں جیسے عجیب سی ویرانی ہے عالیہ چلتے ہوئے جا کر ایک کرسی پر بیٹھ جاتی ہے اور اسی طرح کچھ غصے کچھ بے چینی کے عالم میں بڑبڑاتی رہتی ہے۔

عالیہ: مجھے جانے ہی نہیں دینا چاہیے تھا اس کو دیکھو ذرا اس کو...... وہاں جا کر پیچھے جیسے اسے کسی کا ہوش ہی نہیں ہے...... نہ فون...... نہ خیر خبر...... ایسے جیسے بڑا ظلم کر دیا ہے میں نے اس پر...... ساس سمجھ کر نہ سہی خالہ سمجھ کر ہی سہی۔ (وہ بات ادھوری چھوڑتی ہے) پر قصور اپنے بیٹے کا ہے...... اسے لے کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا اسے۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے پھر اٹھ کر کمرے سے جانے لگتی ہے۔

//Cut//

Scene No # 9- A

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: نور، عائشہ

نور اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑکی سے باہر جھانک رہی ہے۔ وہ بے حد خفا نظر آ رہی ہے۔ تبھی عائشہ ایک شاپنگ بیگ لیے اندر داخل ہوتی ہے۔ نور پلٹ کر بے حد خفگی کے عالم میں ماں کو دیکھتی ہے۔

عائشہ: یہ تمہارے پاپا نے تمہارے لیے کچھ کپڑے لیے ہیں۔ (نور آگے بڑھ کر وہ بیگ اٹھا کر دور پھینکتے ہوئے کہتی ہے۔)

نور: نہیں چاہیے مجھے کوئی کپڑے......

عائشہ: نور

نور: (بے حد غصے سے) اب آپ ان کے ساتھ اس طرح باہر گھومنے جایا کریں گی۔

// InterCut //

Scene No # 10- A

وقت: رات
جگہ: معیز کا گھر
کردار: معیز

معیز نور کے کمرے کے دروازے کو کھولتا کھولتا اندر سے آنے والی آوازیں سن کر جاتا ہے۔ وہ جیسے نور کی باتیں سن کر بے حد اپ سیٹ ہو جاتا ہے

Voice over

عائشہ: وہ تمہارے پاپا ہیں نور (منت والا انداز)

نور: تو میں کیا کروں؟ مجھے نہیں اچھا لگتا ان کے ساتھ آپ کا جانا...... (وہی انداز)

عائشہ: صرف کپڑے خرید کروانے) کے لیے لے گئے تھے وہ مجھے نور...... (غصے سے

نور: آپ میں کوئی self respect ہے امی؟ آپ میں کوئی self respect نہیں ہے...... (معیز کے چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 9- B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، عائشہ

عائشہ بے حد اپ سیٹ نور کے سامنے کھڑی ہے اور بے حد رنج اور تکلیف سے اسے دیکھ رہی ہے۔

عائشہ: نہیں کوئی self respect نہیں ہے میری self respect رکھ کر کیا کرنا ہے میں نے؟ (نم آنکھوں کیساتھ بڑبڑاتے ہوئے۔)

نور: آپ کو یاد ہے انہوں نے کیا کیا ہے آپ کے ساتھ......؟ 14 سال آپ کے شوہر نے کیا کیا ہے آپ کے ساتھ......؟

// InterCut //

Scene No # 10- B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد اپ سیٹ دروازے کے باہر کھڑا نور کی آواز سن رہا ہے۔

نور: انہوں نے دوسری شادی کر لی یہاں نیشنلٹی کے لیے 14 سال انہوں نے میری اور آپ کی شکل نہیں دیکھی...... یہاں اپنے بیٹے اور بیوی کے ساتھ محبتیں کرتے

رہے...... اب بیوی مر گئی تو انہیں آپ کا خیال آ گیا...... پرانی بیوی نئی شادی سے سستی پڑے گی انہیں۔ (معیز کو جیسے اس کی باتیں سنتے ہوئے بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ معیز بے حد اپ سیٹ ہوتا ہے اس کے آخری جملے پر۔)

// InterCut //

Scene No # 9- C

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: نور، عائشہ

عائشہ بے حد رنج کے عالم میں نور سے کہہ رہی ہے۔

عائشہ: ایسی باتیں مت کرو نور۔

نور: (وہ غصے میں بات کرتے کرتے رو پڑتی ہے) کیوں نہ کروں؟ سچ نہ بتاؤں آپ کو؟ مجھے ان کے رویے سے اتنی تکلیف نہیں ہو رہی جتنی آپ کے رویے سے ہو رہی ہے امی...... بس یہ ویلیو ہے آپ کی...... اتنی سی ویلیو ہے آپ کی؟

عائشہ: اتنی بھی نہیں ہے۔ (بے حد تھکے ہوئے لہجے میں)

// InterCut //

Scene No # 10- C

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز دروازے کے باہر کھڑا بے حد اپ سیٹ اندر ہونے والی گفتگو سن رہا ہے۔

عائشہ: اور اب اتنے سالوں بعد کوئی ویلیو رکھ کر کرنا بھی کیا ہے؟ میں صرف تمہارے لیے آئی ہوں یہاں...... ایک بار تمہارا ایڈمیشن ہو جائے تو پھر میں واپس چلی جاؤں گی...... میں تمہارے پاپا کے لیے نہیں آئی یہاں...... نہ ہی وہ مجھے اپنے لیے لے کر آئے ہیں یہاں۔

// InterCut //

Scene No # 9- D

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: عائشہ، نور

عائشہ بے حد تھکے لہجے میں نم آنکھوں کے ساتھ نور سے کہہ رہی ہے۔

عائشہ: میرے اور ان کے درمیان اب کچھ نہیں ہے نور...... یہ چیزیں خریدنے سے...... ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے سے ایک کمرے میں رہنے سے بھی کچھ نہیں بدلے گا...... برف کی سل نہیں ہے بیچ میں گلیشیئر ہے اور گلیشیئر نہیں پگھلتے...... لیکن تم یہ سب کچھ نہیں سمجھو گی...... اور نہ ہی سمجھو تو ہی اچھا ہے۔ (نور کھڑی اسے دیکھتی رہتی ہے۔ وہ کمرے میں بکھری ہوئی وہ چیزیں اٹھانے لگتی ہے جو نور نے پھینکی تھیں۔)

//Cut//

Scene No # 10- D

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز اندر سے آتی عائشہ کی آواز سن رہا ہے اور بے حد تھکا ہوا لگ رہا ہے ایک گہرا سانس لے کر وہ بے حد رنجیدہ وہاں سے چلا جاتا ہے آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتے ہوئے۔

//Cut//

Scene No # 11- A

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز بے حد تھکا ہوا گھر سے باہر لان میں آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ ایک سگریٹ کے پیکٹ سے ایک سگریٹ نکال کر لائٹر کی مدد سے سلگاتا ہے۔ وہ جیسے کسی بہت گہری سوچ میں لگ رہا ہے۔

// InterCut //

Scene No # 12

وقت: دن

جگہ: بس

کردار: معیز، انیلا

معیز بس میں سفر کر رہا ہے، اور ایک سیٹ پر بیٹھا باہر دیکھ رہا ہے۔ جب انیلا اس کے

پاس آ کر بیٹھتی ہے۔ وہ چونک کر اسے دیکھتا ہے۔ دونوں کے درمیان مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ کچھ دیر دونوں اسی طرح سفر کرتے رہتے ہیں۔ پھر انیلا اسے مخاطب کرتی ہے۔

انیلا: Are you Pakistani

معیز: جی......

انیلا: (مسکرا کر) Oh ہاں مجھے لگ رہا تھا۔

معیز: (مسکرا کر) آپ بھی۔

انیلا: (بے ساختہ) Yes British of Pakistani origin

معیز: (ہنس کر) میں تو مکمل پاکستانی ہی ہوں۔ (مسکرا کر)

انیلا: میں کبھی نہیں گئی وہاں میرے پیرنٹس پاکستان سے ہیں...... وہی جاتے رہتے ہیں وہاں...... ہر سال ہی جاتے ہیں وہاں۔ How long have you been here

معیز: (بے ساختہ) ایک سال ہونے والا ہے۔

انیلا: (مسکرا کر) کیا کرتے ہیں؟

معیز: محنت مزدوری

انیلا: (مسکرا کر) یعنی وہی جو سب کرتے ہیں۔

معیز: جی...... اور آپ۔

انیلا: (بے ساختہ) میں بیوٹیشن ہوں۔

معیز: (ہنستا ہے) اوہ اچھا...... یعنی آپ تو انسانیت کی خدمت کرتی ہیں۔ (بے اختیار ہنس کر جیسے اس کی بات کو پسند کرتی ہے)

انیلا: بڑی Interesting باتیں کرتے ہیں...... married ہیں؟

معیز: نہیں...... (کچھ کہتے کہتے آنکھیں چرا کر جھوٹ بولتا ہے)

انیلا: اسی لیے ایسی باتیں کر رہے ہیں...... کہاں رہتے ہیں...... آپ...... (مسکرا کر)

//Cut//

Scene No # 13

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر (دوستوں کے ساتھ)

کردار: معیز

معیز اپنے کمرے میں بچھے ہوئے ایک میٹرس پر بیٹھا ہوا عائشہ اور نور کی تصویریں

دیکھ رہا ہے اور ان کی تصویریں دیکھتے دیکھتے یک دم اس کے کانوں میں انیلا کی آواز آنے لگتی ہے وہ جیسے انیلا کے بارے میں سوچنے لگتا ہے۔

انیلا: بڑے Interesting آدمی ہیں۔

معیز: وہ تو میں ہوں

انیلا: ہاں لیکن مجھے کم لوگ اتنے Interesting لگتے ہیں۔

معیز: چلیں شکر ہے کم لوگوں میں شامل کیا آپ نے...... شائد اسی طرح یاد رہ جاؤں میں آپ کو۔

انیلا: خیر یاد تو آپ ہر صورت میں رہ جائیں گے مجھے...... یہ میرا فون نمبر ہے...... شائد ہم دوبارہ بھی مل سکیں کبھی بات کر سکیں...۔

معیز: کیوں نہیں...... کبھی کیوں......؟...... اس ویک اینڈ پر ہی کیوں نہیں۔

انیلا: That would be great.

معیز اپنی جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس پر لکھا نمبر دیکھتا ہے وہ عائشہ اور نور کی تصویریں رکھ دیتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 11-B

وقت: رات

جگہ: معیز کا گھر

کردار: معیز

معیز ایک گہرا سانس لے کر جیسے تکلیف کے عالم میں آنکھیں بند کرتا ہے۔ پھر ایک دوسرا سگریٹ سلگاتا ہے۔

//Cut//

Scene No # 14

وقت: رات

جگہ: فون بوتھ

کردار: معیز، انیلا

معیز ایک فون بوتھ میں ریسیور کان سے لگائے انیلا سے باتیں کر رہا ہے۔

انیلا: میں تو expect نہیں کر رہی تھی کہ آپ مجھے کال کریں گے۔

معیز: (مسکرا کر) مجھے لوگوں کو حیران کرنا اچھا لگتا ہے۔

انیلا: (مسکرا کر) اور مجھے حیران ہونا اچھا لگتا ہے...... کوئی اور سرپرائز نہیں ہے آپ کے پاس میرے لیے؟

معیز: (بے ساختہ) For example (مسکرا کر)

انیلا: کوئی لنچ ڈنر کی آفر...... چائے کافی Invitation (بے ساختہ)

معیز: (بے ساختہ) آپ کی خواہش ہے تو بالکل چلتے ہیں ڈنر کے لیے۔

انیلا: میری خواہش نہیں آپ کی خواہش ہونی چاہئے مجھے ڈنر پر لے جانے کی آپ نہیں لے جانا چاہتے مجھے ڈنر پر (سنجیدہ ہو کر)

//Cut//

Scene No # 15

وقت: رات

جگہ: ریسٹورنٹ

کردار: معیز، انیلا

دونوں ایک ریسٹورنٹ کی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھاتے ہوئے کسی بات پر ہنس رہے ہیں۔

انیلا: مجھے اندازہ تھا کہ آپ Interesting باتیں کرتے ہیں مگر یہ اندازہ نہیں تھا کہ اتنی Interesting باتیں کرتے ہیں۔

معیز: (بے ساختہ) یعنی آپ کی expectations پر پورا نہیں اترا میں

انیلا: (مسکرا کر) وہ تو ابھی دیکھنا پڑے گا۔

معیز: (بے ساختہ) کیوں؟

انیلا: (مسکرا کر) کیونکہ expectations ابھی اور بھی ہیں آپ سے...... (دلچسپی سے)

معیز: مثلاً کیا expectation ہیں آپ کو؟......

انیلا: (مسکرا کر) بتا دوں گی سب کو پہلی ہی ملاقات میں جان لینا چاہتے ہیں آپ۔ (بے ساختہ)

معیز: ہاں...... اگلی ملاقات کا کیا بھروسہ......؟...... ہو نہ ہو

انیلا: (سنجیدہ ہو کر) کیوں؟...... (آپ ملنا نہیں چاہتے مجھ سے؟...... دوبارہ......؟ (بے ساختہ)

معیز: میری بات نہیں ہے...... آپ کی بات ہے...... (بے ساختہ)

انیلا: میری کیا بات ہے؟(بے ساختہ)

معیز: آپ کو شائد مجھ سے دوبارہ ملنے میں دلچسپی نہ ہو......(بے ساختہ)

انیلا: دلچسپی نہ ہوتی تو ہم مل رہے ہوتے اس وقت......؟(بے ساختہ)

معیز: یعنی دلچسپی ہے؟

انیلا: (مسکرا کر) فی الحال تو ہے۔(ہنس کر)

معیز: آپ کے فی الحال سے ڈر لگ رہا ہے مجھے۔

انیلا: (بات بدلتے ہوئے) Tell me something about yourself Your family your life (وہ ایک دم سنبھل کر بیٹھ جاتا ہے......اور جیسے لفظ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے۔)

معیز: My family? my life?

//Cut//

Scene No # 16

وقت: دن

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز، جاوید ایک دوسرا آدمی

معیز اور جاوید بیٹھے چائے پی اور باتیں کر رہے ہیں جب ایک آدمی اندر آتا ہے اور کہتا ہے۔

آدمی: تم سے کوئی لڑکی ملنے آئی ہے......انیلا نام بتا رہی ہے۔

معیز: اوہ اچھا انیلا آئی ہے......میں ایک منٹ ذرا مل کر آتا ہوں۔(معیز ایک دم کو حیران ہوتا ہے لیکن گڑبڑاتا بھی ہے اور جاوید سے کچھ نظریں چراتا ہوا چائے کا کپ رکھتے ہوئے جاتا ہے جاوید سنجیدہ نظروں سے اس کو جاتا دیکھتا ہے۔)

//Cut//

Scene No # 17

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز، انیلا

دونوں بیٹھے باتیں کر رہے ہیں انیلا اس سے کہہ رہی ہے۔

انیلا: میں اتنی جلدی لڑکوں کے ساتھ فری نہیں ہوتی نہ ہی فرینڈشپ کرتی ہوں......جتنی جلدی میں تم سے Close ہوگئی ہوں۔

معیز: (مسکرا کر) اچھا......مجھے لگا تم بڑی سوشل ہو......؟

انیلا: (بے ساختہ) ہاں سوشل ہوں فرینڈلی ہوں لیکن ہر ایک کیساتھ نہیں۔(سنجیدہ)

معیز: good

انیلا: یہاں کی لڑکیوں کے بارے میں تم لوگ کچھ زیادہ ہی نیگیٹو Perception رکھتے ہو۔

معیز: (سنجیدہ) نیگیٹو کیسے۔(بے ساختہ)

انیلا: یہی جو تم کہہ رہے ہو تم سے دوستی ہوگئی تو تمہارا خیال ہے کسی کے ساتھ بھی ہوجاتی ہوگی۔

معیز: (بے ساختہ) نہیں میں تو کچھ نیگیٹو نہیں سوچ رہا......ماحول کا فرق ہے اس لیے کہا میں نے......ورنہ میں جانتا ہوں تم اچھی لڑکی ہو۔(مسکرا کر)

انیلا: شکر ہے تم کو اچھی لگی ہوں

معیز: (بے ساختہ) بری لگتی تو یہاں اس وقت اکھٹے بیٹھے ہوتے ہم۔(مسکرا کر)

انیلا: ہاں وہ تو نہیں ہوسکتا تھا...... ویسے تم بڑے مختلف ہو پاکستان سے آئے ہوئے دوسرے مردوں سے۔

معیز: کیسے؟

انیلا: جھوٹے نہیں ہو ان کی طرح۔

معیز: اچھا......؟......یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو......؟......(بے ساختہ گڑبڑاتا ہے)

انیلا: اب اتنا عرصہ ہوگیا تم سے ملتے ہوئے...... اتنا تو Judge کر رہی سکتی ہوں تمہیں...... ورنہ یہاں جتنے پاکستانی آدمی آتے ہیں ان کے پاس جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

انیلا: (سنجیدہ) کم از کم یہاں کی لڑکیوں سے دوستی کرتے ہوئے تو ان کو جھوٹ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔

معیز: (......غور سے دیکھ کر) آج بڑی bitter ہو رہی ہو

انیلا: (بے ساختہ) bitter نہیں realistic......کچھ یاد آگیا تھا۔

معیز: کیا؟(کندھے اچکا کر

انیلا: بتاؤں گی کبھی (سنجیدہ)

معیز: ابھی کیوں نہیں

انیلا: (مسکرانے کوشش) اور موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی میں۔

//Cut//

Scene No # 18

وقت: دن

جگہ: سٹور

کردار: جاوید، معیز

دونوں سٹور میں شیلفز پر ڈبے رکھ رہے ہیں۔ جاوید اس کو بڑی سنجیدگی سے سمجھا رہا ہے۔

جاوید: یہ جو گرل فرینڈز کے چکر ہوتے ہیں یہ بڑے برے ہوتے ہیں...... آدمی خود بھی خراب ہوتا ہے......دوسروں کو بھی کرتا ہے۔

معیز: (بے ساختہ) وہ گرل فرینڈ نہیں صرف فرینڈ ہے میری...... اور اس کے اور میرے درمیان ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔

جاوید: (سنجیدہ) کوئی پاکستان میں تمہاری فیملی سے انیلا کا ذکر کر دے تو کتنا مسئلہ ہو جائے گا تمہارے لیے۔

معیز: (بے ساختہ) میں نے عائشہ کو پہلے ہی بتایا ہوا ہے کہ میری ایک دوست ہے یہاں...... (حیران ہو کر)

جاوید: اور بھابھی نے کچھ نہیں کہا۔ (حیران ہو کر)

معیز: نہیں۔ (نظریں چرا کر)

جاوید: میں نہیں مانتا۔ مشرقی عورت ہو اور اتنی آسانی سے کوئی گرل فرینڈ بنانے دے...... ماننے والی بات نہیں ہے یہ۔

معیز: (بے ساختہ) وہ trust کرتی ہے مجھ پر

جاوید: (سنجیدہ) تو تو اس trust کو توڑ مت دے trust ٹوٹنا شروع ہوتا ہے تو گھر بھی ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

معیز: (کچھ بیزار ہو کر) میں صرف گھومتا پھرتا ہوں اس کے ساتھ اور کچھ نہیں...... مجھے پتہ ہے یہ سب کچھ جو تم مجھے بتا رہے ہو......

جاوید: (بے ساختہ) انیلا کو بتایا کہ تم شادی شدہ ہو۔ (پھر نظریں چرا کر)

معیز: یار کتنی بار تو یہ سوال کرے گا مجھ سے......؟ ...... میں بتا دوں گا اس کو اور اس کو فرق نہیں پڑتا...... میں نے کہا نا ہم صرف دوست ہیں (بے ساختہ)

//Cut//

Scene No # 19

وقت: دن

جگہ: مارکیٹ

کردار: معیز، انیلا

دونوں ایک دکان کی ونڈو کے باہر کھڑے وہاں اندر لگا ایک سکرٹ دیکھ رہے ہیں انیلا کچھ ستائشی نظروں سے سکرٹ کو دیکھ کر کہتی ہے۔

انیلا: بہت اچھا ہے۔

معیز: ہاں اچھا ہے۔

انیلا: ......فٹنگ اور cut بڑا اچھا ہے۔

معیز: اب مجھے تو خواتین کے کپڑوں کا کچھ پتہ نہیں...... تم کہہ رہی ہو تو اچھا ہی ہوگا۔ (کندھے اچکا کر لاپرواہی سے)

انیلا: تو پتہ رکھنا شروع کرو نا اب تم۔

معیز: (بے ساختہ بات کاٹتے ہوئے) تمہیں پسند ہے تو لے لو......

انیلا: (مسکرا کر) expensive ہے۔ (بے ساختہ)

معیز: تو میں لے دیتا ہوں۔

انیلا: کس خوشی میں؟

معیز: (مسکرا کر) تمہیں پسند ہے اس لیے......

انیلا: (مسکرا کر) ہاں پر بڑا expensive ہے

معیز: (بے ساختہ) ایسا کرو تم اپنے برتھ ڈے گفٹ کے طور پر لے لو...... میری طرف سے (مسکرا کر)

انیلا: برتھ ڈے بڑی دور ہے ابھی۔

معیز: قریب بھی آ جائے گی۔ چلو (اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اندر لے جاتا ہے)

//Cut//

Scene No # 20

وقت: رات

جگہ: عائشہ کا بیڈ روم

کردار: عائشہ، معیز

عائشہ بے حد خفگی کے عالم میں معیز سے بات کر رہی ہے۔

عائشہ: کیسی گرل فرینڈ؟......

معیز: ......یار بنائی ہے یہاں ایک۔ (مسکرا کر)

عائشہ: ......کیوں؟......

معیز: جیلس ہو رہی ہو؟ (چھیڑتے ہوئے)

عائشہ: ......نہیں......بہت خوش ہو رہی ہوں......تم اس لیے باہر گئے تھے؟ (تلخی سے)

معیز: ......مذاق کر رہا ہوں یار

عائشہ: (بے ساختہ)......اس طرح کے مذاق کا خیال بھی کیوں آیا ہے تمہیں؟......

معیز: (سنجیدہ ہو کر)......ایسے ہی کہہ رہا تھا......اتنا مائنڈ کرنے والی کیا بات ہے......؟

عائشہ: (ناراض)......میں تم سے ایسی کوئی بات کرتی تو تم مائنڈ نہ کرتے......؟ (سمجھاتے ہوئے)

معیز: اچھا یار......اب بس کرو......بڑی ملامت ہو گئی......

عائشہ: (ناراض)......اگر اس طرح کی باتیں کرنی ہوتی ہیں تو مت کیا کرو مجھے فون......

معیز: ......تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے عائشہ......؟......اتنی چڑچڑی کیوں ہو رہی ہو؟ (خفا)

عائشہ: ......دماغ خراب ہو رہا ہے میرا......کہہ دو۔

معیز: کوئی اور بات کریں؟ (عائشہ خفگی کے عالم میں خاموش رہتی ہے۔)

//Cut//

Scene No # 21

وقت: دن

جگہ: پارک

کردار: معیز، انیلا

دونوں پارک میں بیٹھے ہوئے کچھ دور کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھ رہے ہیں۔ معیز مسکراتا ہوا بڑی محبت سے ان بچوں کو دیکھتا ہے۔

معیز: مجھے بچے بڑے اچھے لگتے ہیں۔

انیلا: مجھے بھی۔

معیز: (مسکرا کر) دنیا کی آدھی خوبصورتی ان کی وجہ سے ہوتی ہے۔

انیلا: (ہنستی ہے) اچھا تم تو زیادہ ہی fascinated ہو۔ (بے ساختہ)

معیز: ہاں ہوں

انیلا: (مسکرا کر) بڑے اچھے باپ ہو گے پھر تم (بڑے یقین سے)

معیز: I am sure.

انیلا: اتنا یقین ہے۔ اور

معیز: (وہ نور کی بات کرتے کرتے رکتا ہے اور آنکھیں چراتا ہے وہ بات مکمل کرنے کے لیے کبھی ہے ٹالتا ہے) اور کیا......؟......میں تو......

انیلا: میں تو کیا......

معیز: (بے ساختہ) کچھ نہیں۔ (ہنس کر)

انیلا: کہو......(بات بدلتا ہے)

معیز: بات بھول گیا میں......کیا بات کر رہے تھے ہم......؟

انیلا: بچوں ہی کی بات کر رہے تھے ہم......(بے ساختہ)

معیز: نہیں اس سے پہلے کیا کہہ رہے تھے۔

//Cut//

Scene No # 22

وقت: رات

جگہ: معیز کا کمرہ

کردار: جاوید، معیز

معیز رات گئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ وہ بے حد خوشگوار موڈ میں ہے۔ جاوید بیٹھا کچھ پڑھ رہا ہے

معیز: ہیلو......

جاوید: (سنجیدہ) آج پھر اتنی دیر سے آئے ہو تم......

معیز: (اپنے جوتے اتارتے ہوئے) ہاں بس مس ہو گئی تھی...... بڑی دیر انتظار کرنا پڑا۔ (کچھ دیر بعد)

جاوید: آج پھر انیلا کے ساتھ تھے؟

معیز: (آرام سے)......ہاں......اس کی برتھ ڈے تھی تو اس نے انوائیٹ کیا تھا......(سنجیدہ)

جاوید: برتھ ڈے کے بغیر بھی پہلے دو مہینے سے ہر ویک اینڈ تم اسی کے ساتھ گزار رہے ہو۔

معیز: (بے ساختہ) تو یہاں بیٹھ کر بھی میں کیا کروں؟

جاوید: (بے ساختہ) پہلے ہم لوگوں کے ساتھ جاتے تھے تم......

معیز: ہاں تو پھر چلا جاؤں گا تم لوگوں کے ساتھ...... (چند لمحوں بعد)

جاوید: انیلا کو پتہ ہے کہ تو شادی شدہ ہے...... ایک بچی ہے تیری (نظریں چرا کر کچھ stiff ہوتے ہوئے)

معیز: ......ہم نے کبھی اس موضوع پر بات نہیں کی...... دوست ہیں بس ہم۔ (نظریں چرا کر)

جاوید: بتانا چاہیے تھا۔

معیز: (بے ساختہ) کیا مطلب ہے تمہارا؟...... کیا ہو جائے گا بتانے سے......؟...... ہم پھر بھی دوست ہی رہیں گے۔

جاوید: (سنجیدہ) جب پھر بھی دوست ہی رہو گے تو بتا دو اسے......

معیز: (بے ساختہ) بتا دوں گا...... میں اس سے کیا چھپا رہا ہوں۔

جاوید: (عجیب سوالیہ) کچھ نہیں چھپا رہے؟

معیز: (بے ساختہ)...... جاوید وہ صرف دوست ہے میری...... ایک دوست...... جیسے تم ہو...... اکبر ہے سجاد ہے...... ناصر ہے۔

جاوید: ہم سب مرد ہیں۔ (سنجیدہ)

معیز: تو......؟...... (بے ساختہ)

جاوید: تو کے بارے میں تم سوچو۔

معیز: (کچھ جھنجھلا کر) میں اور انیلا صرف دوست ہیں اچھے دوست...... اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہے۔

جاوید: (کچھ جھنجھلا کر) یہاں بیٹھ کر سارے مرد اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں شروع شروع میں...... بعد میں اسی دوستی کو کسی اور چیز میں بدلتے زیادہ وقت نہیں لگتا۔

معیز: میں اپنی بیوی اور بیٹی سے کتنی محبت کرتا ہوں تمہیں اندازہ نہیں ہے جاوید۔ (بے ساختہ)

جاوید: اندازہ ہے اسی لیے سمجھا رہا ہوں۔

//Cut//

Scene No # 23

وقت: رات

جگہ: انیلا کا گھر

کردار: انیلا، معیز

انیلا اپنے گھر سے فون پر معیز سے بات کر رہی ہے معیز فون بوتھ میں ہے۔

معیز: یار بری عادت پڑ گئی ہے مجھے......

انیلا: (بے ساختہ) کیا......؟......

معیز: جب تک تمہیں پورے دن کی رپورٹ نہ دے دوں مجھے چین نہیں آتا۔ (بے ساختہ)

انیلا: بری کیوں؟...... یہ تو بڑی اچھی عادت ہے...... (مسکرا کر)

معیز: لیکن تم تو اپنے کام کے بارے میں کچھ نہیں بتاتیں مجھے......؟ (مسکرا کر)

انیلا: خود ہی تو چڑتے تھے اور ہنستے تھے تم میرے کام کے بارے میں سن سن کر...... اس لیے بتانا چھوڑ دیا میں نے۔

معیز: (کچھ معذرت خواہانہ انداز میں) یار وہ تو ایسے ہی تم بتایا کرو مجھے...... تم کو برا لگ گیا کیا......؟...... (کچھ معذرت خواہانہ انداز میں)

انیلا: تمہاری کوئی بات بری نہیں لگتی مجھے...... تم جانتے ہو...... (بے ساختہ)

معیز: ہاں لیکن پھر بھی پوچھ لینا چاہیے۔

انیلا: ہاں تو بتا رہی ہوں نا کہ نہیں برا لگا۔

معیز: (چھیڑتا ہے پھر اسے) آج بیوٹی پارلر میں اتنی کلائنٹس کے ساتھ......؟ کس کس کی درگت بنائی......؟...... (چھیڑتا ہے پھر اسے)

انیلا: (ہنستے ہوئے ڈانتی ہے) shut up (ہنستے ہوئے ڈانتی ہے)

معیز: تم واقعی چاہتی ہو میں shut up ہو جاؤں (بے ساختہ)

انیلا: ہاں ہو جاؤ اگر ایسی باتیں کرنی ہیں تو...... (بے ساختہ)

معیز: یار پہلے ہی shut up ہوں اس فون بوتھ میں...... آدھی رات ہو رہی ہے...... تم تو مزے سے اپنے) اپنے بیڈ میں بیٹھ کر بات کر رہی ہوگی۔ (مذاق اڑاتی ہے)

انیلا: Oh poor you. I really feel for you

معیز: you do (ہنس کر)

//Cut//

Scene No # 24

وقت: رات

جگہ: معیز کا بیڈروم

کردار: معیز